

غدير خم اور خطبہ غدير

www.sirat-e-mustaqeem.net

حضرت ائۃ اللہ علامہ سید ابن حسن نجفی



ادارۃ تمدن اسلام

پوسٹ بکس ۱۳۶۹۸ کراچی ۷۵۹۵۰ پاکستان

All rights reserved

*Ghadeer-i-Khum
aur
Khutbai Ghadeer*

Copyright © 1998 by Idara Tamaddun-i-Islam Karachi
Pakistan, first published in 1991, second edition 1998
all rights reserved. No part of this publication may be
reproduced, stored in a retrieval system or transmitted
in any form or by any means, electronic, mechanical,
photocopying, recording or otherwise, without the
permission of the publisher.

This book was designed and produced by Softlinks and
Fazlee Sons (Pvt) Limited, Karachi, Pakistan.

Art Director
Saiful Islam

ISBN 969-8052-12-7

تحقیق و نگارش:

حضرت آیۃ اللہ علامہ سید ابن حن نجفی

پیش کش:

سید شمس نجفی

خطاطی:

رشید رستم قلم

تزیین:

سیف الاسلام

طباعت:

فضلی سنز کراچی

ناشر:

ادارۃ تمدن اسلام، کراچی پاکستان

پوسٹ بکس ۱۳۶۹۸ کراچی ۷۵۹۵۰



فضل سنز





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ
عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ
الْإِسْلَامَ دِينًا

صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْمُطَهَّرُ

—سورة الفاتحة (٢)—

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۶	ہمارا مقصد	۱
۱۰	خدا کا فرمان	۲
۱۱	ارشادِ رسولؐ	۳
۱۲	علماء کی رائے	۴
۱۴	کاروانِ رسالت	۵
۱۶	راہ و منزل	۶
۲۰	غديرِ حُصم	۷
۲۲	نوائے سروش	۸
۲۴	فرازِ منبر	۹
۳۲	دستارِ فضیلت	۱۰
۳۶	جشنِ تہنیت	۱۱
۴۰	علیؑ مولیٰ	۱۲
۴۴	دامانِ عنَدیر	۱۳
۶۰	پیمانِ عنَدیر	۱۴
۶۸	میدانِ عنَدیر	۱۵
۸۴	خطبہ عنَدیر کی اہمیت	۱۶
۸۸	خطبہ عنَدیر	۱۷
۱۴۹	وہ کتابیں جن سے استفادہ کیا گیا	۱۸

ہمارا مقصد*

✽ السلام کا سویرا ہوا، تو دنیا کی قیمت جاگ گئی! دُور دُور تک
نور و سرور کا سماں تھا! خاص کر اُس وقت کے عربوں کی تو کایا پلٹ
گئی۔ رات دن ہنسنے لگا۔!

مگر اس کے باوجود بعض عناصر شروع ہی سے خدا کے اس دین
کی کاٹ کرتے رہے!۔ کوئی حربہ ایسا نہ تھا جو انھوں نے اس کی
پیش رفت کو روکنے کے لئے نہ استعمال کیا ہو۔! جلدھر دیکھتے
کمانیں زہ کی جارہی ہیں، تلواریں سان چڑھ رہی ہیں۔ قدم قدم
تخریبی کارروائیاں، نفس نفس زہریلی تشہیر۔ لیکن اس کے باوجود
قرآن کا کوئی کچھ نہ بگاڑ سکا!۔ صبح و شام گلے کی شان بڑھتی
رہی، اور توحید کا پرچم لہراتا رہا۔!

ہاں! جو لوگ اپنی مہمل پیش گوئیوں کے سبب خود اپنی
نظروں میں مات کھا چکے تھے۔ اور اپنی لغو بیانی کی وجہ سے پرانی
ساکھ کھو بیٹھے تھے، اب ان کے پاس، عوام کو بہکانے کا صرف ایک

طریقہ رہ گیا تھا، وہ یہ کہ اس بات کو خوب ہوا دی جائے کہ۔ آج
 نہیں توکل، باقی اسلام دُنیا سے رخصت ہو جائیں گے اور ان کی
 جگہ لینے والا کوئی ہے نہیں! — لہذا ادھر ان کی آنکھ بند ہوئی
 ادھر چراغ گل — قصہ ختم اور محفل برخاست — !
 مگر حقیقت یہ کہ اس بدخواہ ٹولے نے جس زور و شور سے
 ان معاندانہ خیالات کو پھیلانے کی کوشش کی تھی، اُسی شدت
 سے اُسے مُنہ کی کھانا پڑی ۔

چنانچہ قرآن حکیم کے پانچویں سورے سورۃ مائدہ کی تیسری
 آیت منکروں کی اس نفسیاتی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے مومنوں کو
 یوں اطمینان دلاتی ہے :

(ایمان والو!) — ”آج حقیقتوں سے انکار کرنیوالوں کو
 تمہارے دین کی طرف سے پوری مایوسی ہو چکی ہے۔ لہذا تم
 ان سے نہ ڈرو بلکہ مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے دین کو
 تمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی
 اور تمہارے لئے اسلام کو تمہارے دین کی حیثیت سے قبول
 کر لیا ہے“

مطلب یہ نکلا کہ جو لوگ یہ سوچے بیٹھے تھے کہ بس! چار دن کی چاندنی
 تھی چٹک چٹکی اس کے بعد تو پھر اندھیرا ہی اندھیرا ہے — !

انہیں ہمیشہ کے لئے یہ ہمت شکن جواب دیا گیا کہ سلسلہ وحی کی کاٹ کرنے والو! نا اُمیدی تمہارا مقدر اور ناکامی تمہارا نصیب! قدرت کا نشاء پورا ہونیوالا ہے۔ تم سمجھتے تھے کہ اللہ کے آخری سولہ اپنی ذاتی اور شخصی حیثیت میں نہیں رہیں گے تو سارا کیا دھرا برباد ہو کر رہ جائیگا۔ لیکن تمہیں کیا خبر کہ خدا کے لطف و کرم سے دین اسلام کی سلامتی اور بقا کیلئے یہ طے ہو چکا ہے کہ جب سرکار پیغمبر اکرمؐ اس دُنیا سے کوچ فرمائیں گے تو آپ کی نیابت میں کوئی حضورؑ ہی کی صفات کا حامل اور آپ ہی کی استعداد کا منظر اُسی پیمبرانہ انداز اور جذبے سے کارِ رسالت کو انجام دیتا رہے گا۔

اَبے چونکہ نبوتِ انتہا کو پہنچ چکی ہے لہذا امامت کی ابتدا ہوگی اور اس عنوان سے خدا کے دیئے ہوئے نظامِ زندگی کو ایک آئینی محافظ اور اسلامی ریاست کیلئے مثالی اور معیاری سربراہ کا تعین ہو جائے گا،

❀ الْحَمْدُ لِلّٰهِ - ۱۸ ذی الحجۃ ۱۳۳۲ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء

کو خدا کے حکم اور رسولؐ کے ہاتھوں یہ فرض انجام پا گیا۔ اس طرح کہ علیؑ مولا بنے ہر اہل ہندھا مشکل گشتا کی کا!۔ یہ مبارک دُن عالمِ اسلام کی انتہائی فرحت و بہجت انگیز یادوں کو اپنے کیلجے سے لگائے ہوئے ہے۔

نیز قابل ذکر بات یہ کہ اس سال "غدير خم" کی سرگزشت کو
چودہ سو سال پورے ہو رہے ہیں، اور ارباب ایمان دُنیا بھر میں
دھوم دھام سے عیدِ غدیر کی چہار صد سالہ تقریب
منعقد کر رہے ہیں۔

ادارۃ تمدن اسلام بھی اس ابدی مسرت کے
پُر شکوہ جشن میں شرکت کا آرزو مند تھا۔ بس! اسی نیک مقصد سے
غدير خم اور خطبہ غدیر پیش کرنیکی سعادت حاصل کی گئی! البتہ یہ
راہی کہ حضر داشت ز سر چشمہ دُور بُود
لب تشنگی ز راہِ دگر بردہ ایم ما!
پہلے منشورات کی طرح، اس بہارِ بداماں تحقیق و تحریر کو بھی
حضرت ایتہ اللہ علامہ سید ابین حسن نجفی کا قلم
دستیاب ہوا — اختصار کے باوجود، کتاب کے ہر گوشے میں جدید
ذہن و فکر کی تسکین کے لئے بہت کچھ موجود ہے۔
خُدا کرے ہماری دوسری پیش کشوں کی طرح یہ کوشش بھی
سب کو پسند آئے۔

سید شمس نجفی

ادارۃ تمدن اسلام
کراچی، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

✽ خدا کا فرمان

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا ط

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا نیز تم پر اپنی نعمت بھی پوری
کر دی اور اسلام کے آئین کو تمہارے لئے پسند کر لیا۔ (پٹ سورہ مائدہ آیت ۳)
✽ حافظ ابو نعیم اصبہانی جیسے محدث۔ فخر الدین رازی اور
ابو السعود جیسے مفسر، خوارزمی اور سبط ابن جوزی جیسے دانشور نیز
حافظ ابو بکر خطیب بغدادی جیسے مؤرخ اور واحدی جیسے تاریخ قرآن
پر عبور رکھنے والے دانشمند لکھتے ہیں کہ یہ آیہ وافی ہدایہ غدیر خم
کی مسرت انجیز تقرب کے موقع پر نازل ہوئی! لہ

لے ما نزل من القرآن فی علیؑ صفحہ ۵۶ طبع ایران تذکرۃ الخواص صفحہ ۳۶ طبع بیروت
تفسیر رازی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳ تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ طبع مصر
تفسیر ابو السعود بر حاشیہ رازی جلد ۳ صفحہ ۵۲۳ اسباب النزول صفحہ ۱۰۵ طبع بیروت
مناقب خوارزمی صفحہ ۸۰ طبع ایران
تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۹۰ مطبوعہ مصر

✽ ارشاد رسول

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّمَ): يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ أَفْضَلُ
أَعْيَادِ أُمَّتِي، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَمَرَنِي اللَّهُ تَعَالَى
ذِكْرَهُ بِنَصْبِ أَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَمًا لِأُمَّتِي
يَهْتَدُونَ بِهِ مِنْ بَعْدِي، وَهُوَ الْيَوْمُ الَّذِي أَكْمَلَ
اللَّهُ فِيهِ الدِّينَ، وَاتَّمَعَ عَلَى أُمَّتِي فِيهِ النِّعْمَةُ،
وَرَضِيَ لَهُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

✽ صادق آل محمد بیان کرتے ہیں: سرکار رسالت مآب نے ارشاد فرمایا: کہ

یوم غدیر خم "میری اُمت کی تمام عیدوں میں سب سے بہتر ہے۔ یہ وہ دن ہے
جبکہ ایزد متعال نے مجھے اپنے بھائی علی ابن ابی طالب کو رہنمائے اُمت
مقرر کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگ مسیح بعد ان سے ہدایت حاصل کر سکیں اور
اسی روز پروردگار عالم نے دین کی تکمیل کی، اُمت کو اتمام نعمت سے سرفراز
کیا اور دین اسلام کو خوشنودی کی سند عطا فرمائی۔ اے

۱۔ تفسیر فرات۔ فرات ابن ابراہیم ابن فرات۔ (متوفی ۳۱۰ھ) سورہ مائدہ۔ صفحہ ۱۱۸ طبع تہران
روضۃ الواعظین۔ محمد ابن قتال نیشاپوری۔ (شہید ۵۰۸ھ) صفحہ ۱۱۵۔ طبع بیروت
اقبال الاعمال۔ سید ابن طاووس۔ (متوفی ۶۶۴ھ) صفحہ ۴۶۶۔ طبع تہران
بحار الانوار۔ علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۱۱۱ھ) جلد ۹۵ صفحہ ۳۲۲۔ طبع بیروت

✽ علماء کی رائے

✽ علامہ ضیاء الدین نقبلی صنعانی مکی (متوفی ۱۱۰۸ھ) حدیث غدیر کے بارے میں کہتے ہیں :

” فَإِنْ لَمْ يَكُنْ هَذَا مَعْلُومًا
فَمَا فِي الدِّينِ مَعْلُومٌ ”

اگر غدیر کے واقعے کو جانی پہچانی چیز نہیں ملنا گیا، تو پھر دین کی ہر

بات اُن جانی مسترار پائیگی! الابحاث المسدّہ

✽ علامہ نقبلی سواد اعظم کے بہت بڑے محقق تھے۔ اور آپ کے قلم سے نکلا ہوا یہ جملہ، انصاف پسند علمی حلقوں میں خاصا مشہور و مقبول ہے!

✽ ایک اور برجستہ عالم حافظ ابو العلاء ہمدانی کا دعویٰ ہے :

” أَسْرَوِي هَذَا الْحَدِيثَ بِمِائَتَيْنِ
وَحَمْسَيْنَ طَرِيقًا ”

میں، اس روایت کو ڈھائی سو حوالوں سے بیان کر سکتا ہوں!

القول الفصل. التلاد جلد ۱ صفحہ ۴۴

✽ نیز کمال الدین محمد ابن طلحہ شافعی جیسے فکر و نظر رکھنے والے دانشور

لکھتے ہیں کہ: غدیر خم کا تذکرہ تو خود جناب امیر علیہ السلام کے ادبی ذخیرے میں موجود ہے۔ عالم اسلامی نے غدیر کے دن کو اپنی عید اور خوشیوں بھری تقریب قرار دیا ہے۔

ہاں! سرکار رسالت مآب ہی نے اسے یہ حیثیت دی تھی! کیونکہ اس روز حضور نے علیؑ کی ولایت کا اعلان کیا اور آپ کو اُس اعلیٰ منصب پر فائز فرمایا: جو آپ کے معاصرین میں سے کسی کو بھی نہیں حاصل ہو سکا! مطالب السؤل صفحہ ۵۳ مطبوعہ نجف اشرف

مولائے متقیانؑ نے اپنی ایک نظم میں جشن غدیر کی جانب یوں توجہ دلائی ہے حضرت کا شعر ہے: **فَأَوْجِبَ لِيْ وَلَايَتَهُ عَلَيْكُمْ**
رَسُولُ اللَّهِ يَوْمَ غَدِيرِ حِمٍّ (۱)

رسول خدا نے غدیر خم کے دن میری ولایت کو تم پر واجب قرار دیا ہے

نیز ایک اور قصیدے میں جناب امیر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں:

لِذَاكَ أَقَامَنِي لَهُمْ إِمَامًا
وَ أَخْبَرَهُمْ بِهِ لِيُغْدِرَ حِمًّا (ب)

اس غزل سے (یعنی رہبری کے لیے) مجھے خلق خدا کا امام بنایا اور غدیر خم کے موقع پر نبی کریمؐ نے اس کا اعلان بھی فرمایا!

(۱) معجم الادباء یا قوت حموی جلد ۵ صفحہ ۲۶۶ تذکرۃ الخواص صفحہ ۱۰۳ طبع مصر

(ب) تنبیح الموقوۃ قسٹ روزی جزء ۱ صفحہ ۶۷ طبع بیروت

کاروان رسالت!

سلسلہ میں سرکار ختم المرسلین نے حج کا ارادہ فرمایا۔ حجت کے بعد سے حضور اکرمؐ مختلف اسباب کی بنا پر یہ منہ رخصت نہیں انجام دے سکے تھے مگر جیسے ہی فضا کو ٹھیک پایا اور حالات درست نظر آنے لگے، سرور کائناتؐ نے اپنے عزم صمیم کا اظہار کیا۔ اور لمحوں میں یہ فرحت انگیز خبر، بادِ صبا کے جھونکوں کی طرح صحرا صحرا، اور بستی بستی تک پہنچ گئی!

لوگ برسوں سے انتظار میں تھے۔ دیکھتے بکت نصیباً جاگتا ہے۔ اور کس وقت حج جیسی عبادت کے اعمال، سرتاج انبیاء کے سائے میں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔!

اب جو ایک ایک پتہ چلا کہ سرکارِ رحمتِ عالم کے برکت آفریں سفر کا اعلان کر دیا گیا ہے تو لوگوں کو اپنے دل کی مرادیں پوری ہوتی دکھائی دینے لگیں! شوق کے دھارے نے تیزی پکڑی! سو سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ جیتے جاگتے ارمانوں کے ساتھ ہادی برحقؐ کی رہنمائی میں سر کے بل چلنے کو تیار تھے۔ تاریخ نویسوں کے مطابق ۲۶ ذیقعدہ مطابق ۲۲ فروری ۶۳۳ء، ہفتے کے دن اللہ کے آخری رسولؐ نے غسل فرمایا۔ پھر ایک اُجلی اُجلی تہمد باندھ کر سرکار نے

صاف شفاف سی اکہری چادر اپنے دوش اقدس پر ڈال لی! - اور ننگے پیر
چل پڑے! یہی وہ ہلکا پھلکا اور سیدھا سادہ رسمی لباس ہے جو آج بھی
حریم کعبہ کا رخ کرنے والے ہر شاہ و گدا کو پہننا پڑتا ہے!
اس کے بعد محبوب کبریا اپنے خاندان سمیت شہر سے باہر تشریف لائے
قافلہ تیار تھا۔ بس! حکم کی دیر تھی۔ اشارہ پاتے ہی انسانوں کا ٹھہرا ہوا سمندر
ٹھاٹھیں مارنے لگا!



❁ راہ و منزل!

حضور نبی کریم کی مقدس زندگی کا کوئی ایسا واقعہ نہیں، جسے سیرت نگاروں نے قلمبند نہ کیا ہو۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ اس حقیقت کا بھی اعتراف کرنا پڑے گا کہ حضور اکرم کے اس مبارک سفر کو جو خصوصیت حاصل ہوئی اسکے پیش نظر اترین حرم اور غدیر کے متوالوں کا اُلفت میں رچا ہوا یہ کارواں جدھر جدھر گزرا۔ اور جہاں جہاں اُترا اس کی تفصیلات کو گزری ہوئی باتیں سینت کر رکھنے والی کتابوں نے جس طرح اپنے دامن میں محفوظ رکھا ہے اور جن مستند طریقوں سے اس واقعہ کے تمام اجزاء نے شہرت حاصل کی اس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ اگر یہ کہا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا کہ تاریخ نے اس قافلے کی ”راہ و منزل“ کے تمام نقش و نگار سمیٹ کر دل میں پیوست کر لیے اور رفتار و گفتار کی ہر انوٹ اپنے کیلجے میں اُتار لی!

❁ مشہور صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے، کہ:

”میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو آگے پیچھے، دائیں بائیں جہاں تک

نگاہ کا کرتی تھی آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے! اور جب

آنحضرتؐ لبتیک کہتے تھے تو چاروں طرف سے ایک غلغلہ انگیز

آواز کی بازگشت سنائی دیتی تھی جس سے تمام کوہ و صحرا

گو بجنے لگتے تھے۔“

اعداد و شمار کے سلسلہ میں جن سیرت نگاروں نے احتیاط سے کام لیا ہے ان کا خیال ہے کہ اس مقدس سفر میں مدینہ سے جو لوگ آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے تھے ان کی تعداد نوے ہزار سے کسی طرح کم نہ تھی ان کے علاوہ دوسرے علاقوں سے جو مسلمان مکے پہنچے تھے وہ بھی ہزاروں میں تھے جیسے حضرت علی علیہ السلام یمن کے حاجیوں کا ایکٹ بہت بڑا قافلہ لے کر وارد مکہ ہوئے۔ پھر خدا کے شہر میں رہنے والے اور اطراف و اکناف کے باشندے بھی اچھے خاصے تھے جنہوں نے کاروان رسالت میں شامل ہو کر اپنی قسمت چمکائی! اس لحاظ سے مشہور مورخ ابن اثیر جزیری کا یہ اندازہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر کوئی ایک لاکھ چالیس ہزار کا مجمع تھا۔

مدینہ سے مکے تک کا یہ سفر دس دن میں طے ہوا۔ بتایا جاتا ہے کہ ۲۶ ذیقعد ۱۱ھ مطابق ۶۳۳ء ہفتے کے دن دوپہر کے وقت سرور کونین مدینہ منورہ سے چلے اور عصر کے ہنگام ذوالحلیفہ (مسجد شجرہ) میں تھے یہ جگہ مدینہ سے آنے والوں کی میقات ہے جو لوگ شرب سے حج کے لئے جاتے ہیں انہیں یہاں رک کر حج کے قاعدوں پر عمل پیرا ہونے کی نیت کرنا پڑتی ہے

۱ صحیح مسلم جلد ۸ کتاب الحج صفحہ ۴۷۱ طبع مکتبۃ المثنیٰ بیروت

۲ السیرۃ النبویہ والآثار المجدیہ احمد زینی وعللان جلد ۲ صفحہ ۱۴۳ طبع دار المعرفہ بیروت

۳ یہ جگہ مدینہ منورہ سے کوئی پچھ میل کی دوری پر ہے اور اہل بیت علیہ السلام کے نام سے علاقے میں

زیادہ مشہور ہے۔ السیرۃ النبویہ ڈاکٹر محمد بن ابوشامہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۸ مطبوعہ دمشق

اور یہیں سے احرام باندھا جاتا ہے چنانچہ رہبرِ عالمؑ نے یہاں منزل کی غسل
 فرمایا۔ پھر احرام کے کپڑے زیب تن کئے۔ وہی ایک لنگی! ایک انگوچھا! اللہ
 اللہ خیر صلاح! حضورؐ نے رات بھی یہیں بسر کی۔ صبح تڑکے یہاں سے نکل کھڑے
 ہوئے۔ اور اتوار کے دن سورج چڑھنے سے پہلے تیمم کو شرفِ قدم بخشا۔ پھر
 قافلہ یہاں سے بڑھا تو رات کو نماز اور خالصے کی غرض سے کچھ دیر کے لئے
 مشرف السیالہ میں رکا۔ فریضہ سحری عرقِ الظبۃ میں ادا کیا اور نسیم صبحگاہی
 کے ساتھ یہ کاروانِ روحاؤں میں تھا۔ وہاں سے چلا تو تیسرے پہر کو عصر کی نماز
 کے لئے چند لمحے منصف میں صرف ہوئے۔ مغربِ عشاء کی نماز اور رات کے
 کھانے کے لئے متعشی میں قیام ہوا۔ پھر تاروں کی چھاؤں میں موکبِ سالت
 نے منزلِ اثابہ کو عزت بخشی! اور جس وقت نیرِ مشرق اپنی سنہری کرنوں کو فرشِ
 راہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ منزلِ غرج، غبارِ کارواں کو دیکھ کر چشمِ ماروِشن
 دلِ ماشاد، کاوردِ کمری تھی منگل کے دن صاحبِ سراج نے لُحی جہل میں نزول
 اجلال فرمایا۔ بدھ کو سقیا میں قدرے استراحت فرمائی، شب کا بیشتر حصہ
 رستے میں گزرا، اور جمعات کو پہلے پہر حضرتؐ کی سواری ابوا بھنچ گئی۔ ابوا میں
 حضورؐ کی والدہ گرامی کا مزار ہے۔ یہاں آمنہ کے لعل نے نماز ادا کی۔ جمعہ کے
 دن قافلہ محفہ میں تھا۔ ہفتہ کے روزِ قدید میں پڑاؤ ڈالا۔ اتوار کو عسفان میں
 اور یہاں مسافروں نے ذراتِ چل کر مَرّ الظہران میں دم لیا۔ پھر یہاں تھوڑی

دیر آرام کرنے کے بعد سترف کا رخ کیا۔ یہاں پہنچتے پہنچتے سورج غروب ہو چکا تھا مگر نبی اکرمؐ نے سترف میں نماز مغرب نہیں پڑھی بلکہ خاصی راہ طے فرما کر مکہ کی پہاڑیوں کے پاس منہ لپیٹ کر نماز ادا کیا اور رات کو یہیں آرام فرمایا۔ منگل کو مکہ معظمہ میں داخل ہوئے، خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اور پھر ہمارے پیارے رسولؐ تھے اور عبادتیں تھیں۔ اتنے میں علیؑ ابن ابی طالب بھی یمن سے آگئے۔ آپ کی سربراہی میں بھی بہت سے لوگ مکہ پہنچے۔ اب ”یہ شہر خوباں“ حد خیال تک خدائے بزرگ برتر کے مشغول حق بندوں سے چھلک رہا تھا! اور وہ — جسے خالق کائنات نے تَوَلَّاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ کہہ کر مخاطب کیا۔ اس کے وجود کی گھنی چھاؤں میں تکبیر و تقدیس — اور تسبیح و تہلیل کی رُوح پرور صداؤں سے یوں لگ رہا تھا — جیسے ”اُمّ القریٰ“ زمین کے بجائے آسمانوں کی کوئی بستی ہے!

بہر کیف! مناسک حج بجالانے کے بعد حضور کریمؐ نے خانہ خُدا کو الوداع کہا اور ارضِ حرم سے رخصت ہو گئے۔

فتح الباری۔ ابن حجر عسقلانی جلد ۸ صفحہ ۱۰۴، طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۲۲۵
السیرۃ النبویہ۔ ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر جلد ۴۔ ۱۲ صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۴
السیرۃ النبویہ۔ زینی دحلان جلد ۲۔ صفحہ ۱۴۳
مرصد الاطلاع۔ صفی الدین بغدادی۔ جلد اول۔ صفحات ۱۹، ۲۵، ۳۱۵۔ جلد دوم
صفحہ ۴۲۱، ۲۸۴، ۹۴۸، ۹۳۲، ۹۴۰۔ جلد سوم صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۰

* غدیر خم

جمعرات ۱۸ ذی الحجہ مطابق ۲۱ مارچ نوروز کے دن یہ پرشکوہ قافلہ تحفہ پہنچا۔ تحفہ مکہ معظمہ سے تیرہ^۳ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے مدینہ منصر، شام اور عراق والوں کے راستے الگ ہو جاتے ہیں۔ اس کے قریب کوئی ڈیڑھ دو میل کی مسافت پر ایک تالاب ہے۔ عربی میں تالاب کو غدیر کہتے ہیں اور اس کے صحیح محل وقوع کو تاریخ و حدیث کی زبانیں سے خُحْر کے نام سے یاد کرتی ہیں۔

- غدیر خم! جس کی ہر موج شہت و عظمت دوام سے ہمکنار ہوئی۔!
- غدیر خم! جس کے فکر انگیز ساحل پر پیام الہی کی صیانت کا اہتمام ہوا۔!
- غدیر خم! جس کی رُوح پرور فضاؤں میں تمدن اسلام اور تہذیب عدل کو بقا کا پروانہ ہاتھ آیا۔

تاریخ اور جغرافیہ کے میدان میں نام پیٹ مار کرنے والے قلم کار یا قوتی رسم طراز ہیں: حجازی کابینا ہے کہ "خم" مکہ مدینے کے درمیان الجحفہ کے پاس ایک وادی ہے۔ اس میں ایک تالاب ہے۔ یہیں حضرت نے خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ معجم البلدان، جلد ۲ صفحہ ۳۸۹ مطبوعہ دار الفکر بیروت
آپ کی کثیر بہت بڑے وقائع نگار ہیں موصوف تحریر فرماتے ہیں: "نبی کریم نے فریضہ حج سے فارغ ہو کر جب مدینے کا عزم فرمایا تو راستے میں آپ نے ایک مقام پر بڑی زبردست تقریر فرمائی جس میں حضرت علیؑ کے فضائل و مناقب کا بیان تھا۔ یہ واقعہ زنجبیر کی ۱۸ تاریخ، الکوار کے دن اور غدیر خم میں پیش آیا۔ البدایہ والنہایہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۸ طبع مکتبہ المعارف بیروت

● غدیخُم! جس کے حُسنِ آفریں و امن میں حضورِ رحمۃ للعالمین ص کی

ریاضتوں کو تحفظ کا مژدہ ملا !

● غدیخُم! جہاں سُرکارِ خستی مرتبت کی دلی مُراد پوری ہوئی۔ اللہ

نے اپنی نعمت کی تکمیل کی اور دینِ اسلام کو سُنَدِ قبولِ حال ہوئی !



* نوائے سروس

ساحلِ غدیر پر پہنچتے ہی اچانک قافلہ کو رکنا پڑا! کیوں؟ جبریل
وحی لے کر آتے تھے اور سرکارِ رسالت نوائے سروس پر ہم تن گوش تھے!

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۖ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۖ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۚ

”اے رسول! تمہارے پالنے والے کی جانب سے تم پر جو حکم نازل ہوا ہے اب اس کی
نشر و اشاعت شروع کر دو اور اگر تم نے یہ نہ کیا تو گویا رسالت کے فرائض ہی
نہیں پورے کئے اور خدا تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔“

(پ: سورۃ مائدہ، آیت ۶۷)

امین وحی نے خُبرِ اکا پیغام پہنچایا اور حضور خاتم النبیین نے اپنی

۱۔ اسباب النزول، واحدی، صفحہ ۱۳۹، طبع بیروت
تفسیر درمنثور، سیوطی، جلد ۲، صفحہ ۲۹۸، طبع ایران
تفسیر کبیر، رازی، جلد ۱۲، صفحہ ۴۹، طبع بیروت
تفسیر روح المعانی، الوسی، جلد ۹، صفحہ ۱۷۲، طبع مصر
فتح القدر، شوکانی، جلد ۲، صفحہ ۵۷، طبع مصر
تفسیر فتح البیان، نواب صدیق حسن خان، جلد ۳، صفحہ ۸۹، طبع مصر
مناہج المودۃ، حافظ شیخ سلیمان قندوزی، صفحہ ۱۲۰، طبع قم
مودۃ العتبری، سید علی ہمدانی، صفحہ ۵۵، طبع لاہور
مطالب السؤل، ابن طلحہ شافعی، صفحہ ۴۴، طبع نجف اشرف
عمدة القاری شرح بخاری، بدر الدین بن عینی، جلد ۸، صفحہ ۵۸۴، طبع مصر

تمام توانائیاں شرابِ الہی کی تعمیل و تکمیل کے لئے وقف کر دیں!

بڑی سخت گزری تھی۔ زمین آگ کی طرح جل رہی تھی۔ کچھ لوگ قافلے سے آگے نکل گئے تھے کچھ پیچھے رہ گئے تھے۔ حضور اقدس نے تیز گام افراد کو واپس بلایا۔ سست قدم لوگوں کو جلدی پہنچنے کا پیغام پہنچایا اور جب شمع نبوت کے پروانے جوق در جوق جمع ہونے لگے تو پیغمبر اکرم نے منشاء ایزدی کے اعلان کے لئے جلسہ گاہ کی ترتیب و تنظیم کے بارے میں ہدایتیں دینا شروع کیں۔

”اپنی اپنی جگہ قرینے سے بیٹھ جاؤ۔ مگر دیکھنا وہ سامنے ببول کے جو پانچ پڑیں وہاں کی جگہ کوئی نہ گھسیے۔ ان درختوں کے سایہ میں مصلیٰ بچھے گا۔ منبر رکھا جائے گا۔ ذرا وہاں کی زمین صاف کر دی جائے۔ اور..... منبر! اچھا.....!“

اُونٹوں کے کچا وے تلے اوپر رکھ دو، ”ان نظامات مکمل ہو چکے تھے اور ظہر کا وقت بھی آگیا تھا۔ بلال نے لہٹ کر اذان دی۔ صفیں بندھنے لگیں۔ رسالتِ پناہ اپنی جا نماز کی طرف بڑھے۔ نماز شروع ہوئی اور ختم نماز کے بعد حبیبِ کبریا نے حیرت و استعجاب سے بھرپور مجمع کو دیکھتے ہوئے دنیا کے سب انوکھے اور عظیم تہذیبی منبر کا رخ فرمایا۔

* نزار منبر

صباح و ما یطق عن الہویٰ نے عرشہ منبر پر جلوہ افروز ہو کر شکوہ رسالت کے ساتھ سراپا انتظارِ مجمع کا جہانزہ لیا اور پھر وحی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تقریر شروع فرمائی۔

الحمد لله واستعينه	ستائش اللہ کیلئے مخصوص ہے۔
ونؤمن به و	اسی کی مدد چاہیے، ہم اسی پر ایمان
نتوكل عليه و	رکھتے ہیں، بھروسہ اسی کی ذات پر
نعوذ بالله من	ہے، نیز اپنے نفس کی بُرائیوں اور کردار
شرور انفسنا و	کی خرابیوں میں اسی سے پناہ مانگتے
سيئات اعمالنا،	ہیں۔ جو خدا سے دُور ہو جائے اُسے
لا هادي لمن ضلّ	کوئی ٹھکانے لگانے والا نہیں اور
ولا مضلّ لمن	اور جس کے ساتھ اسکی توفیق شامل ہو
هدى و اشهد	اُسے کوئی طاقت راہ سے بے راہ نہیں
ان لا اله الا الله	کر سکتی ہیں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
وان محمدًا عبده	اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور محمدؐ

وَمَسْئُولُهُ - أَمَا بَعْدُ
 أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ
 نَبَّأَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
 أَنَّهُ لَمْ يَعْمَرْ نَبِيٌّ
 إِلَّا مِثْلَ نِصْفِ عُمَرَ
 الَّذِي قَبْلَهُ وَإِخْتِ
 أَوْشَكَ أَنْ أَدْعَى
 فَأُجِيبَ وَإِنِّي مَسْئُولٌ
 وَأَنْتُمْ مَسْئُولُونَ
 فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟

اس کا بندہ اور پیامی ہے امانت کو
 خدائے لطیف و خبیر نے مجھے اکافریا
 ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنے سے پہلے آنے
 والے نبی کی ادھی عمر سے زیادہ عمر
 نہیں پائی۔ بس اب تھوڑے ہی عرصہ
 بعد میں داعی اجل کو لبیک کہنے والا
 ہوں۔ ہاں! پیام الہی کے سلسلے میں
 میں بھی جواب دہ ہوں اور تم سے بھی
 پوچھ گچھ کی جائے گی۔ لہذا یہ بتاؤ کہ
 تم کیا کہو گے؟

مورخین کا بیان ہے کہ حضرت کے اس سوال پر ڈیڑھ لاکھ کی جھلکتی
 ہوئی محفل نے ایک آواز ہو کر عرض کی: ”نورِ یزداں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے
 فرضِ رسالت انجام دیا۔ ہمیں نصیحتِ سرما فی اور لگاتار کوشش کرتے رہے
 اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے،“ خطابت کا دریا پھر اُمنڈا اور کلیم الیوان
 ”قاب قوسین“ نے اپنی تقریر دل پذیر کارشتہ جوڑتے ہوئے ارشاد فرمایا:

أَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ أَنْ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا

کیا تمہیں خدا کے معبود دیکھتا ہوں
 اور محمد کی عبدیت اور رسالت کا اقرار

عَبْدُكَ وَمُرْسُولُهُ، وَأَنَّ
 جَنَّتَهُ حَقٌّ وَنَارُكَ حَقٌّ
 وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَأَنَّ
 السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا
 وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ
 نہیں ہو گیا تم! اس حقیقت کے قائل
 نہیں ہو کہ اس کی جنت اس کی
 دوزخ، موت کا قانون اور قیامت
 کی آمد، جس میں نہ کوئی شک ہے
 نہ شبہ اور حشر و نشر برحق ہے؟

پورے مجمع نے ہم آہنگ ہو کر کہا ”بے شک! ہم ان تمام حقائق کو تسلیم
 کرتے ہیں“ اور جب آوازیں کم ہو گئیں تو حضرتؑ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ
 ”اے اللہ تو گواہ رہنا“ پھر ارشاد ہوا۔ اَلَا تَسْمَعُونَ؟ میری آواز سب تک پہنچ
 رہی ہے نا؟ لوگوں نے اثبات میں جواب دیا ”جی ہاں۔ ایک ایک لفظ دل میں
 اتر رہا ہے!“

اسکے بعد سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضورؑ نے ارشاد فرمایا:

فَإِنِّي فَرَطُ عَلَى الْخَوْضِ
 وَأَنْتُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ
 الْخَوْضِ، وَأَنَّ عَرْضَهُ
 مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَبَصْرَ
 فِيهِ أَقْدَاحٌ عَدَدُ
 میں تم سے پہلے خوض کوثر پر پہنچ رہا
 ہوں تم بعد میں آؤ گے۔ خوض کوثر کی چوڑائی
 اتنی ہوگی جتنا کہ صنعاء سے لیکر بصرہ تک
 راستہ ہے (میں سے شام تک درمیانی فاصلہ)
 اور اسکے فقرتی جام و ساغر کا کیا شمار جیسے

النُّجُومِ مِنْ فَضْلِهِ
فَاَنْظُرُوا كَيْفَ
تُخَلَّفُوْنَ فِي الثَّقَلَيْنِ
آسمان کے تارے! اب دیکھنا یہ ہے کہ
میسر بعد تم ان دو گراں بہا چیزوں کے
ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟
اس موقع پر مجمع میں سے کسی شخص نے پکار کر کہا:

”اللہ کے رسول! ان دو گراں بہا چیزوں (ثقلین) سے آپ کی کیا مراد ہے؟“
حضرتؐ نے ارشاد فرمایا:

كِتَابُ اللَّهِ طَرَفٌ بِإِذْنِ اللَّهِ
عِزٌّ وَجَلٌّ وَطَرَفٌ بِأَيْدِيكُمْ
فَتَسْتَكُونُ بِهِ لَا تَضِلُّوا
وَالْآخِرَةُ عِزِّي وَأَنَا
اللطيف الخبير نَبَأَنِي
أَنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى
يَسِرَّدا عَلَى الْحَوْضِ
فَسَعَلْتُ ذَلِكَ لَهْمَا
رَبِّي فَلَا تَقْدَرُوهُمَا
فَتُهْلِكُوا وَلَا تَقْصُرُوا
عَنْهُمَا فَتُهْلِكُوا
ایک بیش قیمت چیز تو اللہ کی کتاب ہے جس کا
ایک سرِ اُحدائے عز و جل کے ہاتھ میں ہے اور
دوسرا تمہارے ہاتھ اسے تھامے رہو تاکہ گمراہ
نہ بنوئے پاؤ اور دوسری گراں بہا شے میری عزت
ہے اور خدائے لطیف وخبیر نے مجھے بتایا
ہے کہ یہ دونوں میسر پاس حوض کوثر
پر پہنچنے تک ایک دوسرے سے الگ
نہیں ہوں گے ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔
ان دونوں کا اتحاد دائمی ہے تم ان سے
آگے نکلنے یا ان سے پیچھے رہنے کی کوشش
نہ کرنا۔ وگرنہ اس کوشش میں ملبا میٹ ہو جاؤ گے!

یہ کہہ کر رسول اسلام نے علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر جتنا اُوچا کر سکتے تھے اُوچا کیا۔
 اور اس کے بعد پھر اس عظیم الشان اجتماع سے یوں مخاطب ہوئے :
 أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَوْلَى النَّاسِ
 بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ
 لوگو! بتاؤ تو یہی مومنین پر خود ان
 سے زیادہ کسے اختیار حاصل ہے !
 لوگ عرض پر دراز ہوئے ”اللہ اور اس کا رسول بہت جانتا ہے“ یہ سن کر
 فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ کے رازداں نے سر از منبر غدیر سے
 اعلان فرمایا :

إِنَّ اللَّهَ مَوْلَايَ وَ
 أَنَا مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ
 وَأَنَا أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ
 أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ كُنْتُ
 مَوْلَاهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاهُ
 خد امیر مولا ہے میں ایمان
 والوں کا مولا ہوں اور خود ان سے
 زیادہ ان پر اختیار رکھتا ہوں
 پس ! جس کا میں مولا ہوں اس
 کے علی مولا ہیں۔
 تاریخ نگار لکھتے ہیں کہ سرکارِ دو عالمؐ نے اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا۔
 مگر امام احمد بن حنبل کا اصرار ہے کہ تین دفعہ نہیں بلکہ حضرتؐ نے چار بار اس
 جملے کی تکرار فرمائی ! بعد ازاں حضرتؐ نے ارشاد فرمایا :

اللَّهُمَّ وَالِّ مَنْ
 وَالَاهُ وَ عَادِ
 پروردگارا ! جو علیؑ سے محبت کرے
 اُسے تو دوست رکھ اور جو علیؑ سے

مَنْ عَادَا، بے باندھے اس سے تو بھی دشمنی
 وَالْصَّرَّ مَنْ کا ہرناؤ کر علی کی ملک کرنیوالوں
 نَصْرَهُ وَ اخْذُلْ کی مدد فرما اور جو لوگ علی سے روگردانی
 مَنْ خَذَلَهُ کریں ان سے تو بھی منہ موڑ لے اور
 وَادِرِ الْحَقِّ مَعَهُ پالنے والے! علی جدھر کا رخ کریں
 حَيْثُ دَارَ ، اَلَا تو حق کو بھی اسی طرف پھیر دے۔
 فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ پھر ارشاد ہوا: دیکھو! جو لوگ اس
 الْغَائِبِ - وقت حاضر ہیں وہ اس بات کو
 اُن افراد تک پہنچا دیں جو یہاں

موجود نہیں ہیں!

مانے ہوئے مورخ محمد ابن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) نے اپنی کتاب
 الولایہ میں مشہور صحابی زید ابن اسلم (متوفی ۶۶ھ) کی زبانی اس خطبے کے
 چند اور اجزاء کا بھی تذکرہ کیا ہے۔ ان کے بیان کے مطابق حضور نے اپنی تقریر
 کے آخر میں ارشاد فرمایا:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قُولُوا مسلمانو! کہو کہ ہم آپ سے اس بات
 اَعْطَيْنَاكَ عَلَى ذَلِكَ کا عہد کرتے ہیں چہاں باندھتے ہیں۔
 عَهْدًا عَنْ اَنْفُسِنَا، زبان دیتے ہیں ہاتھ سے بیعت کرتے

وَمِثَاقًا بَالُسَيْتِنَا،
وَصَفْقَةً بِأَيْدِينَا
نُودِيهِ إِلَى أَوْلَادِنَا
وَأَهَالِنَا، لَا سَبْغِي
بِذَلِكَ بَدَلًا، وَأَنْتَ
شَهِيدٌ عَلَيْنَا وَكَفَى بِاللَّهِ
شَهِيدًا، قُولُوا مَا قُلْتُمْ
لَكُمْ، وَسَلِّمُوا عَلَيَّ
بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ.

ہیں اور اس امانت کو ہم اپنی اولاد
اور اپنے خاندان تک پہنچائیں گے۔
نیز اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل
نہیں کریں گے۔ آپ ہمارے سزاوار
اعتراف کے گواہ رہیں اور اس کیلئے
خدا کی گواہی کافی ہے پھر حضرتؑ
کا ارشاد ہوا۔ لوگو! میں نے جو کچھ کہا ہے
اسے دہراؤ اور علیؑ کو امیر المؤمنین بننے
کی حیثیت سے سلامی دو۔!

زید ابن ارقم کہتے ہیں کہ سرکار رسالتؐ کے آخری جملے کے ساتھ ہی
لوگ جوق در جوق منبر کی طرف بڑھے، سارے مجمع نے ایک آواز ہو کر عرض کی لبس و چشم
ہم دل و جان سے اللہ اور اس کے رسول کا حکم بجا لائیں گے اور پھر تمام حاضرین
نے مبارک سلامت کے شور میں علیؑ ابن ابی طالب کی بیعت کرنا شروع کر دی۔
سب سے پہلے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور طلحہ و زبیر نے ہاتھ میں ہاتھ
دے کر زبان دی۔ اسکے بعد تمام موجود مہاجر و انصار آگے آئے۔ اور پھر باری باری
ہر شخص نے بیعت کرتے ہوئے تبرک پیش کی۔ یہ جشن اپنی پوری جلوہ سامانیوں کے
ساتھ تین دن تک منعقد رہا۔!

نیز تاریخ و حدیث کے شعبوں میں تحقیق کرنے والے مستند علماء کی نگارشیں
کہتی ہیں کہ: اسی اثناء میں امین وحی یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ
الْإِسْلَامَ دِينًا

آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا
نیز تم پر اپنی نعمت بھی پوری کر دی
اور اسلام کے آئین کو تمہارے لئے
پسند کر لیا۔ (سورۃ مائدہ، آیت: ۳)



البدایۃ والنہایۃ۔ ابن کثیر دمشقی جلد ۵ صفحہ ۲۱۴۔ طبع مکتبۃ المعارف۔ بیروت
نشر المدینۃ العلمیۃ۔ ابراہیم ابن سعد الدین حموی۔ صفحہ ۶۱۔ طبع نجف اشرف
الرحمۃ المطالب۔ عبید اللہ امرتسری۔ صفحہ ۵۶۔ طبع لاہور

❁ دستارِ فضیلت!

کوئی دنیوی سلطنت ہوتی اور اس خطہٴ ارضی کے کسی اعلیٰ حضرت
ہمالونی کی جانب سے والا مرتبت ولی عہد مملکت کی نامزدگی کا جشن ہوتا
تو تختِ مرقع اور افسرِ جواہر نگار کی ٹرپِ چشمِ تصور میں ضرور چکا چوند پیندا
کرتی! لیکن باتِ حکومتِ الہیہ کے سربراہ سرکار رسالت مآبؐ کی ہے جنہوں
نے امورِ مملکتِ اسلامی کو شرآن کے مزاج کے مطابق انجام دینے کے لئے
اس عظیم ہستی کو اپنا جانشین قرار دیا، جسے قدرت نے ولایتِ کبریٰ کیلئے
منتخب فرمایا تھا!

السلام کی ہر ادا نرالی اور ہر انوٹ انوکھی ہے نہ تو اس مذہب کا
تمدن کسی سے ملے اور نہ اس کی ثقافت کسی سے میل کھاتے۔ دینِ الہی کی
تہذیب بالکل اچھوتی اور اس کا نظامِ معاشرت قطعی طور پر سب سے الگ
تھلگ ہے چنانچہ خم کے میدان اور غدیر کے ساحل پر جب حضرت خاتم الانبیاءؐ
خدا کے حکم سے مولائے متقیان کی وصایت و نیابت کا اعلان فرما چکے تو
حضورؐ نے سرکارِ ولایت مآبِ علیؑ ابن ابی طالب کو اپنے قریب بلا کر اپنا
خاص عمامہ حضرت کے سر پر باندھا اور ارشاد فرمایا:

يَا عَلِيُّ الْعَمَاءِ عُرِّيَجَانُ الْعَرَبِ

”اے علی! عمامے عرب کے تاج ہیں۔“

اس دستار فضیلت کے بارے میں ”نور الابصار“ کے مصنف علامہ شیخ مومن شبلنجی ترقیم فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم کا ایک لقب صاحب التاج بھی ہے۔ اور اس کی توضیح کرتے ہوئے مصنف مذکور لکھتے ہیں کہ تاج سے مراد عمامہ ہے کیونکہ حدیثِ نبوی سے اس کی سند ملتی ہے۔

آنحضرتؐ نے جو عمامہ علیؑ کے زیب سر کیا تھا اس کا نام سحاب تھا۔ لسان المیزان، کنز العمال، ریاض النضر، مشرک السمطين اور شرح مواہب لدنیہ میں علیؑ کی دستار بندی کے دلچسپ اور تفصیلی حالات مرقوم ہیں۔

ابن شاذان کی روایت کے مطابق سرکارِ دو جہاں نے اپنے دست مبارک سے امیر المومنین کے سر اقدس پر عمامہ باندھا جس کا ایک کنارہ پیٹھ پر لٹکا دیا اور دوسرا سر اسامنے کندھوں پر ڈال دیا۔ اس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا:

۱ نور الابصار، صفحہ ۳۰، مطبوعہ بیروت ۱۹۷۷ء

۲ جلد ۶، صفحہ ۲۷، طبع بیروت

۳ جلد ۱۵، صفحہ ۴۸۳، شمارہ حدیث ۴۱۹۱۲، طبع موسسۃ الزمالة بیروت

۴ جلد ۲، صفحہ ۲۱۷، طبع مصر

۵ صفحہ ۶۴، طبع نجف

۶ جلد ۵، صفحہ ۱۰، طبع مصر

”اے علی! ذرا پیچھے تو مڑو۔“ علی نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر ارشاد ہوا ”اچھا اب میری طرف رخ کرلو“ امامت کے چاند نے اپنا چہرہ آفتاب رسالت کی طرف کر دیا رسول کریم کی محبت بھری نظروں نے سر سے پاؤں تک دیکھا۔ اور پھر حضور نے خلوص سے سچے ہوتے لہجے میں فرمایا : هَكَذَا تَكُونُ تَبَيَّانُ الْمَلَائِكَةِ ”ملائکہ کے تاج بھی ایسے ہی ہوتے ہیں۔“

کنز العمال میں جناب علی مرتضیٰ کی زبانی ایک اور روایت ملتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے، جناب امیر فرماتے ہیں : سرکارِ دو عالم ”غدیر خم“ میں جب میکے سر پر عمامہ رکھ چکے تو فرمایا ”اے علی! بدروختین کے معسکوں میں پاٹ پروردگار نے جن فرشتوں کے ذریعے ہماری مدد کی تھی وہ عمامہ پوش تھے اور عمامہ وہ طرہ امتیاز ہے جو کفر و ایمان کے درمیان حد فاصل کا کام کرتا ہے۔“ پیغمبر اسلام ہمیشہ اس دستارِ فضیلت کو یاد فرمایا کرتے تھے اور یہ یاد حضور کو سجد عزیز تھی۔

ابو حامد غزالی۔ البحر الزخار کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۱۵ پر اور برہان الدین علی ابن ابراہیم شافعی سیرت حلبیہ کی جلد ۳ کے صفحہ ۳۶۹ پر رقم طراز ہیں۔ حضور اکرم کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا حضرت نے غدیر خم کے دن یہ

۱۔ کنز العمال۔ علی متقی۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۴۸۳۔ شمارہ حدیث ۴۱۹۱۳۔ طبع بیروت
۲۔ کنز العمال۔ علی متقی حنفی۔ متوفی ۹۷۴ھ۔ جلد ۱۵۔ صفحہ ۴۸۲۔ شمارہ حدیث ۴۱۹۰۹۔ طبع بیروت

الفصول المهمہ۔ ابن مبارک مالکی۔ متوفی ۳۴۴ھ۔ صفحہ ۲۷

اسد الغامہ۔ ابن اثیر حوزی۔ متوفی ۷۰۲ھ۔ جلد ۳۔ صفحہ ۱۱۴

عمامہ جناب امیر کے سر پر باندھا تھا۔ اور جب کبھی علی ابن ابی طالب اس
 عمامے کو باندھے ہوئے سرکار رسالت کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو آنحضرتؐ
 لوگوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے تھے کہ دیکھو علیؑ صحاب میں آ رہے ہیں۔
 گویا رسولؐ اسلام اس دستار فضیلت کو دیکھ کر خود بھی شاد ہوتے تھے اور اسلئے
 معاشرہ میں علیؑ کی رسم دستار بندی کو زندہ رکھنے کے خواہشمند بھی تھے۔



✽ جشن تہنیت

دنیا کے مانے ہوئے مورخ ابن خاوندشاہ متوفی ۹۰۳ھ اپنی مشہور کتاب ”روضۃ الصفا کی پہلی جلد کے ایک سو تہتر ویں صفحے پر اور دوسرے جلد نے پہچانے سیرت نگار ملا معین کاشفی اپنی بیش بہا تصنیف ”معارج النبوة“ رکن چہارم مطبوعہ نو لکھنؤ پریس لکھنؤ (نومبر ۱۸۷۷ء) کے صفحہ ۳۱۸ پر اور اسی عنوان سے ایکٹ اور مقبول و معترف تذکرہ نویس غیاث الدین متوفی ۹۴۲ھ اپنی وقیع پیش کش حبیب السیر میں رقم طراز ہیں :

”آلگاہ شاہ ولایت پناہ بموجب فرمودہ حضرت رسالت دستگاہ برادر خیمہ نشست تا طوائف خلایق بملازمتش رفعتہ لوازم تہنیت بتقدیریم رسانیدند و از جملہ اصحاب عمر بن الخطاب جناب ولایت مآب را گفت ”بَخَّ بَخَّ يَا بَنَ ابْنِ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ“ خوشحال تو ای پسر ابی طالب کہ بامداد کردی روقتی کہ مولای من و مولای ہر مؤمن و مؤمنہ بودی۔

بعد ازاں اقہات المؤمنین بر حسب اشارت

سید المرسلینؐ خیمہ امیر المؤمنین رفتہ تہنیت بجای آوردند

وحی کی رُوح پرور فضا

میں جو عظیم اجتماع برپا

ہوا تھا، جب اپنے خاتمے

کو پہنچا۔

تو پھر — سرکار رسالت مآبؐ کے ارشادِ گرامی کے مطابق جناب ولایت

پناہ حضرت علیؑ مرتضیٰ اپنے خیمے کے در پر بیٹھ گئے تاکہ خلقِ خدا کے ہر

طبقے کو تبریک و تہنیت کے مراسم بجالانے کا موقع مل جائے۔

چنانچہ اصحاب میں سے جناب عمر ابن خطابؓ نے بڑھ کر کہا :

”ابو طالب کے سرزند! واہ! زہے نصیب! آج تو آپ

ہمارے اور تمام مؤمنین و مومنات کے فرماں روا ہو گئے!“

اسکے بعد سرورِ انبیاءؑ کا منشاء پاکر حضورؐ کی ازواج نے بھی حضرت

امیرؑ کے خیمہ اقدس کا رُخ کیا اور مبارک باد پیش کی!“

اور عزت مآب صحابی جناب زید ابن ارقمؓ نے واقعہ غدیر کا ”جو آنکھوں

دیکھا حال“ بیان کیا ہے، اے شہرہ آفاق مؤرخ محمد ابن جریر طبریؒ نے

۱۔ یہ عبارت حبیب السینؒ کی ہے ملاحظہ ہو جلد ۱، صفحہ ۴۱۰ تا ۴۱۲۔

چاپ خیمہ تہران

اپنی گراں بہا تصنیف ”الولایہ“ میں درج کیا ہے:

نیز ممتاز محدث ابو نعیم اصبہانی متوفی ۳۳۰ھ اپنی بیش قیمت کتاب ”ما نزل من القرآن فی علی“ میں اور دوسرے شہت ریافتہ دانشور علامہ سبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ ”تذکرۃ الخواص“ کے صفحہ ۳۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ: جشن تہنیت یا اظہار مسرت کی اس پُر تپاک محفل کا آغاز دربار رسالت کے شاعر حسان ابن ثابت (متوفی ۵۴ھ) کے نغمے برساتے اور پھول کھلاتے ہوئے قصیدے سے ہوا تھا۔

حافظ ابو عبد اللہ مرزبانی (متوفی ۳۷۸ھ) مرقات الشعر میں صحابی رسول ابو سعید خدری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ جب سرکار ختمی مرتبت، علی ابن ابی طالب کی ولی عہدی کا اعلان فرما چکے تو حسان ابن ثابت نے عرض کی: ”خدا کے رسول! میں علی کے بارے میں چند شعر پیش کرنا چاہتا ہوں“، نبی کریم نے فرمایا: ”ہاں! پڑھو! اجازت پاتے ہی حسان نے سخن سرائی شروع کر دی مطلع تھا:

يُنَادِيهِمْ يَوْمَ الْغَدِ يَرْبِيهِمْ
بِخَيْرٍ وَأَسَمِعَ بِالرَّسُولِ مُنَادِيًا

۱۔ کفایۃ الطالب: محمد ابن یوسف کنجی شافعی صفحہ ۱۷

نظم درر السمتین: جمال الدین محمد زرنزی صفحہ ۱۱۲

منار السمتین: شیخ الاسلام حموی صفحہ ۶۱

کشف الغم: اربلی جلد ۱ صفحہ ۳۱۸

شاعر دربار رسالت کی یہ برجستہ نظم کم از کم ارسین مستند اور معتبر علمی
ذرائع سے ہم تک پہنچی ہے!

حسان کے قصیدے کا ایک خاص رُخ یہ ہے کہ صدر اسلام کے
اس ممتاز ادیب نے عین موقع پر لفظ ”مولیٰ“ کے مفہوم کو یوں روشن کیا کہ
”چندے آفتاب و چندے ماہتاب“ جسکے باعث ذوقِ ادب کو مجروح
کرنے والے غیر عربِ نکتہ چینیوں کی تمام دوراز کار قیاس آرائیوں ورائل
پسچو باتیں کرنے والوں کا بھرم کھل جاتا ہے!
اسی قصیدے میں حسان ابن ثابت کہتے ہیں:

فَقَالَ لَهُ قُمْرِيَا عَلِيُّ! فَإِنِّي — رَضِينَاكَ مِنْ بَعْدِي إِمَامًا وَهَادِيَا
پھر رسولِ مقبول نے فرمایا اے علیؑ! میں نے اپنے بعد کے زمانے کیلئے تمھیں اُمت کا امام اور ملت کا رہنما بنایا ہے
فَمِنْ كُنْتُمْ مَوْلَاهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ — فَكُونُوا لَهُ أَنْصَارَ صِدْقٍ مُوَالِيَا
لہذا جس کا میں حاکم ہوں یہ بھی اس کا فواں روا ہے۔ لوگو! تم سب علیؑ کے سچے حامی اور تابع تدار بنو



علی مولیٰ

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ کا واقعہ کوئی راز کی بات، خفیہ اجتماع یا ڈھکا

چھپا اقدام نہیں تھا۔ جس میں کسی قسم کے شک و شبہ یا ابہام و ایہام کی گنجائش ہوتی۔

دن کے اُجالے، چمکتے ہوئے سورج کی روشنی اور لق وودق صحرا میں ہزاروں مسلمانوں کا یہ عظیم الشان عوامی اجتماع خدا کے حکم سے سول اسلام کے زیرِ اہتمام منعقد ہوا تھا۔ اس تقریب کی اصل کارروائی (اسلام کے سرکاری وثائق (قرآن و حدیث) میں محفوظ ہے نیز تاریخ اسلام کے اس اہم اجلاس میں شریک ہونے والے تمام مشاہیر، ادبا اور دانشمندیں کے بیانات، تاثرات اور چشم دید حالات کا ریکارڈ بھی تاریخ اور سیرت کی کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ان تمام حقائق کے باوجود بعض حضرات نے خدا جانے کیوں اپنے دل کی بات کو محلِ ماجرائے غدیر بنا کر پیش کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔

جن حضرات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ان کی تصانیف میں لفظ

مولیٰ، بحث و نظر کا محور ہے! ان کا خیال ہے کہ مولیٰ اولویت، پیشوائی

حاکمیت، اقتدار اور سربراہی رکھنے والے کے معنوں میں نہیں بلکہ یہ دوست
مددگار اور چچا زاد بھائی کے مفہوم میں استعمال ہوا ہے۔ بہر کیف! اگر یہ کوئی
جزوی اختلاف ہوتا تو یقیناً اسے نظر انداز کیا جاسکتا تھا۔ مگر غزیری کی روداد کا
شاہ لفظ ہی یہی ”مولیٰ“ ہے۔ بنا بریں اس پر گفتگو ضروری معلوم ہوتی ہے۔
دیکھئے! اس حقیقت سے ہر معقول ذہن کو اتفاق کرنا پڑے گا کہ
قرآن مجید پہیلیاں نہیں بچھاتا اور حضور ختمی مرتبت بھی ضلع جگت
میں گفتگو نہیں فرماتے تھے کیونکہ یہ انداز خلوص ہدایت، طہارت فکر اور
نزاہت تبلیغ کے منافی ہے۔

عربی زبان میں لفظ مولیٰ کے ستائیں معنی ہیں! مگر..... سرکارِ
رسالت نے جب اس لفظ کو اپنے ہمہ راہ خطاب میں استعمال کیا تھا تو
اس کے سیاق و سباق کو اتنا روشن فرما دیا کہ اُس وقت جو لوگ تقریر
سُن رہے تھے ان میں سے ہر شخص یہی کہتا ہوا اٹھا کہ ع
علیٰ مولیٰ، باین معنی کہ پیغمبرؐ بود مولیٰ

مزید برآں بعد میں بھی پیغمبر اکرمؐ نے اس لفظ کے حقیقی مفہوم کی پوری
توضیح و تشریح فرمادی تھی۔ علی ابن حمید اپنی کتاب ”شمس الاخبار“ کے صفحہ
۳۸ پر لکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ سے جب حدیث من کنت مولاً کے بارے
میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا ”کہ جس طرح اللہ میرا مولا ہے اسی

طرح میں مومنین کا مولیٰ ہوں۔ اور اسی عنوان سے جس کا میں مولا ہوں
عائے اسکے مولا ہیں۔

نیز اصحابِ نبیؐ میں سے ابوبکر ابن ابی قحافہ (متوفی ۱۳ھ) عمر ابن
خطاب (متوفی ۲۳ھ) ابوالیوب انصاری (متوفی ۵۰ھ) جابر ابن عبد اللہ
انصاری (متوفی ۷۲ھ) حسان ابن ثابت (متوفی ۵۴ھ) زید ابن اسلم (متوفی
۶۶ھ) ابوسعید خدری (متوفی ۶۳ھ) سلمان فارسی (متوفی ۲۶ھ) عبد اللہ ابن
عباس (متوفی ۶۸ھ) عمار یاسر (متوفی ۳۷ھ) اور عبد اللہ ابن جعفر (متوفی
۸۰ھ) نے بھی مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف بتائے ہیں یعنی: آئینی طور پر با اقتدار و با اختیار۔
علماء میں محمد بن سائب کلبی (متوفی ۱۴۶ھ) یحییٰ بن زیاد کوفی سے
(متوفی ۲۷ھ) ابوعبیدہ بصری (متوفی ۲۱۰ھ) ابوزید بن اوس بصری (متوفی
۲۱۵ھ) ابن قتیبہ دینوری (متوفی ۲۷۶ھ) ابوالحسن رقابی (متوفی ۳۸۴ھ)
ابوالحسن واحدی (متوفی ۴۶۸ھ) ابوالعباس ثعلب شیبانی (متوفی ۲۹۱ھ)
ابوبکر انباری (متوفی ۳۲۸ھ) سعد الدین تفتازانی (متوفی ۷۹۱ھ) جلال الدین
شافعی (متوفی ۸۵۴ھ) شہاب الدین خفاجی (متوفی ۱۰۶۹ھ) حمزوی مالکی (متوفی
۱۳۰۳ھ) ابواسحاق ثعلبی (متوفی ۴۲۷ھ) حسین بن مسعود (متوفی ۵۱۰ھ)
جار اللہ زنجشیری (متوفی ۵۳۸ھ) ابوالبقا عکبری (متوفی ۶۱۶ھ) و تاضی
ناصر الدین بیضادی (متوفی ۶۹۲ھ) علاؤ الدین خازن بغدادی (متوفی ۷۴۱ھ)

محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۵ھ) ابن حجر عسقلانی شافعی (متوفی ۸۵۲ھ)
 محمد بن جریر طبری (متوفی ۳۱۰ھ) علامہ نسفی (متوفی ۷۱۰ھ) ابوالسعود حنفی
 (متوفی ۹۷۲ھ) شریف جرجانی (متوفی ۶۱۸ھ) ابوالعباس مبرد (متوفی ۲۸۵ھ)
 ابونصر فارابی جوہری (متوفی ۳۹۳ھ) اور ابوزکریا تبریزی (متوفی ۵۰۲ھ) بڑے
 شد و مند کے ساتھ یہ ثابت کرتے ہیں کہ لفظ مولیٰ سے مراد سربراہ اور مالک
 و تخت رہے۔

احمد ابن عبد ربہ لکھتے ہیں کہ مامون الرشید کے سامنے جب لفظ
 مولیٰ کے سلسلہ میں جدل سرائی اور خیال آرائی کی کوشش کی گئی تو اُس
 نے دانشمندی کی بھری ہوئی محفل سے مخاطب ہو کر کہا کہ جو بات ایک بچے
 منسوب نہیں ہو سکتی اُسے پیغمبر جیسی عظیم شخصیت سے کس طرح نسبت دی
 جاسکتی ہے؟ رسول مقبول نے انتہائی غیر معمولی حالات میں اتنے بڑے مجمع
 کو صبریہ بتانے کے لئے روکا تھا کہ وہ جس کے دوست ہیں علیؑ اس کے دوست
 ہیں۔ یا وہ جس کے ابن عم ہیں علیؑ بھی اُس کے چچا زاد بھائی ہیں۔؟ دیکھو تم
 اپنے فقیہوں کو دیوتا بنانے کی کوشش نہ کرو۔

(عقد الفرید، جلد ۵، صفحہ ۶۱۔ طبع مکتبۃ الہلال، بیروت)

* دامنِ غدیر

غدیر خم کی محفل میں نہ تو کسی ہنگامہ پسند قائد نے اپنی جذباتی تسکین کے لئے کوئی نیا گل کھلایا تھا اور نہ یہ عظیم اجتماع کسی خود بین و خود پرست منہ بانروا کے شوق انجمن آرائی کا ظہور تھا۔

اس قسم کی کوئی واردات ہوتی تو اس کے تمام اثرات چار دن بعد جحفہ سے مدینہ تک کی فضا میں تحلیل ہو کر رہ جاتے اور جس طرح صحیح عالم میں ہمدتِ یم کی بے شمار صحبتیں، میلے، رت جگے، جشن، جلسے اور جلوس، نقش و نگار طاق نسیاں ہو گئے۔ — یہ واقعہ بھی اپنے نمود و ظہور کے مرحلے طے کرتے ہی دلوں سے نکل جاتا، دماغوں سے اُتر جاتا۔ نتیجتاً نہ دنیا میں اس کی شہت کا چرچا جلتا اور نہ تاریخ میں اس کا کہیں سراغ ملتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ زمانے کے طول اور وقت کی درازی کے ساتھ ساتھ دامنِ غدیر کے سائے نے دشتِ امکاں کی وسعتوں کو تسخیر کر لیا۔

علمائے تفسیر سے پوچھئے۔ حافظانِ حدیث کے پاس جائے وقائع نگاروں سے سوال کر کے دیکھئے۔ سیرت نویسوں سے دریافت فرمائیے ہوشمندوں کو لوح و قلم کا واسطہ دیجئے۔ دانشوروں سے ادبی دیانت کی قسم لیجئے اور پھر غدیر کے جلوؤں کا نظارہ کیجئے۔!

غدير کی رعنائیوں نے کس دل میں جگہ نہیں کی؟ یہ دل آویز روداد
 کس ضمیر پر اثر انداز نہیں ہوئی؟ اس کی بلند و بالا فتروں نے کس محفل
 پر اپنا سکہ نہیں جمایا؟ اور اس کی جیتی جاگتی حقیقتوں نے کس مکتبے اپنا
 کلمہ نہیں پڑھوایا؟

غدير وہ صداقت ہے جو ہر گوشے سے اُبھری۔ ہر اُفق سے نمایاں
 ہوئی اور مہر و ماہ کی طرح ہمیشہ رخشندہ و تابندہ رہے گی!
 اگر کوئی شخص غدير کا موضوع لے کر کتب خانوں کا رخ کرے تو
 اسے معلوم ہوگا کہ اس تقرب سعید کے سلسلے میں قرآن مجید کی پانچ
 آیتیں اُتریں۔

سورہ مائدہ کی اڑسٹھویں آیت۔ پھر اسی سورہ مبارکہ کی تیسری آیت
 اور سورہ معارج کی ابتدائی تین آیتیں۔

❁ پہلی آیت کی وجہ نزول کے بارے میں تین مشہور مفسروں
 کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ جب سرکار رسالتؐ پناہ کا قافلہ
 مکے سے مدینے جاتے ہوئے خم پہنچا تو لیکار یک جہل امین نے
 پروردگار عالم کا یہ حکم پہنچایا۔ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ
 مَا أُنْزِلَ..... الخ

❀ دوسری آیت کے سلسلے میں سُورۃ نازلہ محققوں نے اپنا مآل جستجو پیش کرتے ہوئے ترقیم کیا ہے کہ حضور ختمی مرتبت جب علی بن ابی طالب کی ولیعہدی کا اعلان فرما چکے تو فرشتہ وحی آیہ مبارک **الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ**..... الخ لیکر نازل ہوا۔

❀ اور سورہ معارج کی تین آیتوں کے آنے کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ حارث ابن نعمان فہری یا نصر ابن حارث عبد ری نے ولایت مرتضوی سے انکار کرتے ہوئے کہا تھا کہ ”اگر علیؑ کو یہ عہدہ خدا کی طرف سے ملا ہے اور اعلان وصایت کے بارے میں رسولؐ سچے ہیں تو مجھ پر عذاب الہی نازل ہو“ چنانچہ اُسی وقت وہ مبتلائے عذاب ہو گیا! اور قدرت نے آیات سے گانہ: **سَأَلْ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ**... الخ کے ذریعہ اس واقعہ کی ابدی تہنیر کا انتظام فرمادیا۔ تفسیر و حدیث کی دنیا کے تین مشاہیر کی علمی کاوشوں سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

اسی طرح جب ہم غدیر کے مدارک، مصادر، اسناد اور مآخذ کی جانب نظر کرتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس خصوص میں علماء، محدثین اور مؤرخین نے جس اہمک، التفات اور جذبے سے کام لیا ہے وہ مثالی ہے۔ غالباً تاریخ اسلام کے کسی بھی واقعہ کو ذکر و بیان کا یہ عنوان نہیں

میسر آیا جو غدیر کو حاصل ہوا۔ !

اختصار کے پیش نظر صرف اعداد و شمار پیش کرنے پر اکتفا کی

جاتی ہے۔

(۱) واقعہ عید غدیر کی روایت کرنے والوں کی فہرست میں ایک سو دس

اصحاب و ازواج رسولؐ کے اسمائے گرامی ملتے ہیں۔

✽ ان میں سے کچھ بزرگ یہ ہیں :

اُبی بن کعب - - - - - متوفی ۳۲ھ

ابوبکر بن ابی قحافہ - - - - - متوفی ۱۳ھ

اسامہ بن زید - - - - - متوفی ۵۴ھ

انس بن مالک - - - - - متوفی ۹۳ھ

براء بن عازب - - - - - متوفی ۷۲ھ

جابر بن عبد اللہ انصاری - - - - - متوفی ۷۳ھ

ابو ذر غفاری - - - - - متوفی ۳۲ھ

ابو ایوب انصاری - - - - - متوفی ۵۲ھ

جریر بن عبد اللہ بجلي - - - - - متوفی ۵۱ھ

زید بن ارقم - - - - - متوفی ۶۶ھ

زید بن ثابت متوفی ۴۵ھ

سعد بن ابی وقاص متوفی ۵۴ھ

سعد بن عبادہ خزرجی متوفی ۱۴ھ

ابوسعید خدری متوفی ۶۳ھ

سلمۃ بن عمرو اسلمی متوفی ۷۴ھ

سلمان فارسی متوفی ۳۶ھ

ابو امامہ باہلی متوفی ۸۶ھ

ہبل بن سعد ساعدی متوفی ۹۱ھ

زبیر بن عوام متوفی ۳۶ھ

طاحہ بن عبید اللہ متوفی ۳۶ھ

خزیمہ بن ثابت انصاری متوفی ۳۷ھ

خالد بن ولید مخزومی متوفی ۲۱ھ

عمرو بن حق خزاعی کوفی متوفی ۵۰ھ

عمران خزاعی متوفی ۵۲ھ

عالشہ ام المؤمنین متوفی ۵۷ھ

عبداللہ بن مسعود متوفی ۳۲ھ

عقبہ بن عامر حبشی متوفی ۶۰ھ

سعد بن زید قرشی عدوی - - - متوفی ۵۰ھ

سمرة بن جندب فزاری - - - متوفی ۵۸ھ

ابو الطفیل عامر بن وائلہ - - - متوفی ۱۰۰ھ

عباس بن عبد المطلب - - - متوفی ۳۲ھ

عبداللہ ابن عباس - - - متوفی ۶۸ھ

عبدالرحمن ابن عوف - - - متوفی ۳۱ھ

حذیفہ یمانی - - - متوفی ۳۶ھ

عبداللہ بن عمر - - - متوفی ۷۲ھ

عثمان بن عفان - - - متوفی ۳۵ھ

عدی بن حاتم - - - متوفی ۶۸ھ

عمار یاسر - - - متوفی ۳۷ھ

عمرو عاص - - - متوفی ۲۳ھ

قیس بن سعد بن عبادہ - - - متوفی ۵۹ھ

عمر بن خطاب - - - متوفی ۲۳ھ

(۲) نیز اس سلسلے میں چوراسی نام تابعین کے آتے ہیں۔ تابعین نے اُن

بڑی ہستیوں کو کہتے ہیں جنہوں نے پیغمبر اسلام کا دیدار نہیں کیا مگر یا ان

نبی کی خدمت میں باریاب ہوئے۔

❁ بعض کے نام نامی :

ابوراشد حبرانی ----- متوفی ۸۴ھ

ابوسلمہ بن عبدالرحمن بن عوف - - - متوفی ۹۴ھ

ابوسلیمان مؤذن - - - - - متوفی

ابوصالح ذکوان مدنی ----- متوفی ۱۰۱ھ

اصبغ بن نباتہ کوفی ----- متوفی

سلمہ بن کہیل حضرمی - - - - - متوفی ۱۲۱ھ

شہر بن حوشب - - - - - متوفی

طاووس بن کیسان یمانی - - - - - متوفی ۱۰۶ھ

عمرو بن مرہ کوفی - - - - - متوفی ۱۱۶ھ

عمرو بن جعدہ بن حبیرہ - - - - - متوفی

ابو اسحاق سبعی - - - - - متوفی ۱۲۷ھ

ابو بکر مخزومی - - - - - متوفی ۱۵۰ھ

یزید بن ابی زیاد کوفی - - - - - متوفی ۱۳۶ھ

عدی بن ثابت انصاری - - - - - متوفی ۱۱۶ھ

(۳) دوسری صدی ہجری سے چودھویں صدی تک کا جائزہ لیا جائے تو چار سو کے قریب وہ آئمہ تفسیر و حدیث اور ناخدا یا ن تاریخ و تنقید نظر آئیں گے جنہوں نے اپنی شہرہ آفاق تصنیفوں میں غدیر کی تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے پانچویں صدی ہجری کے صف رائیٹ عالم حافظ ابو العلاء العطار الہمدانی کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ حدیث غدیر کو دو سو پچاس راویوں کی سند سے بیان کرتے تھے۔

(القول الفصل جلد ۱، صفحہ ۵۴۵)

✽ غدير کا ذکر کر نیوالے چند دانشور:

حافظ احمد بن منصور

ترمذی (در: صحیح)

محمد بن اسماعیل بخاری

(در: تاریخ بخاری)

حافظ ابو یعلیٰ

احمد بن حنبل

حافظ ابن ماجہ

حاکم نیشاپوری

(در: —)

مستدرک علیٰ الصحیحین

بغوی

حافظ ابن ابی حاتم

حافظ ابو بکر فارسی

ابو اسحاق ثعلبی

ابو الحسن واحدی

حسکانی

حافظ نسائی

ابن مندہ اصفہانی

محمد بن ادریس شافعی

(در: سنن)

حافظ طبری

حافظ محاملی

حافظ ابن مردویہ

حافظ ابو نعیم

حافظ ابو سعید سجستانی

ابن عساکر

شیخ الاسلام حمونی

عبد الوهاب بخاری

خطیب بغدادی

صالحانی

حافظ ابو عبید مروی

وصابی

فخر رازی

سبط ابن الجوزی

ابن جابر اندلسی

قاضی عضد الدین ایچی

ابن خلکان

بلاذری

طحاوی

ابو الفتح شهرستانی

نبهانی بیروقی

نجم الدین اذرعی

ابن حجر هیثمی



حافظ رسنی

بدر الدین عینی

شوکانی

فقیه ابن مغازلی

ابن کثیر دمشقی

مشرطی

جمال الدین زرندی

خطیب خوارزمی

شمس الدین ذهبی

سعید الدین کازرونی

ابن خلدون

وشناتی

قاضی باقلانی

ابن زولاق مصری

مشرمانی دمشقی

ابن الجزری

ابن حجر عسقلانی



سنوسی

حافظ ابن معین

عبدالحق دهلوی

عبدالعزیز شاہ دهلوی

شہاب الدین حفظی

ابوالعرفان صبان

حافظ ابوالغنائم نرسی

رشید دهلوی

آلوسی بغدادی

شیخ محمد شنقیطی

شبلنجی

قسطلانی

ابوالسعود عمادی

مناوی

ابن عیدروس یمنی

برهان الدین حلبی

حافظ عزیزی

متقی ہندی

شہاب خفاجی

برهان الدین شبرخیتی

شمس الدین مصری

مرتضی زبیدی

زینی دحلان مکی

قاضی بیضاوی

دولابی

ابن درویش الحوت

مفتیزی

شیخانی

حافظ ناصر السہ حفری

شرینی قاہری

باکثیر مکی

صفوری

حافظ ابوصہبام ضبّی

حافظ ابن اسحاق

حافظ واسطی



حافظ ابو عبد الرحمن مصری

حافظ ابو عمرو سلمی

حافظ محمد بن فضیل

حافظ ابو هشام خارفی

حافظ ابو زکریا کوفی

حافظ ابو عمرو سناری

حافظ مصیصی

حافظ صنعانی

حافظ عبدی مروزی

حافظ یحییٰ شیبانی

حافظ فضل بن دکین

حافظ ابو عثمان صفار

حافظ طنافسی

حافظ حرزای

حافظ ابن راهویه

حافظ ابو قلابہ رقاشی

حافظ ابو بکر خطیب بغدادی

حافظ ابو بکر بیہقی

حافظ سمعانی

قاضی عیاض اندلسی

حافظ مدینی

ابن اثیر

تاج الدین بغدادی

ابو السعادات شیبانی

یا قوت جموی

ضیاء مقدسی

حافظ نووی

ابن ابی الحدید

گنجی شافعی

محب الدین طبری

سعید الدین فغانی



(۴) قرونِ اولیٰ میں واقعہ غدیر کوئی بانیس مرتبہ استدلال و استشہاد کے موقعوں پر پیش کیا جا چکا ہے۔

(۵) غدیر کے موضوع پر اب تک چالیس سے زیادہ مستقل کتابیں لکھی جا چکی ہیں ان میں سے بعض کتابوں کی گیارہ گیارہ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔

✽ غدیر ہر دور میں شاعروں اور ادیبوں کا بھی دل پسند موضوع رہا ہے اس واقعہ کے ظہور پذیر ہونے کے وقت سے لیکر اب تک ہر عہد کے اساتذہ فن اور اساطین شعر و سخن نے غدیر پر قصیدے کہے بلکہ غزلیات مشرق کی بزمِ ادب کا ایک جیتا جاگتا عنوان بن چکا ہے چنانچہ اس تاریخی اور انسانیت ساز تقریب کے سلسلے میں مسلمان سخنوروں کی فکری تخلیقات کا ایک بہت بڑا خزانہ موجود ہے اس کے علاوہ بہت با ذوق عیسائی ادیبوں نے بھی اس پر اتنی طبع آزمائی کی ہے کہ میدانِ غدیر میں ہر طرف پھول ہی پھول دکھائی دیتے ہیں! مثلاً تیسری صدی ہجری میں آرمینیا کے مردِ سیف و قلم "بقراط وامق" نصرانی نے خوب جھلجھلاتے ہوئے قصیدے کہے زینب ابن اسحق کا منظوم خراجِ تحسین ہماری تاریخ کے لئے غازہٗ زُخار ہے۔ ابو یعقوب کے مدحیہ اشعار

۱۔ تاریخِ کامل ابن اثیر میں ان کا نام آیا ہے ملاحظہ ہو جلد ۷ صفحہ ۵۸ اور علامہ ابن شہر آشوب نے معالم العلماء میں ان کے مدح سرا ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

آج بھی بڑی بہا دیتے ہیں!

اور ہماری اس صدی میں مصر کے سب سے زیادہ بلند وبالا شخصیت رکھنے والے ادیب اور منفرد قلم کار عبد المسیح انطاکی کا گرانمایہ شاہکار القصیدۃ العلویۃ جو پانچ ہزار پانچ سو پچانوے اشعار پر مشتمل حسن و خلوص کا سو رنگوں والا مرقع ہے! اور اس میں غدیر کی بات! جیسے خوشبو کا جھونکا۔ جیسے خوشیوں کی بارات!

نیز اسی عنوان سے لبنان کے مقبول شاعر اور مشہور قانون دان جسٹس بولس سلامہ کی قابل قدر کاوش ”ملحمة الغدیر“ ہے۔ یہ تین ہزار چاسی شعروں کا نہایت خوبصورت گلدستہ ہے۔

عہد اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

ہمارے دوست اللہ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے
علامہ عبدالحسین آمینی نے اپنی کتاب الغدیر میں اس صنف کلام پر کوئی
گیارہ جلدوں میں بحث کی ہے اور تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔
ابو ریحان بیرونی، ثعالبی، ابن طلحہ شافعی، ابن خلکان اور مسعودی

۱۔ تہذیبی الحاسن والمساوی جلد ۱ صفحہ ۵۰۔ اور شیخ محمد متببان کی اسعاف الراغبین صفحہ ۷۷ اسکے علاوہ
عماد الدین طبرسی بھی بشارۃ المصطفیٰ کی دوسری جلد میں ان کا کلام نقل کیا ہے۔
۲۔ آدھی صدی پہلے یہ مجموعہ مصر سے شائع ہوا تھا اور ہمارے کتب خانے میں بھی اس کا ایک نسخہ ہے۔
۳۔ تین سو سترہ صفحے کی یہ دقیق کتاب مطبعۃ النسر بیروت سے شائع ہو چکی ہے۔

نے غدیر کو عالم اسلامی کی بڑی عیدوں میں شمار کیا ہے۔ حوالے کیلئے
 الآثار الباقیہ صفحہ ۳۳۴، شمار القلوب صفحہ ۵۱۱، مطالب السؤل صفحہ ۵۳،
 الوفیات جلد ۲ صفحہ ۲۲۳، اور التنبیہ والاشراف صفحہ ۲۲۱ کا مطالعہ کیا جاسکتا
 ہے۔ محقق کلینی (متوفی ۳۲۹ھ) اپنی جلیل القدر کتاب اصول کافی
 میں سہل ابن زیاد کی زبانی نیز شیخ صدوق مفضل کے حوالے سے اور علامہ مجلسی
 حسن ابن راشد کے بیان کے مطابق ترقیم فرماتے ہیں کہ امام جعفر صادق
 علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ جمعہ، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے علاوہ
 بھی دنیائے اسلام کی کوئی عید ہے؟ حضرت نے فرمایا: ”ہاں! سب سے
 زیادہ محترم“ سائل نے گزارش کی کہ وہ کون سی تقریب ہے؟ ارشاد ہوا
 ”جس دن رسالت مآبؐ نے امیر المومنینؑ کو اپنا خلیفہ مقرر فرما کر اعلان کیا
 تھا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاً فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاً۔“ اور جب دن
 تاریخ کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضرت نے فرمایا: ”۱۸ ذی الحجہ!“
 پھر پوچھا گیا کہ اس روز سعید میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ حضرت
 نے جواب دیا: اس دن روزہ رکھو خدا کی یاد میں لگے رہو اور مراسم
 بندگی بجالاؤ۔ نیز محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر بھی ضروری ہے کیونکہ رسول مقبولؐ نے
 امیر المومنینؑ کو وصیت کی تھی کہ غدیر کے دن عید منائی جائے۔ اور تمام
 انبیاء کی یہی سیرت رہی ہے کہ جس روز وہ اپنے اوصیاء کا تعین کرتے تھے

اسے یومِ عید قرار دیا جاتا تھا۔
 اور سوادِ اعظم کے بعض جتید علماء بھی اس پر شکوہ دن کی اہمیت
 کے قائل ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم کے صحابی جناب ابو ہریرہ کی روایت
 ہے کہ غدیر کے دن روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ یہ ایک روزہ ساٹھ مہینے کے
 روزوں پر بھاری ہے۔



۱۔ الکافی جلد ۱۔ صفحہ ۲۰۴

خصال صدوق۔ جلد ۱، صفحہ ۲۶۴

بحار الانوار۔ جلد ۹۵۔ صفحہ ۳۲۲

۲۔ تاریخ بغداد خطیب بغدادی۔ جلد ۸، صفحہ ۲۹۰

مناقب خوارزمی بخطیب خوارزمی۔ صفحہ ۹۴

✽ پیمانِ غدیر

پہلے تفصیل سے لکھا جا چکا ہے کہ سرتاجِ انبیاءؑ نے غدیر کی رُوح پرور محفل سے جب خطاب کیا تو خاص طور پر اسلام کے اجتماعی فلسفے میں جو عنبرِ بنیادی حیثیت رکھتے ہیں، ان کی وضاحت فرماتے ہوئے اس حقیقت پر سب سے زیادہ زور دیا کہ توحید و نبوت کا نظریہ قبول کرنے والوں کو اپنے ”فیکری اثاثے میں“ امامت اور وصایت کے نظام و انتظام کو بھی اصولی اور اساسی قاعدے کے طور پر پوری دیانت داری سے شامل کر لینا چاہیے — تاکہ ملتِ اسلامیہ انتشار و اضطراب سے بچ کر صلاح و فلاح اور امن و سکون کی زندگی بسر کر سکے۔

چنانچہ پیغمبرِ خاتم نے ایک طفرے تو قیادت و زعامت کی اس راہ و روش کو خدا کا منشاء اور اس کی مشیت بتایا۔ اور دوسری جانب رحمتِ عالم نے اُس وقت کی مسالم آبادی کے سب سے بڑے تاریخی جلسے میں اپنے جانشین اور امامِ امت کا نام لے کر اور ان کی ایک ایک خوبی گنوا کر پہلے اپنی زبانِ مبارک سے متعارف کروایا اور پھر اپنے ہاتھوں سے انھیں جتنا اُٹھا اُٹھا سکتے تھے اُٹھایا؛ اور دیکھنے والی آنکھوں کو دکھا بھی دیا! مقصد یہ تھا کہ بعد میں کوئی

اُبھاؤ نہ پیدا ہو! اور جمہور ممکن کھینچا تانی سے اپنے آپ کو بچائے رکھے!
 حضور سرور کونین نے خلقِ خدا کی رہبری اور رہنمائی کے پیشِ نظر سرِ رشتہ
 امامت کے مزید استحکام، سالمیت اور بقا کی غرض سے یہ بھی کیا کہ اُس وقت جو
 لوگ مجمع میں موجود تھے ان سے آپ نے نہ صرف مولائے جان و جہاں بلکہ سرکارِ
 قائم آلِ محمد تک جملہ ائمہ حق کے لئے بیعت لی! فرمان کے مطابق سب نے
 زبان دی۔ اقرار کیا نیز رسول اکرم ہی کے حکم سے تمام شرکائے بزم نے شاہِ ولایت
 حضرت علی ابن ابی طالب کو ان کے عہدے اور منصب کی مبارکباد پیش کی۔
 اس کے علاوہ آنحضرتؐ نے مجمع سے یہ بھی فرمایا:

أَلَا فَلْيَبْلُغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ .

ہاں! جو آدمی یہاں بیٹھے سُن رہے ہیں انہیں
 چاہیے کہ اس حکم کو ان تک پہنچا دیں جو یہاں
 موجود نہیں ہیں۔

گویا میرِ آفاق سرکارِ رسالت پناہ کی خواہش تھی کہ اس ”حدیث شوق“ کا
 رابط و تسلسل برقرار رہے جن کے کانوں تک موجِ صدا سے نبوت پہنچی وہ انہیں
 بھی بتا دیں جو اس لمحے لذتِ گفتار رسالت سے بہرہ مند نہیں ہو سکے! بلکہ
 ایک نسل دوسری نسل کو آگاہ کرے۔ اور یہ پیغام پرانی پڑھی سے نئے
 پڑھی تک لگاتار پہنچتا رہے! تاکہ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۱ میں ”غدير خم“ کے کنارے

جو قول و قرار ہوا تھا۔ جو عہد و پیمان باندھا گیا تھا اس میں منق نہ آئے پائے!
چنانچہ عوام الناس نے پیغمبر کریم کا منشأ سمجھا اور سب نے مل کر اپنے جذبہ عقیدت
و اطاعت کا یوں اظہار و اعلان کیا :

نُودِيهِ إِلَىٰ أَوْلَادِنَا وَأَهْلِيْنَا لَا نَبْغِي بِذَلِكَ بَدَلًا

اس امانت کو ہم اپنی آل اولاد اور دُوسرے رشتے داروں تک
پہنچائیں گے۔ نیز وعدہ کرتے ہیں کہ اس میں کوئی رد و بدل نہیں
قبول کریں گے!

بہر کیف! اسی بنیاد پر غدیر کے دن کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

اس روز جو عظیم کارنامہ انجام پایا، اس کی یاد آوری کے سلسلے میں طرح
طرح سے اس کی جانب توجہ دلائی گئی ہے!

ہمارے عقائدی ادب کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں اس موضوع کے
خصوصی پہلو اور اس کی امتیازی حیثیت پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو!

دانشمند مکرم شیخ تقی الدین ابراہیم عاملی نے اپنے دُعائیہ ادب کے بیش بہا مجموعے
جُنتِ الامات الواقیۃ وَجنتِ الایمان الباقیہ (جو ”مصابح کفعمی“
کے نام مشہور ہے) میں اپنا ایک غدیریہ قصیدہ بھی شامل کیا ہے! یہ قصیدہ
ایک سو نوے اشعار پر مشتمل ہے۔ اور اس منظومہ ”حُسن و عقیدت“ کے بیالیس
شعروں میں ”روز غدیر“ کے کوئی اسی نام گنوائے ہیں! یہ سب نام ان محاسن

کے ترجمان ہیں جو صرف اس یومِ سعید سے تعلق رکھتے ہیں !
 علاوہ ازیں یہ بڑا دن اس عہد و پیمان کو یاد رکھنے کا ایک نہایت قیمتی
 موقع فراہم کرتا ہے جس سے اہل ایمان کے دل و دماغ کو تسکین ملتی ہے اور
 ساتھ ہی ساتھ ان کی صفوں میں اپنی تاریخ سے وابستہ رہنے کا ایک نیا عزم
 نمود کرتا ہے !

ہاں ! (اسلام) نے جن بابرکت دنوں کو عید کا عنوان دیا ہے وہ اپنے
 وجودِ بہت بزرگ اور مقصد کے اعتبار سے دوسرے مذاہب کے تہواروں
 یا خوشی کی اجتماعی تقریبات سے بالکل مختلف ہیں
 ہمارا کوئی جشن بھی خود بینی خود نمائی اور خود خواہی کیلئے نہیں منایا جاتا !
 بلکہ روزِ مسرت ہو یا شادمانی کی رات یہ سب فرحت بیز اور بہت انگیز
 ”لیل و نہار“ محض رُوح کو جگانے نفس کو سجانے طبیعت کو سلجھانے اخلاق
 کو بنانے خدا سے لو لگانے اور اس کا شکر بجالانے کے لئے ایک دلکش فضا
 ایک رُوح پرور ماحول اور اطمینان و سکون میں جھلے ہوئے چند لمحے مہیا کرتے
 ہیں ! عیدِ غدیر یا جشنِ ولایت کے دامن میں بھی یہی سب کچھ ہے ۔
 ہمیں چاہیے کہ :

❁ اکمالِ دین اور اتمامِ نعمت کے سلسلے میں سب مل کر اللہ کے شکر گزار

✽ امانت کے بارے میں اپنے پیمانِ وفا کی تجدید کریں۔

✽ اس عہدِ آفریں دن کی خصوصیات سے اپنی نئی نسل کے ایوانِ خیال کو سنواریں۔

✽ یہ یومِ ہدایت ہے۔ اس کی رحمتوں اور برکتوں سے اپنے دل و دماغ کو نور و سرور کی آماجگاہ بنائیں۔

✽ غدیرِ عیدوں کی عید ہے! لہذا اس کے تمام اقدار کی پاسبانی اور مستقبل کے ذہنوں تک اس سے تعلق رکھنے والی جملہ روایات کی ترسیل پر پوری توجہ دیں۔

✽ ہمارے معصوم رہنماؤں نے اس پُر شکوہ، مقدس اور متبرک تاریخ کے ضمن میں جو ہدایات مرحمت فرمائی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے :

✽ آج کے دن ”عیدِ غدیر“ کی نیت سے غسل کیا جائے۔

اچھے صاف ستھرے اور کچھ اس وضع کے کپڑے پہنے جائیں، جن سے یہ ظاہر ہو کہ خوشی کا ہنگام ہے۔

✽ مقدور بھر کپڑوں میں عطر لگائیں اور اپنے گھروں کو خوشبو سے بسائیں۔

✽ اس عید میں روزے پر بہت زور دیا گیا ہے جو رکھ سکتے ہوں ضرور رکھیں

✽ زوالِ آفتاب کے وقت دو رکعت نماز، اور پھر جنابِ امیر کی زیارت

پڑھی جائے۔

❁ اس روز سعید کی کچھ خاص دُعائیں ہیں۔ ان کے ساتھ دُعائے ندبہ بھی پڑھی جائے۔ یہ سرکارِ امامِ زمانہؑ کی دُعائے ہے۔

❁ ہر گھر میں جشن کا سماں ہونا چاہیے۔ اور ہر شخص کا فرض ہے کہ اس تقریب میں اپنے بال بچوں کے لئے معمول سے زیادہ خوشحالی اور شادمانی کا سامان فراہم کرے۔

❁ امکانی طور پر ہر آدمی کوشش کرے کہ اپنے عزیز اقربا، دوست احباب اور عام لوگوں کے ساتھ اچھی طرح پیش آئے اور کسی ناکسی عنوان سے انہیں کچھ فائدہ پہنچائے۔

❁ جس کے امکان میں ہو اُسے چاہیے اپنے دستِ خوان کو وسعت دے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بلائے۔ کھانا کھلائے۔ مَنہ میٹھا کرے اور ہو سکے تو کچھ تحفے تحائف بھی دے۔ معصوم فرماتے ہیں کہ: آج کی دریا دلی سے دولت و ثروت بھی بڑھتی ہے اور عمر و اقبال میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

❁ جب کوئی کسی سے ملے تو ہنسی خوشی بات کرے جناب امیر علیہ السلامؑ نے اس روز سب کو خندہ پیشانی سے ملاقات اور گرم جوشی کیساتھ مصافحہ کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

❁ دلِ اُلفت نسبت رکھنے والے تمام افراد ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد

✽ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: کیف و سرور سے بھرپور اس تفتس
بدا ماں موقع پر دید و باز دید کی پابندی کی جائے یعنی! مومنین کرام
ایک دوسرے کے ہاں عید ملنے کے لئے ضرور جائیں۔

✽ ہمارے آٹھویں امام حضرت علی ابن موسیٰ الرضا سلام اللہ علیہ کا یہ فرمان
بھی ہے: ایمان والے جب ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو آپس میں ان
جملوں کا تبادلہ کریں:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّكِينَ
بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَخِيَّةِ
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

”خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ اس نے ہمیں جناب امیر علیہ السلام اور
تمام آئمہ اطہار کے رشتہ ولایت سے وابستہ رکھا۔“

ان جملوں سے جذبہ تشکر کا اظہار ہوتا ہے عید غدیر کی تشہیر ہوتی ہے اور ایفائے عہد
کا اعلان بھی ہو جاتا ہے!

لے المصباح۔ شیخ تقی الدین ابراہیم الکفعمی صفحہ ۶۸۱۔ طبع مؤسسۃ الاعلمی بیروت ۱۴۱۵ھ

مفتاح الجنان۔ محدث کبیر شیخ عباس قمی صفحہ ۲۷۵۔ طبع لندن

مفتاح الجنات۔ محقق لیگانہ سید حسن الامین۔ طبع دار المعارف بیروت

مفتاح الجنان۔ آقائے رحمۃ اللہ کرمانی صفحہ ۲۸۲۔ طبع مطبع نادری بمبئی ۱۳۳۶ھ

ضیاء النعمانین حاج محمد صالح جواہری صفحہ ۳۷۱۔ مطبعة الآداب نجف اشرف ۱۳۵۸ھ

المنتخب الحسنی۔ چند دانشور صفحہ ۲۶۹۔ طبع لندن ۱۳۵۸ھ

مصباح الجنان۔ صفحہ ۶۸۔ سید عباس کاشانی۔ طبع مطبعة الزہراء۔ بغداد



✽ میدانِ غدیر

پچھلے صفحوں پر اس عنوان کے تعلق سے چند سطریں لکھی جا چکی ہیں یہاں تھوڑی سی تفصیل —! بہت سے لوگوں کو معلوم ہے کہ عربی میں غدیر - تالاب، ساگر، آبِ گہر یا دامنِ کوہ کے اس نشیبی حصے کو کہتے ہیں جہاں برسات کا پانی جمع ہوتا ہو یا پہاڑوں سے پھوٹنے والا کوئی چشمہ بہتے بہتے اس سے جا ملے اور جھیل کا سماں باندھ دے۔ نیز خُم اس وادی کا نام ہے جو مکے اور مدینے کے درمیان جُحفہ کی بستی سے کوئی ڈیڑھ دو میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

موجودہ حجاز کے معروف تاریخ نگار عاتق بن غیث البلادی بتاتے ہیں: ”اس علاقے کے آس پاس کئی تلاؤ تھے: مثلاً عسقان کے قریب، غدیرِ اشطاط سب کا جی بُھاتا تھا اور یہیں کہیں غدیرِ برکہ کی لہریں آنکھوں کو سکھ پہنچاتی تھیں، خُماس والی گھاٹی میں غدیرِ بنات کی موجیں ہوا کے جھولے میں جھولتی تھیں، وادیِ اغراف کے دامن میں غدیرِ سلمان کے بڑے چرچے تھے اور اسی کے پاس غدیرِ عروس ہے جہاں ہر وقت خوشیوں کے میلے لگتے تھے اور لوگ کھینچے چلے آتے تھے! (اور یہیں وہ تالاب بھی ہے جسے ہمارے دلوں کی آبرو کہیے...)“

یعنی! غدیرِ خم! اب چھان بین سے کام لینے والے دانشور کہتے ہیں: کہ غدیر کے ساتھ خم کا جوڑ اس وجہ سے لگایا گیا ہے کہ اسلام سے پہلے یہاں کوئی رنگ ریز رہتا تھا اس کا نام خم تھا! بس اس مناسبت سے زیرِ نظر آبِ نگیر کو غدیرِ خم کہا جانے لگا۔“

اور یہ انکشاف مشہور و معروف جغرافیہ دان یا قوت جموی نے جانے پہچانے دانشور زرخشری کے حوالے سے کیا ہے!)

لیکن اذہن رسارکھنے والے ادیب مورخ اور بہت بڑے جغرافیہ نویس ابو عبید البکری کی تحقیق یہ ہے کہ وہ ساگر جس کے تصور سے ہمارے کلیجے میں ٹھنڈک پڑتی ہے اور جس نے پوری گھاٹی کو رشکِ کہکشاں بنا رکھا ہے۔ ”وہاں پاس پاس خوب اونچے درخت اور گھنی جھاڑیاں تھیں اور جہاں کہیں بہت سے پیڑ پودے ہوں اس جگہ کو عرب غیضہ یا خم کہتے ہیں۔“ بنا بریں غدیرِ خم کا مطلب ہوا۔ درختوں والا تالاب۔! یہ جگہ کئی لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

ایک تو اس جہت سے کہ غالباً پرانے زمانے میں یہاں کسی ٹھوس تہذیب نے اپنا پڑاؤ ڈالا ہوگا۔ کیونکہ اس کی جو علامتیں آج تک موجود

۱۔ ملاحظہ ہو۔ معجم البلدان۔ جلد ۲ صفحہ ۳۸۹

۲۔ معجم الاستبحار۔ جلد ۲ صفحہ ۳۶۸

ہیں وہ ہر ایک کو دعوتِ فکر و نظر دے رہی ہیں!

غدیر کے مغرب اور شمال مغرب کی جانب جو کھنڈر ہیں۔ وہاں پتھروں سے بنی ہوئی شہرِ نپاہ کی ٹوٹی پھوٹی دیوار اپنے شاندار ماضی کی کہانی کہہ رہی ہے! پھر ادھر ادھر کچھ قلعوں اور بڑے بڑے محلوں کے نشان بھی زمین کے دامن پر ابھرے ہوئے ہیں!

ہو سکتا ہے گزرے ہوئے دور میں یہ جُحفہ کی کوئی نامور بستی ہو بہر کیف! آثارِ قدیمہ سے دل چسپی رکھنے والوں کی نظریں اب بھی جو رہ گیا ہے وہ متاثر ہے۔

دوسرا سبب یہ کہ علاقے کی اس سب سے بڑی وادی میں جو پہاڑ ہیں ان کے سینے سے ایک چشمہ اُلتا ہے اور پھر یہ رواں دواں غدیرِ خم سے جاملتا ہے۔ گویا قدرت نے پانی کے طلب گاروں کے لیے یہاں سہیل کھول دی ہے! تیسرا باعث یہ کہ مصر و شام و عراق کے حاجی یہیں سے احرام باندھتے ہیں یہ ان کی میقات ہے۔

چوتھی اور تاریخِ اسلام کی انتہائی برجستہ حقیقت یہ کہ حضورؐ سرورِ کونین نے دین کو عملاً آفاقی حیثیت دینے کے لیے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو سرکارِ رحمتؐ یہیں ٹھہرے تھے۔ اور حج کے منوالہ انجام دینے کے بعد جس گھڑی آنے والے زمانے میں قرآنی حکومت

کے نظام کو مستحکم رکھنے کی صورت گری اور اتمام نعمت کے اعلان کا موقع آیا تو
آپ نے قیام کے لیے اسی جگہ کو پسند فرمایا !

اور پانچویں خصوصیت ! اشاروں اشاروں میں ابھی عرض کر رہا تھا
کہ آنحضرتؐ نے آفریدگار مطلق کے حکم سے یہاں ایک لاکھ چالیس ہزار اشخاص
کے امنڈتے ہوئے دریا کو رکنے کا حکم دیا۔ مؤذن نے اذان کہی اور دیکھتے ہی دیکھتے
”قبلہ رو ہو کے کھڑے ہو گئے سب ہر نماز“

عبادت سے فارغ ہو کر ”وحی“ کی زبان میں خدا کا پیغام پہنچانے والے نے
مجمع کو شرف خطاب عطا فرمایا۔ کڑی دھوپ میں موتی کے بھول برسے لگے !
ختمی مرتبتؐ نے اس تقریر میں مملکت خداداد کی سیاسی روش اور
آئندہ کی قیادت پر بھرپور روشنی ڈالی۔ پھر اللہ کی مرضی اور اس کے فرمان
کی وضاحت کرتے ہوئے آپؐ نے حضرت علیؑ سے کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر
اُنچا کیا اور فرمایا : لوگو ! میں تو چلا۔ لہذا تم سے متعلق جو اختیارات
میرے پاس تھے، اب وہ علیؑ کو حاصل ہوں گے۔ یسین کر ہر چھوٹے بڑے
نے حضورؐ کے جانشین کو مبارکباد دی اور پورے کاپورا وادی برکتوں سے
پھلکنے لگا۔

ایمان کی بات یہ کہ غدیر کے نیک دن کی بدولت اسلام کے
نظام و انتظام کا ایک اور رخ سامنے آیا۔ اور یہ رخ زیبا اس درجہ جاذب

قلب و نگاہ تھا کہ ہر قافلہ اپنے ساتھ اس کی خوشگوار یادیں لے کر جادہ پیمایا ہوا۔
شاعروں نے جب اس کے تذکرے سے اپنے قصیدوں کو سجا کر سنایا تو نغموں
کی جھڑی بندھ گئی۔ تاریخ نے اسے حسرتِ جاں بنالیا۔ اور حدیث کے مجموعوں نے
یہاں کے ہر منظر کی یوں تصویر اتاری کہ رنگ اور روشنی کا ایک سمندر
ٹھاٹھیں مارنے لگا!

دُنیا کا قاعدہ ہے کہ جو باتیں انتہائی جاں فرزا اور جو کام حد درجہ
دل آویز ہوتے ہیں تو جن لوگوں کو انھیں سُنانے اور دیکھنے کا موقع ملتا ہے
وہ آنے والی نسل کے لیے اس حوالے سے کوئی نہ کوئی نشانی بنا دیتے ہیں۔ تاکہ
پُشت در پُشت اس حرف و حکایت یا سرگزشت کا چرچا ہوتا رہے!

بنابریج جوں ہی ”جشنِ غدیر“ اختتام کو پہنچا فوراً یادگار کے
طور وہاں ایک مسجد تعمیر کر دی گئی اور اُس کا نام مسجد النبیؐ رکھا گیا
عوام اسے مسجد رسولؐ اور مسجد غدیرؐ بھی کہتے تھے!

اس مسجد کی تعمیر میں فرائضِ بندگی ادا کرنے کی مصلحت کے ساتھ
اور جو عوامل کارفرما تھے انھیں بھی ذہن و ضمیر میں تروتازہ رکھنے کی غرض سے
شرعیّت نے بہت سی باتوں پر زور دیا ہے!

مثلاً: یہاں کوئی نماز پڑھے تو خاص کر اسے بڑی اہمیت حاصل
ہوگی۔ اس مقام پر عبادت بجا لانا مستحب ہے۔ یہ دعائیں مانگنے کا بڑا اچھا

ٹھکانا ہے۔ بارگاہِ احادیث میں عرضِ نیاز کے لیے نہایت موزوں جگہ ہے۔

باقر العلوم امام محمد باقر علیہ السلام۔ صادق آل محمد امام جعفر صادق علیہ السلام اور باب الحوائج امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس عبادت خانے میں نماز پڑھنے کے لیے اصرار فرمایا ہے۔

حسان جمال کہتے ہیں :

”ایک دفعہ ہمارے چھٹے رہبر امام جعفر صادقؑ حج کے سلسلے میں

ہمارے ساتھ شریک سفر تھے۔ جب کارواں مسجد غدیر کے پاس پہنچا تو آپؑ نے مسجد کی بائیں جانب دیکھ کر فرمایا :

”اے دیکھو! یہاں رسولؐ مقبول نے کھڑے ہو کر ان لفظوں

میں علیؑ ابن ابی طالبؑ کی جانشینی کا اعلان فرمایا تھا :

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلِيٌّ

مَوْلَاَهُ۔ اَللّٰهُمَّ وَاِلٰى مَنْ

وَالَاَهُ وَعَادِ مَنْ عَادَا لَهُ“

تعارف کا یہ انداز بتا رہا ہے کہ صادق آل محمدؑ، مسجد غدیر کی اس

خصوصیت کو پورے قافلے کے حافظے میں پیوست کرنا چاہتے تھے، کہ یہی

وہ مقام ہے جہاں ”ولایتِ کبریٰ“ کا چاند ابھرا تھا !

۱۔ وسائل الشیعہ۔ شیخ حرّ عاملی۔ جلد ۲ صفحہ ۵۴۸ طبع بیروت

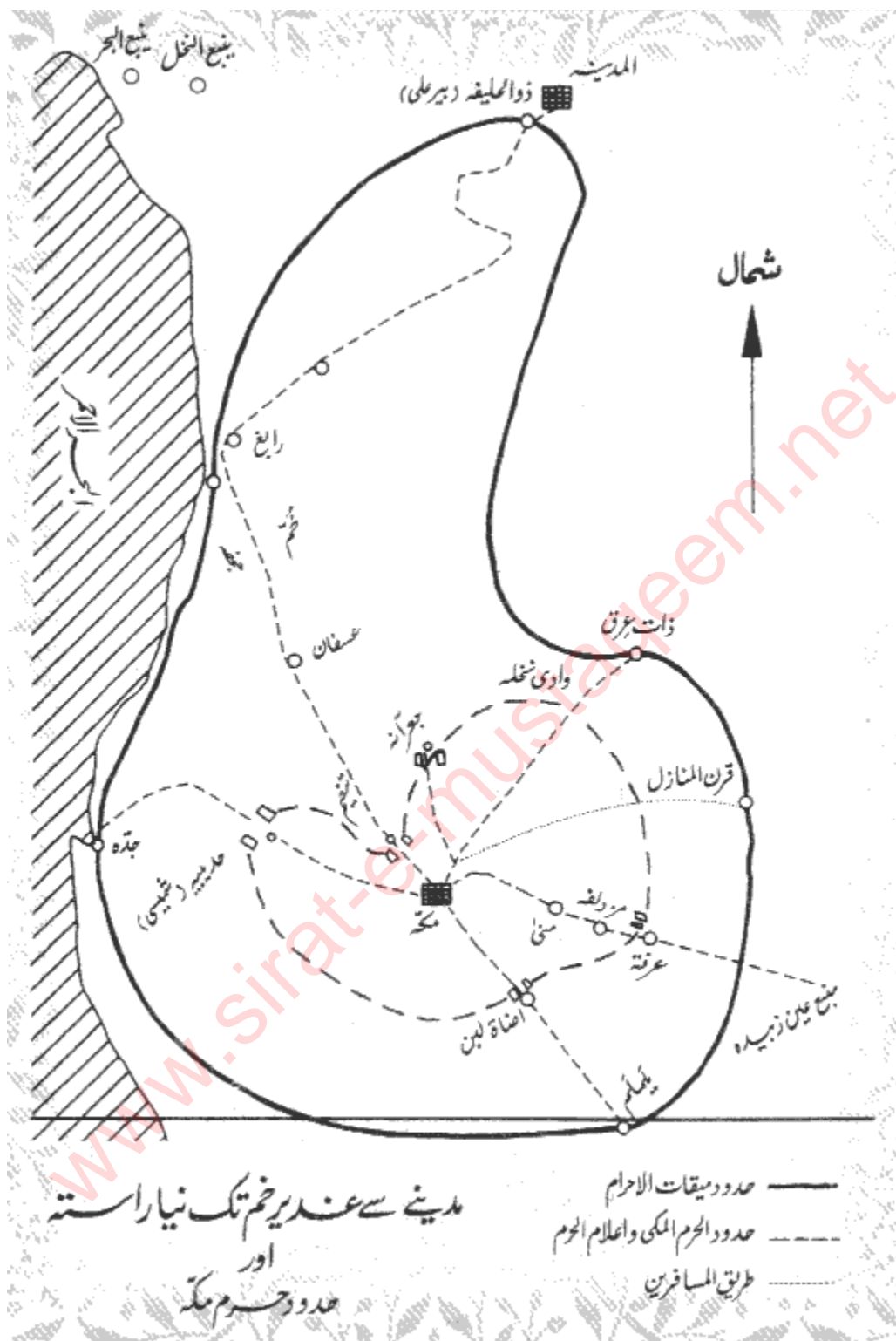
بہر حال تمام اسناد و وثائق سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغمبر ختمی مرتبت کی انتخاب
کی ہوئی اس زمین پر نماز پڑھنے سے فضیلت بھی ہاتھ آتی ہے اور اصول دین
کی ایک ممتاز اصل - امامت - سے وابستگی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

پھر ہمارے تمام فقہار و محدثین مثلاً محمد ابن یعقوب کلینی نے الکافی میں،
محمد ابن حسن طوسی نے النہایہ میں، ابن ادریس نے السرائر میں، قاضی ابن البرق
نے المہذب میں، شیخ یوسف بحرانی نے الحدائق الناصرہ میں، شیخ حر عاملی
نے وسائل الشیعہ میں، ابن حمزہ نے الوسیلہ میں، یحییٰ ابن سعید نے الجامع
میں اور شیخ محمد حسن نجفی نے جواہر الکلام میں لکھا ہے کہ:

”حج کی سعادت حاصل کرنے والوں کو غدیر خم والی مسجد میں
دو رکعت نماز ضرور بجالانا چاہیے۔“

مگر افسوس ہزار افسوس! کہ خدا کا یہ گھر، کلمہ پڑھنے والوں کی
بے توجہی سے اب مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے!
رہے نام اللہ کا!





وادی غنڈیر کے چشمے کا بہتا پانی



وادی عسدر کی جھاڑیاں



www.sirat-e-mustaqeem.net

ڪوهه وادیِ عندير



سَرِشْمَةُ عَدِيْرٍ



وادی عسکریہ کا ایک منظر

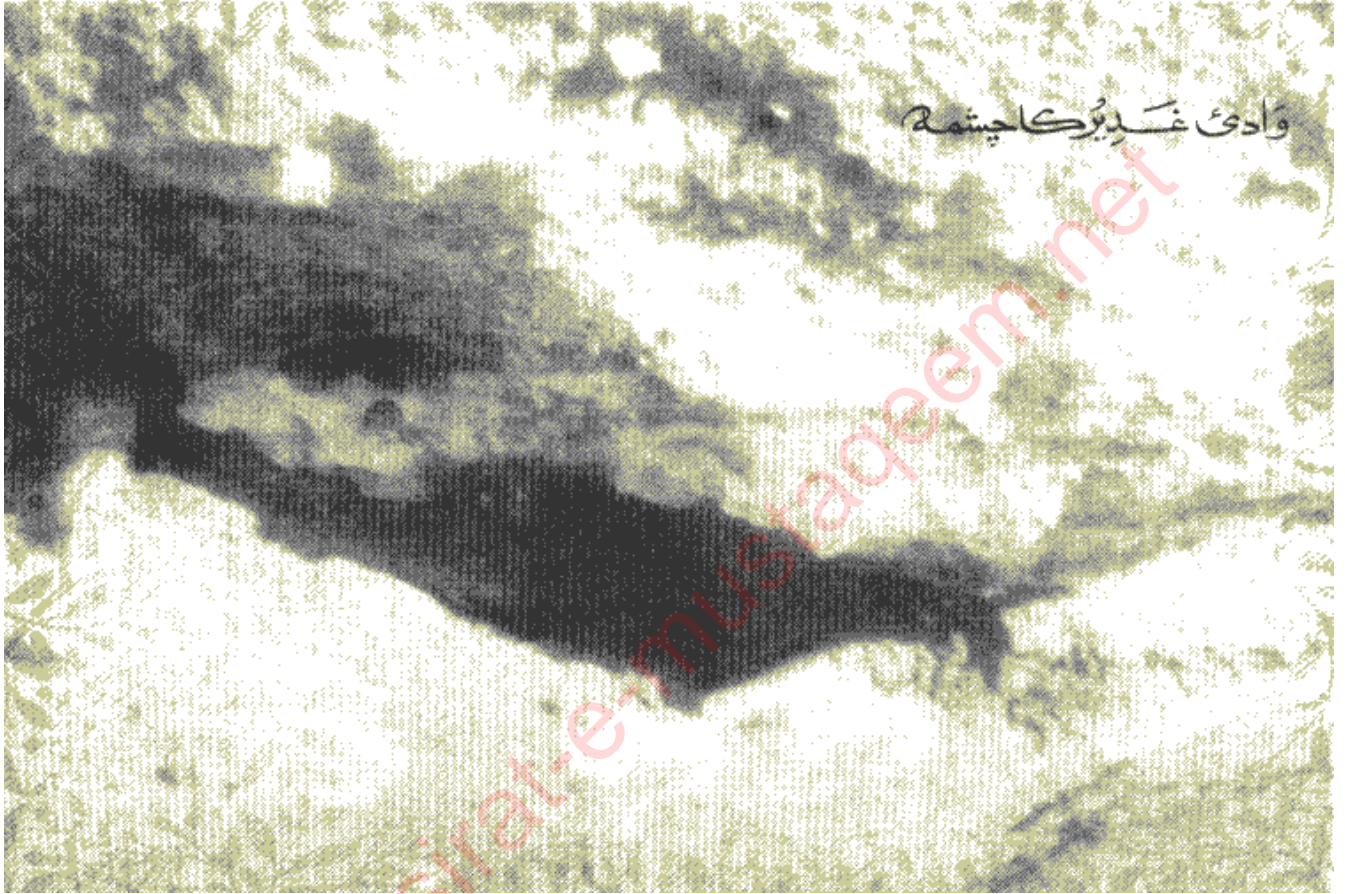


www.sirat-e-mustaqeem.net

میدانِ عَدِیْر



وادی غدیو کاشمہ



والدی غسیر

www.sirat-e-mustaqem.net



خطبہ غدیر کی اہمیت

جب عام زندگی میں سرکار خاتم الانبیاءؐ کے دہن اقدس سے نکلا ہوا ہر لفظ بے بہا ہوتا تھا۔ تو پھر خاص خاص موقعوں پر حضورؐ نے جو کچھ فرمایا اور آپ کے جن اہم خطبوں اور تقریروں سے تاریخ تہذیب اور انسانی فکر و روش کو جو نئے سانچے ملے ان کی عظمت و افادیت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے؟

جمعہ کے اجتماعات میں آنحضرتؐ کی گفتگو، جنگ کے ہنگام آپ کی ہدایات، امن کے لئے پیغمبرِ رحمتؐ کی بات چیت، استقبالِ رمضان کے سلسلے میں آپ کے ارشادات، عیدِ بقر عیدِ سرکار کا بیان، حج کے زمانے

کی تقریر و پذیر یہ تمام اثناء جوں کا توں ابھی تک محفوظ ہے اور ہمیشہ انسان کی توجہ کا مرکز بنا رہے گا۔ غدیر کا ماجرا بھی تاریخ رسالت کا ایک انتہائی اہم واقعہ ہے یہاں سرورِ عالم نے خدا کے حکم سے ہنگامی حالات میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب فرمایا تھا اور اپنے اس خطبے کے ذریعے نبی کریمؐ نے بعض اہم آئینی نکات کی وضاحت، اقتدار سے متعلق چند بنیادی امور کی تشریح اور مستقبل میں اسلامی نظام کے تحفظ اور بقا کے لئے پمیرانہ اقدامات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ عنایت فرمایا تھا۔

مگر نہ جانے کیوں حضور رسولؐ مقبول کے دوسرے فرمودات کی طرح خطبہ غدیر کو من و عن بچا کر رکھنے میں اکثریت نے سنجیدگی اور متانت کا ثبوت نہیں دیا۔

اب ہم اگر اس پوری تقریر کو دیکھنا چاہیں تو بڑی کنج کاوی سے کام لینا پڑے گا۔ پھر بھی حضورؐ کی تقریر کا مکمل متن ٹوٹے ہوئے شیشے کی کرچوں کی طرح مختلف کتابوں کے اوراق میں بکھرا ہوا نظر آئے گا۔ مثلاً کچھ ٹکڑے طبری کی کتاب الولایہ میں نظر آئیں گے کچھ عسکری متقی کی کنز العمال میں بعض اجزاء ابن حجر عسقلانی کی الاصابہ میں وراسد الغابہ میں بعض مثنوی کی مجمع الزوائد میں ایک آدھ حصہ خطیب بغدادی کی

تاریخ بغداد سے ملے گا یا پھر خصائص نسائی سے کچھ ابو نعیم کی حلیۃ الاولیاء سے نیز مسند احمد ابن حنبل سے اور یا پھر حاکم کے مستدرک علی الصحیحین سے دستیاب ہوں گے۔

لیکن تلاش و جستجو کے بعد بھی جب ہم ان اجزاء کو اکٹھا کر کے جوڑتے ہیں تو کئی جگہ سے در کے ہوئے آئینے کی شکل سامنے آجاتی ہے۔ اور نتیجتاً جمال و کمالِ خطابت کا جو رخ ہویدا ہونا چاہیے وہ نمایا نہیں ہو پاتا۔

اس لئے ہم نے رسالتِ مآب کے اس جلیل القدر خطبے کے سلسلے میں ان امین ہستیوں کی طرف رجوع کیا جنہوں نے زلزلے کے جھٹکوں آندھی کے جھکڑوں اور طوفان کے تھیڑوں میں گھسے رہنے کے باوجود سرورِ دو جہاں کے ایک ایک لفظ کو کیلجے سے لگا کر رکھا اور پھر حضور کے بیان کے رنگ اور آہنگ کو اپنے ضمیر کی گہرائیوں میں اتار کر کلک و ترطاس کے حوالے کر دیا۔

یہ ہیں سچائی کے ساتھ لوح و قلم کی پرورش کرنے والے اعظم رئیس المحدثین محمد ابن قتال نیشاپوری (شہید مشہور) جن کی کتاب ”روضۃ الواعظین“ کے نام سے مشہور ہے اور چھٹی صدی ہجری ہی کے فقیہ و مؤرخ شیخ احمد ابن ابی طالب طبرسی ان کا دفترِ علم و دانش الاحتجاج

کہلاتا ہے نیز ساتویں صدی کے ایک اور برجستہ دانشور جمال الدین سید ابن طاووس متوفی ۶۶۴ھ ہیں ان کی کاوش "اقبال الاعمال" ہے۔ ان قیمتی تصانیف کے علاوہ فخر اُمت علامہ محمد باقر مجلسی (متوفی ۱۴۱۸ھ) نے اپنی انسائیکلو پیڈیا فی تصنیف "بحار الانوار" میں اس پورے خطبے کو اس کے تسلسل کے ساتھ قلم بند کیا ہے۔ اسی طرح صاحب تفسیر صافی نے خطبے کے متن کو من وعن درج فرمایا ہے۔ اور نا انصافی ہوگی اگر اس ضمن میں دانشمند محترم میرزا محمد تقی سپہر کا نام نہ لیا جائے۔ انھوں نے بھی اپنی دقیق تاریخ ناسخ التواریخ کی دوسری جلد میں اس پورے خطبے کو درج کیا ہے۔

ہم ان فلک جناب ہستیوں کی نگار انگلیوں کو سلام کرتے ہیں اور ان کے خوشچکاں خاں کے آگے ہمارا سر تعظیم خم ہے۔ یہ خطبہ ہم نے ان ہی علمی مجموعوں سے لیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ان بزرگوں نے جس جذبے سے عربی متن کو ہمارے حوالے کیا ہے اسی جذبے سے اس کا اردو ترجمہ ہم آپ تک پہنچا دیں۔

خطبہ
غدير

www.sirat-e-mustaqeem.net

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَا فِي
 تَوْحِيدِهِ، وَدَفَى فِي
 تَفَرُّدِهِ، وَجَلَّ فِي
 سُلْطَانِهِ، وَعَظُمَ فِي
 أَرْكَانِهِ، وَاحَاطَ بِكُلِّ
 شَيْءٍ عِلْمًا وَهُوَ فِي
 مَكَانِهِ وَقَهَرَ جَمِيعَ
 الْخَلْقِ بِقُدْرَتِهِ، وَ
 بَرَّهَانِهِ، يَحْيِدًا لِمُزِيلِ
 مَحْوودًا لَا يَزَالُ، بَارِي
 السَّمُوكَاتِ، وَدَاحِي
 الْمَدْحُورَاتِ، وَجَبَّارِ
 الْأَرْضَيْنِ وَالسَّمَوَاتِ

حمد و سپاس مخصوص ہے اُس معبودِ
 برحق کے لئے! جس کی ذات اپنی کیتائی
 میں انتہائی بلند، اور جو بے ہمت
 ہوتے ہوئے بھی ہر ایک سے بہت قریب
 ہے۔ عزت جس کی ادائے شاہنشاہی
 کی ثنا خواں اور عظمت جس کے انداز
 جہاں پناہی کی توصیف میں رطبُ
 اللسان! ہر جگہ اس کی نظر—ہر
 شئی سے باخبر، ساری خلقت اس کی
 قوت و قدرت، اور دلیل و حجت کے
 آگے گرزین ڈالے ہوئے! رہے نام
 اللہ کا! وہ ہمیشہ سے بہت بڑا ہے،
 اور سدا اس کی تعریف ہوتی رہے گی،
 وہی بامِ فلک کا حائق—اور
 صحنِ گیتی کا آفریدگار ہے۔

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ
 الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ
 مُتَفَضِّلٌ عَلَىٰ جَمِيعٍ
 مَنْ يَرَاهُ مُتَطَوِّلٌ عَلَىٰ
 جَمِيعٍ مَنْ أُنْشِئَ يَلْحَظُ
 كُلَّ عَيْنٍ وَ الْعُيُونُ
 لَا تَرَاهُ كَرِيمٌ حَلِيمٌ
 ذُو أَنَاةٍ ، قَدْرٌ وَسِعَ
 كُلَّ شَيْءٍ بِرَحْمَتِهِ
 وَمَنْ عَلَيْهِمْ بِنِعْمَتِهِ
 لَا يُعْجِلُ بِإِنْتِقَامِهِ
 وَلَا يُبَادِرُ إِلَيْهِمْ
 بِمَا اسْتَحَقُّوا مِنْ
 عَذَابِهِ ،

پاک و پاکیزہ ہے اس کی ذات
 وہ تمام فرشتوں کا پالنے والا!
 اور — رُوح الامین کا بھی
 پروردگار ہے۔ اس کی چشمِ کرم سب کو
 نوازی ہے، اور ساری مخلوق اس کے
 انعام و اکرام سے بہرہ مند ہوتی ہے،
 اس کی نگاہ ہر نظر کا جائزہ لیتی ہے مگر
 کوئی آنکھ اسے نہیں دیکھ پاتی! وہ بڑا
 فیض رساں، انتہائی بردبار، اور
 حد درجہ باوقار ہے۔ اس کا دامنِ رحمت
 ہر چہینہ کو اپنے سائے میں لے لے ہوئے
 ہے، اور ہر خاص و عام اس کی
 نعمتوں کا رہن احسان ہے۔ وہ نہ تو
 طیش میں آکر کسی کو کیفرِ کردار تک
 پہنچانے میں جلدی کرتا ہے اور نہ کسی
 مجرم کو قرار واقعی سزا دینے میں
 عجلت سے کام لیتا ہے —

قَدْ فَهِمَ السَّرَائِرَ، وَ
 عَلِمَ الضَّمَائِرَ، وَلَمْ
 تَخَفْ عَلَيْهِ الْمَكُونَاتُ
 وَلَا اشْتَبَهَتْ عَلَيْهِ
 الْخَفِيَّاتُ، لَهُ الْإِحَاطَةُ
 بِكُلِّ شَيْءٍ وَالْغَلْبَةُ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ،
 وَالْقُوَّةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ،
 وَالْقُدْرَةُ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ، لَيْسَ مِثْلُهُ شَيْءٌ،
 وَهُوَ مُنْشِئُ الشَّيْءِ
 حِينَ لَا شَيْءَ، دَائِمٌ
 قَائِمٌ بِالْقِسْطِ، لَا
 إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ
 الْحَكِيمُ۔

وہ سب کئی نیتوں سے واقف
 اور چھپے ہوئے حالات سے
 آگاہ ہے۔ نہ کوئی خفیہ راز
 اس سے پوشیدہ رہ سکتا
 ہے، اور نہ کوئی خفیہ بات
 اس پر مشتبہ ہو سکتی ہے،
 وہ ہر امر پر حاوی ہے، ہر شے پر
 غالب ہے۔ کوئی چیز اس کی طاقت
 سے باہر نہیں، وہ ہر بات پر قادر ہے،
 اور اس جیسی کوئی شے نہیں، جب کچھ
 نہ تھا اُس وقت اس نے ہر چیز کی
 صورت گری کی۔ وہ ہمیشہ سے ہے،
 اور اپنی صفتِ عدل کے ساتھ ہمیشہ
 رہے گا۔ اس بزرگ و دانا خدا کے سوا
 اور کوئی معبود نہیں۔

جَلَّ أَنْ تُدْرِكُهُ
 إِلَّا بَصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
 إِلَّا بَصَارَ وَهُوَ
 اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، لَا
 يَلْحَقُ أَحَدٌ وَصْفَهُ
 مِنْ مُعَايِنَةٍ، وَلَا
 يَجِدُ أَحَدٌ كَيْفَ
 هُوَ مِنْ سِرٍّ
 وَعَلَانِيَةٍ إِلَّا
 بِمَا دَلَّ عَزَّ وَجَلَّ
 عَلَى نَفْسِهِ وَاشْهَدُ
 بِأَنَّهُ اللَّهُ الَّذِي
 مَلَأَ الدَّهْرَ قُدْسُهُ
 وَالَّذِي يَغْشَى الْأَبَدَ
 نُورُهُ.

اس کی ہستی اس سے کہیں
 بلند ہے کہ کسی کی چشم ظاہر
 اس تک پہنچ سکے، البتہ وہ ہر موج
 نظر کو پالیتا ہے! وہ نہایت باریک بین
 اور بڑا واقف کار ہے۔ ہاں! نہ تو
 کوئی آنکھوں سے دیکھ کر اس کی خوبیوں
 کا نقشہ کھینچ سکتا ہے اور نہ اس کے
 ظاہر و باطن کا حال احوال بیان
 کر سکتا ہے۔ پاک پروردگار کو تو بس
 ان ہی حقائق کے ذریعے پہچاننا ممکن
 ہے جنہیں خود اس نے اپنے لئے دلیل
 معرفت قرار دیا ہے۔ اور میں گواہی دیتا
 ہوں کہ وہی سچا خدا ہے جس کی پاکیزگی
 کے آثار سے پوری دنیا معمور اور جس
 کے جلووں کی تابش سے سارا جہان
 پُر نور ہے!

وَالَّذِي يَنْفَعُ أَمْرَهُ
بِلَا مُشَاوَرَةٍ مُّشِيرٍ
وَلَا مَعَدٍّ شَرِيكٍ
فِي تَقْدِيرٍ، وَلَا
تَفَاوُتٍ فِي تَدْبِيرٍ
صَوَّرَ مَا أَبْدَعَ عَلَى
غَيْرِ مِثَالٍ، وَخَلَقَ
مَا خَلَقَ بِلا مَعُونَةٍ
مِنْ أَحَدٍ وَلَا
تَكْلُفٍ وَلَا إِحْتِيَالٍ
أَنْشَأَهَا فَكَانَتْ
وَبَرَأَهَا فَبَانَتْ
فَهُوَ اللَّهُ الَّذِي
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْمُتَّقِنُ
الصَّنْعَةَ،

وہ کسی سے رائے مشورہ نہیں لیتا بلکہ
صرف اپنے منشاء سے تمام احکام نافذ
کرتا ہے نیز کسی امر کے تعین میں نہ اسکا
کوئی شریکِ عمل ہے اور نہ اس کے
بند و بست میں کسی طرح کا فرق و
خلل ہے۔ کیا کہنا اس کی جدت
طرازیوں کا! اس کی ہر تصویر آپ اپنی
مثال ہے، کوئی تخلیق ایسی نہیں
جو کسی کے تعاون، تکلف یا منصوبہ
بندی کے سہارے منصفہ شو پر آئی
ہو۔ بس اس نے جس چیز کو پیدا کرنا
چاہا وہ پیدا ہو گئی، اور جس شے کو
عالم وجود میں لانے کا ارادہ کیا وہ
ہو پیدا ہو گئی! — چنانچہ! اس کی
ذات تمام کمالات کو گھیرے ہوئے
ہے اور اس کے علاوہ کوئی ہستی نہیں
جس کی پرستش کی جائے۔ خلاقِ عالم کی
ہر صنعت کمالِ مہارت کا بہترین نمونہ ہے

الْحَسَنُ الصَّنِيعَةُ
 الْعَدْلُ الَّذِي لَا يَجُورُ
 وَالْأَكْرَمُ الَّذِي
 تَرْجِعُ إِلَيْهِ الْأُمُورُ
 وَأَشْهَدُ أَنَّهُ الَّذِي
 تَوَاضَعَ كُلُّ شَيْءٍ
 لِقُدْرَتِهِ وَخَضَعَ
 كُلُّ شَيْءٍ لِهَيْبَتِهِ
 مَالِكُ الْأَمْلاكِ
 وَمُفْلِكُ الْأَفْلاكِ
 وَمُسَخِّرُ الشَّمْسِ
 وَالْقَمَرِ كُلِّ
 يَجْرِي لِأَجْلِ
 مُسَمِّي،

اس کی دینِ حُسنِ کرم کی سب
 اعلیٰ مثال ہے — وہ ایسا
 داد گستر ہے جس کے بارے میں
 ظلم و ظم گری کا خیال تک نہیں آسکتا
 وہ سب سے بڑا کریم ہے اور آخر کار
 تمام معاملات اسی کی بارگاہ
 میں پیش ہوں گے، کہ ہر چیز
 اس کی قدرتِ قاہرہ کے
 آگے سرنگوں، اور ہر شے
 اس کے جلال و ہیبت کے
 آگے سجدہ ریز ہے — وہ
 دنیا جہان کا مالک اور
 آسمانوں کا خالق ہے۔ سُبُوح
 اس کے حکم کے تابع، چاند
 اس کا اطاعت گزار، اور ان
 میں سے ہر ایک مقررہ مدت
 تک اپنا کام انجام دیتا ہے گا

يَكُونُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ
وَيَكُونُ النَّهَارَ عَلَى
الَّيْلِ يَطْلُبُهُ جَنَّتًا
قَاصِمُ كُلِّ جَبَّارٍ
عَنِيدٍ وَ مُهْلِكُ كُلِّ
شَيْطَانٍ مَرِيدٍ لَمْ
يَكُنْ مَعَهُ ضِدٌّ
وَلَا يَدُّ أَحَدٌ صَدُّ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
كُفُوًا أَحَدٌ ،
إِلَهُ وَاحِدٌ وَ رَبُّ
مَا جَدُّ يَشَاءُ فَيَقْضِي
وَيُرِيدُ فَيَقْضِي ، وَ
يَعْلَمُ فَيُحْصِي

وہی آفریدگارِ مطلق بڑی تیزی اور تسلسل
کے ساتھ کبھی دن کے مکھڑے کو،
رات کے پردے میں چھپا دیتا ہے،
اور گاہ ہے جملہ شب کو روزِ روشن کی
آماجگاہ بنا دیتا ہے! وہ سرکش
دکھانے والے ہرزور آزما اور اکڑنے
والے ہر شیطان کو تہس نہس کر کے
رکھ دیتا ہے۔ اس خدائے یکتا کا نہ کوئی
مقابل ہے نہ نظیر! وہ ایک ہے۔
بے نیاز ہے، نہ اس سے کوئی پیدا
ہوا ہے، نہ اس نے کسی سے جنم لیا ہے
اور کوئی اس کے برابر کا بھی نہیں!
وہ معبودِ یگانہ اور بڑے مرتبے کا
پروردگار ہے۔ وہ اپنے ہر ارادے کو
پورا کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ
کر کے رہتا ہے۔ ہر چیز کی حقیقت سے
واقف اور تمام اشیاء کی کمیت و
کیفیت سے آگاہ ہے! —

وَيُمِيتُ وَيُحْيِي
وَيُفْقِدُ وَيُغْنِي
وَيُضْحِكُ وَيُبْكِي
وَيُدْنِي وَيُقْصِي
وَيَمْنَعُ وَيُعْطِي
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ، يُوَلِّجُ اللَّيْلَ
فِي النَّهَارِ وَيُوَلِّجُ
النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ
لَا إِلَهَ إِلَّا
هُوَ الْعَزِيزُ
الْغَفَّارُ،

وہی موت کا توفان نافذ
کرتا ہے، اور وہی زندگی
کی خلعت بھی بختا ہے،
فقد و تو نگری بھی اسی کے
اختیار میں ہے۔ اسی طرح
ہنسنا اور رُلانا بھی اسی کے
ہاتھ میں ہے۔ کسی کو تریب
کر لیتا ہے، کسی کو ڈور پھینک
دیتا ہے — کبھی اپنی عطا
کو روک لیتا ہے، اور کسی وقت
ہُن برسائے لگتا ہے — !
اقدارِ اعلیٰ صرف اسی کو حاصل
اور حمد و تائیں اسی کی ذات کے
لئے ہے۔ بس وہی سرچشمہ خیر
ہے، — اور اسی کو ہر چیز پر
اختیار ہے، وہ بزرگ و برتر ہے
بخشنے والا ہے —

مُجِيبُ الدُّعَاءِ وَ
 مُجْزِلُ الْعَطَاءِ، مُحْصِي
 الْأَنْفَاسِ وَ رَبُّ
 الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ، لَا
 يَشْكُلُ عَلَيْهِ شَيْءٌ،
 وَلَا يُضْجِرُهُ صَرَخُ
 الْمُسْتَضْرِحِينَ، وَلَا
 يُبْرِمُهُ الْخَاحُ الْمَلْحِينَ،
 الْعَاصِمُ لِلصَّالِحِينَ وَ
 الْمَوْفِقُ لِلْمُفْلِحِينَ،
 وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ الَّذِي
 اسْتَحَقَّ مِنْ كُلِّ خَلْقٍ
 أَنْ يَشْكُرَهُ، وَيَحْمَدَهُ
 عَلَى السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ،
 وَالشَّدَّةِ وَالرَّخَاءِ،

دُعائیں قبول کرتا ہے —
 خوب کرم فرماتا ہے — بہت
 دیتا ہے۔ پھر نفس نفس کا حساب
 رکھتا ہے، اور جن ہوں یا انسان،
 سب کو پالتا ہے۔ نیز اس کے لئے
 کوئی کام مشکل نہیں! — نہ وہ
 کسی فریادی کی آہ وزاری سے
 ملول ہوتا ہے، اور نہ کسی سوالی کا
 اصرار اسے کبیدہ خاطر کرتا ہے۔ وہی
 اچھے لوگوں کا محافظ، اور اپنے نیک
 بندوں کو کامیابی سے ہم کنار کرنے
 والا ہے۔ مومنوں کا مولا ہے۔ اچھا زمانہ
 ہو یا کڑا وقت، خوش حالی کا دور ہو
 یا مشکلوں کا ہنگام، بہر کیف مخلوق
 کو اس کا سپاس گزار ہونا چاہیے۔ ہر
 حالت میں وہ حمد کا سزاوار ہے۔

وَأَوْ مِنْ رَبِّهِ وَ
 مَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ
 وَرُسُلِهِ أَسْمَعُ أَمْرَهُ
 وَأَطِيعُ وَأَبَادُ إِلَى
 كُلِّ مَا يَرْضَاهُ
 وَاسْتَسْلِمُ لِمَا قَضَاهُ
 رَغْبَةً فِي طَاعَتِهِ
 وَخَوْفًا مِنْ عُقُوبَتِهِ
 لِأَنَّهُ اللَّهُ الَّذِي
 لَا يُوْ مِنْ مَكْرَهُ
 وَلَا يُخَافُ جَوْرَهُ
 أَقْرُ لَهُ عَلَى نَفْسِي
 بِالْعُبُودِيَّةِ وَ
 وَأَشْهَدُ لَهُ
 بِالرَّبُّوبِيَّةِ

میں اس کی ذات پر اس کے ملائکہ پر
 اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں
 پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس کے حکم کا
 تابع اور اس کی رضا جوئی میں ہر لمحہ
 پیش پیش رہتا ہوں۔ پھر اطاعت
 شعاری کا خیال اور سنا کا احساس
 چونکہ ہمیشہ دامن تھامے رہتا ہے اس
 لئے دل و جان سے اس کی مشیت کے
 آگے سرتسلیم خم رکھتا ہوں! کیونکہ وہ
 ایسا معبود ہے جس کی سرزنش سے نہ
 کوئی محفوظ رہ سکتا ہے اور نہ اس کی
 طرف سے کسی کو ظلم و تعدی کا بند لیشہ
 لاحق ہو سکتا ہے۔ مجھے اس حقیقت کا
 اقرار ہے کہ میں اس کا بندہ ہوں
 اور اس کے پروردگار ہونے کا گواہ!

اُوْدِي مَا اَوْحٰى اِلَيَّ
 حَذَرًا اَنْ لَا اَفْعَلَ
 فَتَحِلَّ بِنِي قَارِعَةً
 لَا يَدُ فَعُهَا عَنِّي
 اَحَدٌ وَّ اِنْ عَظُمَتْ
 حِيلَتُهُ لَا اِلَهَ اِلَّا
 هُوَ! لِاَنَّهُ اَعْلَمَنِي
 اَنِّي اِنْ لَمْ اُبَلِّغْ مَا
 اُنْزَلَ اِلَيَّ فَمَا بَلَّغْتُ
 رِسَالَتَهُ فَقَدْ ضَمِنَ
 لِي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى
 الْعِصْمَةَ وَهُوَ اللّٰهُ
 الْكَافِي الْكَرِيمُ

ساتھ ہی اس نے وحی کے ذریعے
 مجھے جو حکم دیا ہے اسے بجالاتا ہوں
 کیونکہ اگر میں نے فرض رسالت ادا
 نہیں کیا تو اس بات کا خطرہ ہے کہ
 کہیں اس کے ناقابلِ مدافعت عذاب
 کا ہدف نہ بن جاؤں، وہی خدا ہے
 اور سوائے اس کے اور کوئی معبود
 نہیں! اس نے مجھے بتا دیا ہے کہ اگر
 میں اس فرمان کی تبلیغ نہیں کروں گا
 جو اس نے مجھ پر نازل فرمایا ہے تو
 اس کا مطلب یہ لیا جائے گا کہ گویا
 میں نے رسالت کا کوئی فریضہ ہی
 نہیں انجام دیا۔ نیز اس نے مجھے
 مخالفوں کے شر سے محفوظ رکھنے کی
 ضمانت بھی دی ہے، اور یقیناً وہ میرے
 لئے کافی ہے، اور وہ میرا رب کریم ہے!

فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ بِسْمِ اللَّهِ
 الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، يَا
 أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا
 أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
 (فِي عَلِيٍّ) وَإِنْ لَمْ
 تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ
 رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ
 مِنَ النَّاسِ! مَعَاشِرَ
 النَّاسِ! مَا قَصَّرْتُ
 فِي تَبْلِيغِ مَا أُنْزِلَهُ
 إِلَيَّ وَأَنَا مُبَيِّنٌ
 لَكُمْ سَبَبَ هَذِهِ
 الْآيَةِ: إِنَّ جَبْرِئِلَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ هَبَطَ
 إِلَيَّ مَرَارًا ثَلَاثًا!

ہاں! اس نے مجھ پر یہ وحی نازل فرمائی
 بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اے رسول!
 تمھارے رب کی جانب سے (علیٰ کے
 بارے میں) جو نازل ہوا ہے
 وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر
 ایسا نہیں کیا تو گویا تم نے
 فرض رسالت کی ادائیگی نہیں
 کی، اور اللہ تم کو لوگوں سے
 محفوظ رکھے گا (سورہ مائدہ: ۶۷)
 لوگو! میں نے فرض رسالت
 کی انجہام دہی میں کبھی
 کوتاہی نہیں کی اور نہ۔!
 اب میں اس آیت کے نازل
 ہونے کا سبب بیان کرتا ہوں
 جبرئیل علیہ السلام تین دفعہ
 میرے پاس آئے!

يَا مُرْنِي عَنْ سَلَامٍ — خدا کا سلام پہونچایا —
 رَبِّي وَ هُوَ السَّلَامُ — بے شک اس کی ذات امن
 اَنْ اَقُومَ فِي هَذَا عافیت کا سرچشمہ ہے۔ اس کے بعد
 الْمَشْهَدِ فَاَعْلِمَ این وحی نے مجھ سے کہا کہ میں اس مجمع
 كُلَّ اَبْيَضٍ وَ عام میں کھڑے ہو کر ہر سفید و سیاہ
 اَسْوَدَ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ کو یہ بتا دوں کہ علیؑ ابن ابی طالب میرے
 اَبِي طَالِبٍ اَخِي وَ بھائی میرے وصی، میرے خلیفہ اور
 وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي میرے بعد ساری خلقت کے امام ہیں،
 وَ اِلَا مَا مِنْ بَعْدِي میری سرکاریاں انھیں وہی مقام
 الَّذِي مَحَلَّهُ مِنِّي حاصل ہے جو ہارون کو موسیٰ کے
 مَحَلَّ هَارُونَ مِنْ اقتدار میں حاصل تھا مگر یہ کہ —
 مُوسَى اِلَّا اَنَّهُ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اللہ
 لَا نَبِيَّ بَعْدِي اور اس کے رسولؐ کے بعد بس
 وَ هُوَ وَلِيُّكُمْ وہی تمھارے مولا ہیں!
 بَعْدَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ

وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى
عَلَىٰ رِبِّكَ آيَةً
مِّنْ كِتَابِهِ: إِنَّمَا
وَلِيُّكُمْ اللَّهُ وَ
رَسُولُهُ وَالَّذِينَ
آمَنُوا الَّذِينَ
يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَ
يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ
وَهُمْ رَاكِعُونَ
وَعَلَىٰ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ
أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ
آتَى الزَّكَاةَ وَهُوَ
رَاكِعٌ يُرِيدُ اللَّهُ
عِزَّوَجَلَّ فِي كُلِّ حَالٍ

اس سلسلے میں خداوندِ عالم نے مجھ پر
وہ قرآن کی یہ آیت نازل فرمائی ہے،
”یقیناً تمہارا آقا صرف اللہ اور اس کا
رسول ہے۔ نیز وہ لوگ جنہیں ایمان کی
دولت نصیب ہوئی اور جو نماز قائم
کرتے ہیں اور رکوع کی حالت میں کُوء
دیتے ہیں“ —————
(سُورَةُ مَائِدَة: ۵۵)

علیٰ ابن ابی طالب نے نماز قائم کی اور
حالتِ رکوع میں زکوٰۃ بھی دی اور ان
تمام حالات میں صرف خدا ہی ان کا
مقصود و مطلوب رہا۔

وَسَأَلْتُ جَبْرِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ
يَسْتَعْفِنِي لِيْ عَنِ
تَبْلِيْغِ ذٰلِكَ اِلَيْكُمْ
اَيُّهَا النَّاسُ لِعِلْمِيْ لِقَلَّةِ
الْمُتَّقِيْنَ وَكَثْرَةِ
الْمُنَافِقِيْنَ وَاِذْ غَالِ
الْاَشْيَءُ وَحِيلَ
الْمُسْتَهْزِئِيْنَ بِالْاِسْلَامِ
الَّذِيْنَ وَصَفَهُمُ اللّٰهُ
فِيْ كِتَابِهٖ يٰۤاَنَّهُمْ
يَقُوْلُوْنَ يٰۤاَلَسُنَّتِهِمْ مَا
لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ط
وَيَحْسَبُوْنَۤا هٰٓيُنَا وَهُوَ
عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ

حالات کے پیش نظر۔۔۔ جبریل سے
میں نے کہا بھی تھا کہ کیا بارگاہِ احدیت
میں یہ التجا کی جاسکتی ہے کہ مجھے اس فرض
کی انجام دہی سے معاف رکھا جائے؟
کیونکہ۔۔۔ میں متقین کی قلت، منافقین
کی کثرت، مجرموں کی فریب کاریوں،
اسلام کا تمسخر کرنے والوں کی حیلہ
سازیوں سے واقف تھا جن کے متعلق
قرآن کا بیان ہے کہ وہ جو کچھ زبان سے
کہتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا؛
(سورۃ فتح: ۱۱)
اور خیال کرتے ہیں کہ یہ بالکل معمولی سی
بات ہے۔ حالانکہ خدا کے نزدیک یہ
بہت بڑی بات ہے۔!

وَكَثْرَةً أَذَاهُمْ لِيْ
 غَيْرَ مَرَّةٍ حَتَّى
 سَمَوْنِيْ اُذُنًا وَ
 زَعَمُوْا اِنِّيْ كَذٰلِكَ
 لِكَثْرَةٍ مُّلاَزِمَتِهٖ
 اِيَّايَ وَاَقْبَالِيْ عَلَيْهِ
 حَتَّى اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ
 وَجَلَّ فِيْ ذٰلِكَ
 وَمِنْهُمْ الَّذِيْنَ
 يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَ
 يَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ
 قُلْ اُذُنٌ خَيْرٌ
 لَّكُمْ يُؤْ مِنْ
 بِاللّٰهِ وَيُؤْ مِنْ
 لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

نیز اسے لوگوں نے —
 کئی بار مجھے بڑا دکھ پہنچایا۔ یہاں
 تک کہ میرا نام کان رکھ دیا، اور یہ
 صفت اس لئے کہ علی ابن ابی طالب
 ہر وقت میرے ساتھ رہتے تھے اور
 ان ہی پر میری توجہ مرکوز رہتی تھی!
 چنانچہ اس ضمن میں پروردگار عالم
 کا ارشاد ہوا کہ — ان میں سے بعض
 ایسے بھی ہیں جو ہمارے رسولؐ کو
 ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ — یہ تو
 کان ہی کان ہیں۔ اے رسولؐ! تم
 کہہ دو کہ ہاں کان تو ہیں مگر اچھی
 باتیں سننے والے کان ہیں کیونکہ
 خدا کی ذات پر ایمان رکھتے ہیں، اور
 مومنین کی باتوں پر بھروسہ کرتے
 ہیں۔ (سورۃ توبہ: ۶۱)

وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَيِّئَ
 بِأَسْمَائِهِمْ كَسَيَّيْتُ
 وَأَنْ أُؤْمِنُ بِاللَّهِ
 بِأَعْيَانِهِمْ لَا وَمَاتُ وَ
 أَنْ أَدُلَّ عَلَيْهِمْ لَدَلْتُ
 وَلَكِنِّي وَاللَّهِ فِي أُمُورِهِمْ
 قَدْ تَكْرَهُمْ وَكُلَّ ذَلِكَ
 لَا يُرِضِي اللَّهَ مِنِّي إِلَّا
 أَنْ أَبْلِغَ مَا أُنْزِلَ إِلَيَّ
 ثُمَّ تَلَا عَلَيْهِ السَّلَامُ
 (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ
 بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
 مِنْ رَبِّكَ (فِي عَلِيٍّ)
 وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا
 بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ
 يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ)

میں ان سب کے نام بتا سکتا ہوں نہیں
 دکھا سکتا ہوں، ان کی نشان دہی
 کر سکتا ہوں، لیکن میں نے ان کے
 معاملہ میں عفو و کرم سے کام لیا ہے —
 میں جانتا ہوں کہ جب تک اللہ کے اس
 پیغام کو نہیں پہنچاؤں گا جو مجھ پر نازل
 ہوا ہے اس وقت تک مجھے اپنے معبود
 برحق سے خوشنودی کا پروانہ نہیں مل
 سکتا۔ اس کے بعد حضورؐ نے آیہ مبارکہ
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ
 إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ
 پڑھ کر سنائی :
 اے نبی! تمہارے پالنے والے کی طرف سے
 (علیؑ کے متعلق) تمہیں جو حکم ملا ہے اسے
 لوگوں تک پہنچا دو۔ اور اگر یہ نہیں کیا
 تو جانو! تم نے رسالت کا فریضہ نبی نہیں
 انجام دیا۔ نیز اللہ تمہیں لوگوں کی
 شر سے محفوظ رکھے گا۔ (مائتہ : ۶۷)

فَاعْلَمُوا مَعَاشِرَ النَّاسِ
 أَنَّ اللَّهَ قَدْ نَصَبَهُ
 لَكُمْ وَلِيًّا وَ إِمَامًا
 مُفْتَرَضَةً طَاعَتُهُ عَلَى
 الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ
 وَعَلَى الثَّالِبِينَ بِإِحْسَانٍ
 وَعَلَى الْبَادِيِّ وَالْحَاضِرِ
 وَعَلَى الْعَبَّاسِيِّ وَالْعَرَبِيِّ
 وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ
 وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ
 وَعَلَى الْأَبْيَضِ وَالْأَسْوَدِ
 وَعَلَى كُلِّ مُوَحِّدٍ مَاضٍ
 حُكْمُهُ، جَائِزٌ قَوْلُهُ
 نَافِذٌ أَمْرُهُ مَلْعُونٌ مَنْ
 خَالَفَهُ مَرْحُومٌ مَنْ تَبِعَهُ

بعد ازاں ارشاد فرمایا : لوگو!
 تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ولایت
 و امامت کے منصب پر علیؑ کا
 تقدر خدا کی جانب سے ہوا ہے،
 مہاجر ہوں، انصار ہوں، یا
 ثالبین: نیز شہری ہوں کہ صحرائین،
 عجم ہوں کہ عرب، آزاد ہوں یا غلام،
 چھوٹے ہوں یا بڑے، سفید ہوں کہ
 سیاہ غرض کہ! ہر ایک پر اور ہر اُس
 شخص پر جو توحید پرست ہو ان کی اطاعت
 فرض ہے علیؑ کا ہر فیصلہ قطعی ان کا ہر
 بیان درست اور ان کے حکم کو قانونی
 طور پر موثر سمجھنا چاہیے جو ان کی مخالفت
 کرے گا وہ مردود ہوگا، اور ان کی
 پیروی کرنے والے رحمتِ ایزدی
 کے مستحق و تدار پائیں گے۔

وَمَنْ صَدَّقَهُ فَقَدْ
 غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَلِمَنْ
 سَمِعَ مِنْهُ وَأَطَاعَ لَهُ
 مَعَاشِرَ النَّاسِ : إِنَّهُ
 اخْرَجَ مَقَامَ أَقْوَمِهِ فِي
 هَذَا الْمَشْهَدِ فَاسْمَعُوا
 وَأَطِيعُوا وَأَتَقَادُوا وَالْإِمْرَ
 رَبِّكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَ
 جَلَّ هُوَ وَلِيُّكُمْ وَ
 إِلَهُكُمْ ثُمَّ مِنْ
 دُونِهِ رَسُولُهُ مُحَمَّدٌ
 وَلِيُّكُمْ الْقَائِمُ
 الْمُخَاطَبُ لَكُمْ ثُمَّ مِنْ
 بَعْدِي عَلِيٌّ وَلِيُّكُمْ وَ
 إِمَامُكُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ رَبِّكُمْ

نیز جو ان کی تصدیق کریں گے
 انہیں، اور جو ان کی باتوں پر کان
 دھریں گے، ان کی تابعداری کریں گے
 خداوندِ کریم انہیں بھی بخش دے گا۔
 لوگو! یہ آخری اجتماع ہے جس
 سے اس وقت میں خطاب
 کر رہا ہوں۔ لہذا تم میری گفتگو
 سُنو اور اپنے پروردگار کے مطیع
 و قریاں بردار بنو۔ خداوندِ عزوجل
 ہی تمہارا حاکم اور تمہارا معبود
 ہے۔ اس کے بعد اس کا رسول
 مُحَمَّدٌ جو یہاں تمہارے سامنے
 کھڑا تم سے مخاطب ہے تمہارا فرمانروا
 ہے، اور رسول کے بعد اللہ
 رب العالمین کے حکم سے علیؑ تمہارا
 ولی اور امام ہے!

ثُمَّ إِلَا مَامَةً فِي ذُرِّيَّتِي
 مِنْ وَلَدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
 يَوْمَ تَلْقَوْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
 لَا حِلَّالَ إِلَّا مَا أَحَلَّهُ اللَّهُ
 وَلَا حَرَامَ إِلَّا مَا حَرَّمَهُ اللَّهُ
 عَزَفَنِي الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ
 وَأَنَا أَقْضِيْتُ بِمَا عَلَّمَنِي
 رَبِّي مِنْ كِتَابِهِ وَحَلَالِهِ
 وَحَرَامِهِ إِلَيْهِ - مَعَاشِرَ
 النَّاسِ! مَا مِنْ عِلْمٍ إِلَّا
 وَقَدْ أَحْصَاهُ اللَّهُ فِيَّ وَ
 كُلُّ عِلْمٍ عَلَّمْتُهُ فَقَدْ
 أَحْصَيْتُهُ فِي عَلِيِّ إِمَامِ
 الْمُتَّقِينَ وَمَا مِنْ عِلْمٍ
 إِلَّا وَقَدْ عَلَّمْتُهُ عَلِيًّا وَ
 هُوَ إِلَا مَامُ الْمُبِينِ ❁

نیز اس کے بعد سلسلہ امامت
 قیامت تک علیؑ کی اولاد سے
 میری ذریت میں برقرار رہے گا ہاں
 روز قیامت تک جس دن کہ تمہیں
 اللہ اور اس کے رسولؐ کا سامنا کرنا
 پڑیگا۔ یاد رکھو حلال خدا کے سوا کوئی
 چیز حلال نہیں اور جس چیز کو اللہ نے حرام
 قرار دیا ہے۔ بس وہی حرام ہے اور یہ
 حقیقت ہے کہ پروردگار عالم نے
 مجھے حلال و حرام کے جملہ قواعد و
 ضوابط سے آگاہ فرمادیا ہے، اور
 میں نے تمام فیصلے کتاب خدا اور حلت
 و حرمت کے خدائی قانون کی روشنی
 میں کئے ہیں۔ نیز مجھے جو علم و عرفان
 حاصل ہوا، میں نے اس کی تعلیم
 علیؑ ابن ابی طالب کو ضرور دی؛
 لوگو! کوئی علم ایسا نہیں جو خداوند
 عالم نے مجھے نہ دیا ہو۔ پھر
 دانش و آگہی کا یہ سارا ذخیرہ
 جو اللہ نے مجھے عطا کیا تھا، اسے
 میں نے امام المتقین علیؑ ابن
 ابیطالب کے حوالے کر دیا۔
 بے شک وہی امامِ مبین
 ہے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 لَا تَضَلُّوا عَنْهُ ، وَلَا
 تَنْفَرُوا مِنْهُ ، وَلَا
 تَسْتَكْفُوا مِنْ وَلَايَتِهِ
 فَهُوَ الَّذِي يَهْدِي إِلَى
 الْحَقِّ وَيَعْمَلُ بِهِ وَ
 يُزْهِقُ الْبَاطِلَ وَيُنْهِي
 عَنْهُ ، وَلَا تَأْخُذْهُ فِي اللَّهِ
 لَوْمَةٌ لَآئِمٌ ، ثُمَّ إِنَّهُ أَوَّلُ
 مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
 وَالَّذِي قَدَى رَسُولِ
 اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَالَّذِي
 كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
 وَلَا أَحَدٌ يَعْبُدُ اللَّهَ
 مَعَ رَسُولِهِ مِنَ
 الرِّجَالِ غَيْرُهُ ،

ایہا الناس ! ان سے ہٹ کر تم گم کردہ
 راہ نہ بن جانا ، نہ ان سے دوری
 اختیار کرنا ، اور نہ ان کی ولایت کے
 اقرار سے پہلو بچانا ، کیونکہ علیؑ ہی
 وہ ہستی ہیں جو حق پر عمل کر کے
 سچائی کی راہ دکھائیں گے ۔ اور
 باطل کو ملیا میٹ کر کے لوگوں کو
 بے راہ روی سے بچائیں گے ! حق کے
 بارے میں خواہ کوئی ملامت کرے یا
 بُرا بھلا کہے ، اس سے ان کے
 فرض شناسی کے جذبے پر کوئی اثر
 نہیں پڑتا ! علاوہ ازیں یہ وہ
 پہلے شخص ہیں جو اللہ اور اس کے
 رسولؐ پر ایمان لائے۔ انھوں نے
 پیغمبرؐ خدا پر اپنی جان نچھاور
 کر دی۔ علیؑ ہی کی ذات ایسی
 ہے جس نے رسولؐ اللہ کے ساتھ
 اُس وقت خدا کی عبادت کی جب اُس
 دور تاریخ کے جتنے بھی مرد تھے
 اُن میں سے کوئی بھی نبیؐ کے ساتھ
 فرض عبادت بجالانے کو تیار نہ تھا

مَعَاشِرَ النَّاسِ! فَضِّلُوهُ فَقَدْ فَضَّلَهُ
اللَّهُ، وَأَقْبِلُوهُ فَقَدْ
نَصَبَهُ اللَّهُ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّهُ إِمَامٌ مِنَ اللَّهِ
وَلَنْ يَتُوبَ اللَّهُ
عَلَى أَحَدٍ أَنْكَرَ
وَلَا يَتَّهَ وَلَنْ يَغْفَرَ
لَهُ، حَتَّمَا عَلَى اللَّهِ
أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ
بِمَنْ خَالَفَ أَمْرَهُ
فِيهِ وَأَنْ يُعَذِّبَهُ
عَذَابًا نَكْرًا
أَبَدَ الْأَبَادِ وَ
دَهْرَ الدُّهُورِ،

لوگو! تم علیؑ کی فضیلت مانو۔
کیونکہ انھیں خدا نے فضیلت دی
ہے۔ اور انھیں قبول کرو۔ اس لئے
کہ پروردگارِ عالم ہی نے ان کا تقرر
فرمایا ہے (ایہا الناس!) علیؑ اللہ
کی جانب سے امام ہیں اور جو کوئی
ان کی ولایت کا منکر ہوگا، تو
نہ تو اُس کی توبہ قبول ہوگی، اور
نہ حق اس کی مغفرت کرے گا۔ ہاں!
یہ طے ہے کہ پروردگارِ عالم نے علیؑ
کے بارے میں جو حکم دیا ہے، اس
کی خلاف ورزی کرنیوالوں کے
ساتھ داورِ محشر کا یہی سلوک
ہوگا۔ وہ انھیں بد سے بدتر اور
نہ ختم ہونے والے عذاب میں مبتلا
فرمائے گا!

فَاَحْذَرُوا اَنْ تَخَالَفُوهُ
فَتَصَلُّوا نَارًا وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ
اَيُّهَا النَّاسُ! بِنِي وَاللّٰهِ
بُشْرًا اَوْ نُورًا مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ
وَاَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ، وَالْحُجَّةُ
عَلَى جَمِيعِ الْمَخْلُوقِينَ
مِنْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ
وَالْاَرْضَيْنِ. فَمَنْ شَكَّ
فِيْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ
كُفِّرَ الْبَاجِلِيَّةِ الْاُولٰٓئِ
وَمَنْ شَكَّ فِيْ شَيْءٍ مِنْ
قَوْلِيْ هَذَا فَقَدْ شَكَّ فِي
الْكُلِّ فَلَهُ النَّارُ،

پس اس معاملے میں ڈرتے رہو۔
دیکھو کہیں ان کی مخالفت مول
لے کر آگ میں جلنے کا سامان نہ
کر لو اور وہ بھی ایسی آگ جس کا
ایندھن آدمی اور پتھر ہوں اور
جو حق کا انکار کرنے والوں کے لئے
دہکائی گئی ہو! (سورۃ بقرہ: ۲۴)
اے انسان! انبیاءِ ماسبق کو
میری ہی بشارت دی گئی تھی۔ میں
تمام پیغمبروں اور جملہ فرستادگان
خدا کا خاتم، نیز زمین و آسمان کی
ساری خلقت کے لئے اللہ کے
حجت ہوں۔ اس حقیقت میں جو
ذرا سا بھی شبہ کرے گا وہ پہلے والے
عہد جاہلیت کے کافروں جیسا کافر
ہوگا، اور اسی طرح جو میری کسی بات
کے کسی جزو میں بھی ذرہ بھر شک
لائے گا اس کا شمار انہیں میں ہوگا
جو میری تمام باتوں میں مشکوک ہیں،
اور تمام باتوں میں ڈالواں ڈول سننے والوں
کی جگہ جہنم ہے۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 حَبَانِي اللَّهُ بِهَذِهِ
 الْفَضِيلَةِ مَنًّا مِنْهُ
 عَلَيَّ وَاحْسَانًا مِنْهُ
 إِلَيَّ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 لَهُ الْحَمْدُ مِنِّي
 أَبَدًا إِلَّا بِدِينٍ وَ
 دَهْرٍ الدَّاهِرِينَ
 عَلَى كُلِّ حَالٍ
 مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 فَضِّلُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ
 أَفْضَلُ النَّاسِ
 بَعْدِي مِنْ ذَكَرٍ
 وَأُنْثَى بِنَا أَنْزَلَ
 اللَّهُ الرِّزْقَ وَ
 بَقِيَ الْخَلْقُ ،

لوگو! خدا کی دین اور بڑا
 احسان ہے کہ اس نے مجھے
 اس فضیلت سے سرفراز فرمایا،
 اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،
 شامِ ابد تک بس وہی حمد
 کا سنراوار ہے، اور ہر حال میں
 ہمیشہ سپاس کا مستحق ہے،
 ایتھا الناس! علی کے فضل
 و کمال کا اعتراف کرو، کیونکہ
 میرے بعد دنیا بھر میں سب سے
 زیادہ حُسن و خوبی کے مالک وہی
 ہیں، یاد رکھو پاک پروردگار ہمارا ہی
 طفیل میں تم کو روزی دیتا ہے
 اور ہماری ہی برکت سے یہ
 دُنیا آباد ہے۔

مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ

مَغْضُوبٌ مَغْضُوبٌ

عَلَى مَنْ رَأَى قَوْلِي

هَذَا وَلَمْ يُوَافِقْهُ

إِنَّ جِبْرِئِيلَ خَبَّرَنِي

عَنِ اللَّهِ تَعَالَى بِذَلِكَ

وَيَقُولُ :

مَنْ عَادَى عَلِيًّا

وَلَمْ يَتَوَلَّهُ فَعَلَيْهِ

لَعْنَتِي وَغَضَبِي

”وَلَتَنْظُرَ نَفْسٌ مَّا

قَدَمَتْ رِغْدًا وَاتَّقُوا

اللَّهَ“ أَنْ تَخَالَفُوهُ

فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ

ثُبُوتِهَا : إِنَّ اللَّهَ

خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ

ملعون و مغضوب ہے! لعنت کا مارا ہے

اور زیر عتاب ہے! وہ شخص جو میری

اس بات کی تائید کرنے کے بجائے

اس کی تردید کرے، کیونکہ جبرئیل

نے خدا کی جانب سے مجھے یہ خبر دی

ہے، اس کا ارشاد ہے کہ جو شخص

علی سے بیرا ندھے گا اور ان کے

اقتدار و اختیار کو تسلیم نہیں کرے گا

وہ میری نفرین اور میرے غضب کا

سزاوار ہوگا۔ لہذا ہر آدمی کا فرض

ہے کہ وہ اپنے توشہ آخرت پر نظر

رکھے۔ لوگو! تم اللہ سے ڈرو کہ کہیں اس

کے حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جائے اور

جہنم کے بعد کہیں پیروگم گانے نہ لگیں

یقیناً خداوند عالم تمہارے ہر عمل سے

باخبر ہے“ (سورۂ حشر- ۱۸)

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

إِنَّهُ جَنْبُ اللَّهِ الَّذِي

نَزَلَ فِي كِتَابِهِ ،

يَا حَسْرَتِي عَلَى مَا

فَرَطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

تَذَبَّرُوا الْقُرْآنَ ،

وَأَفْهَمُوا آيَاتِهِ

وَأَنْظَرُوا إِلَى مُحْكَمَاتِهِ

وَلَا تَتَّبِعُوا مُتَشَابِهَهُ

فَوَاللَّهِ لَنْ يُبَيِّنَ

لَكُمْ زَوَاجِدَهُ وَلَا

يُوضِحَ لَكُمْ تَفْسِيرَهُ

إِلَّا الَّذِي أَنَا آخِذٌ

بِيَدِهِ وَمَصْعَدُهُ إِلَى

وَسَائِلُ بَعْضِهِ ، وَمَعْلَمُكُمْ

لوگو! عَلَی جَنْبِ اللہ (وسیلہ تقرب الہی)

ہیں جس کی مخالفت کرنیوالے کے بارے

میں متراں کہتا ہے کہ یہ لوگ قیامت

کے دن کہیں گے کہ ”واحسر و دردا!

ہماری اس کوتاہی پر جو ہم نے جنب اللہ

کے بارے میں روا رکھی“۔ (سورہ زمر ۵۶)

لوگو! متراں میں غور و فکر سے کام

لو۔ اس کی آیتوں کو سمجھو، محکمات پر

نظر رکھو، متشابہات کی پیروی نہ

کرو و قسم بخدا! اس دنیا میں اور کوئی

ایسا نہیں جو ان آیتوں کی توضیح و

تشریح کر سکے جو برائیوں کی روک

تھام اور اچھائیوں کی اشاعت کے سلسلے

میں نازل ہوئی ہیں سو اس ایک شخص کے

جس کے بازو تھام کریں بلند کر رہا ہوں اور

جس کے بارے میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

أَنَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا
عَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَهُوَ عَلِيٌّ
ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخِي وَ
وَصِيِّ، وَمَوَالَا تَهُ
مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْزَلَهَا عَلَيَّ ۝

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
إِنَّ عَلِيًّا وَالطَّيِّبِينَ
مِنْ وَلَدِي هُمُ
الثَّقَلُ الْأَصْغَرُ
وَالْقُرْآنُ هُوَ الثَّقَلُ
الْأَكْبَرُ فَكُلُّ وَاحِدٍ
مُنْبِئٌ عَنِ صَاحِبِهِ
وَمُؤَافِقٌ لَهُ لَنْ
يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا
عَلَى الْحَوْضِ .

”جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ
علیٰ بھی مولا ہیں“ اور یہ علیؑ
ابن ابی طالب، میرے بھائی
اور میرے جانشین ہیں، نیز جن
کی پیروی کرنے کا فرمان پہنچانے
کے لئے اللہ نے مجھے مامور کیا ہے
لوگو! علیؑ اور میری پاک
ذریت ہی ثقلِ اصغر ہیں
اور قرآن ثقلِ اکبر ہے،
یہ ایک دوسرے کی خبر دینے
والے بھی ہیں۔ نیز ایک دوسرے
سے موافقت کُلّی بھی رکھتے ہیں،
اس کے علاوہ یہ ایک دوسرے سے
اس وقت تک الگ نہیں ہوں گے
جب تک کہ میرے پاس حوضِ کوثر
پر نہ پہنچ جائیں۔

أَمْنَاءُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ
 وَحُكَّامُهُ فِي أَرْضِهِ
 أَلَا وَقَدْ أَدَّيْتُ أَلَا وَقَدْ
 بَلَّغْتُ أَلَا وَقَدْ أَسْمَعْتُ
 أَلَا وَقَدْ أَوْضَحْتُ أَلَا
 وَأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
 قَالَ وَأَنَا قُلْتُ عَنِ
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَلَا إِنَّهُ
 لَيْسَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
 غَيْرَ أَحَقِّ هَذَا وَلَا
 تَحِلُّ أَمْرَةُ الْمُؤْمِنِينَ
 بَعْدِي لِأَحَدٍ غَيْرِهِ ثُمَّ
 ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى عَضِدِهِ
 فَرَفَعَهُ وَكَانَ مِنْذُ
 أَوَّلِ مَا صَعَدَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 إِلَيْهِ شَالَ عَلِيًّا حَتَّى
 صَارَتْ رَجُلًا مَعَ
 رُكْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

یہ خلقِ خدا میں خدا کے امین اور
 اس کی طرف سے زمین پر مقرر
 کئے ہوئے حاکم ہیں۔ اے لو!
 میسر افرض پورا ہوا۔ خلاقِ عالم
 کا پیغام پہنچا دیا۔ جو سننا
 تھا وہ سنا چکا، ہر بات اُجاگر
 کر دی! — نیز یہ پاک پروردگار
 کا حکم تھا، اُس نے کہا۔ میں نے
 بیان کر دیا! — ہاں! یاد رکھو!
 میرے اس بھائی کے علاوہ
 اور کوئی امیرِ المؤمنین نہیں
 ہے، اور میرے بعد اس کے
 سوا کسی کے لئے بھی مؤمنین
 کی امارت و سیادت آئینی
 حیثیت نہیں رکھتی۔ اس کے
 بعد آنحضرتؐ نے اپنے دستِ
 اقدس سے علیؑ بن ابی
 طالب علیہ السلام کا بازو پکڑ کر
 اتنا بلند کیا کہ — آپ
 کے پر حضورؐ کے گھٹنوں تک
 پہنچ گئے! —

ثُمَّ قَالَ: مَعَاشِرَ النَّاسِ! هَذَا عَلِيٌّ أَخِي وَوَصِيِّي وَدَاعِي عَلِيٍّ وَخَلِيفَتِي عَلَى أُمَّتِي وَعَلَى تَفْسِيرِ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالِدَاعِي إِلَيْهِ وَالْعَامِلُ بِمَا يَرْضَاهُ وَالْمُحَارِبُ لِأَعْدَائِهِ وَالْمُؤَالِي عَلَى طَاعَتِهِ وَالنَّاهِي عَنْ مَعْصِيَتِهِ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْإِمَامُ الْهَادِي وَقَاتِلُ الْتَّاكِثِينَ وَالْقَاسِطِينَ وَالْمَارِقِينَ، بِأَمْرِ اللَّهِ أَقُولُ، مَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ بِأَمْرِ رَبِّي.

اس کے بعد سرکارِ رسالتؐ نے ارشاد فرمایا: ایتھا الناس! یہ علیؑ میرے بھائی ہیں۔ یہی میرے جانشین، میرے علم کے محافظ، میرے بعد میری اُمت کے سربراہ اور کتابِ خدا کی تفسیر کے لئے میرے نائب ہیں۔ یہی قرآن کی طرف لوگوں کو لائیں گے۔ اور مرضاتِ الہی پر عمل پیرا ہوں گے۔ یہ دشمنانِ خدا سے نبرد آزار ہیں گے اور خدا کی اطاعت کرنیوالوں سے اخلاص برتیں گے۔ ہاں! علیؑ ہی خدا کی نافرمانی کرنے سے لوگوں کو منع کریں گے۔ یہ رسولؐ کے قائم مقام، ایمان والوں کے سردار اور رشد و ہدایت کرنے والے پیشوا ہیں۔ اسکے علاوہ یہی وہ رہبر ہیں جو فرمانِ الہی کے مطابق ہمہ دشمنوں، گمراہوں اور باغیوں کو کفر و کفر ارتکاب پہنچائیں گے۔ لوگو! یہ میں سب کچھ خدا کے کہنے سے کہہ رہا ہوں اور اسکے حکم سے میرے ہاں بات نہیں بدلتی! ۱۱۷

أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ
وَالَاةُ وَعَادِ مَنْ عَادَاةُ،
وَالْعَنْ مَنْ اَنْكَرَاةُ
وَاعْضِبْ عَلٰى مَنْ جَحَدَا
حَقَّهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْزَلْتَ
عَلٰى اَنْتَ الْاِمَامَةَ
لِعَلِيٍّ وَلِيَّكَ عِنْدَ
تَبْيَانِيْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمُ
وَنَصْبِيْ اِيَّاهُ بِمَا اَكْمَلْتَ
لِعِبَادِكَ مِنْ دِيْنِهِمْ،
وَاَتَمَمْتَ عَلَيْهِمُ
نِعْمَتَكَ وَرَضِيْتَ لَهُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا، فَقُلْتُ:
”وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ
يُّقْبَلَ مِنْهُ“ وَهُوَ
فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ

پروردگارا! میری التجا ہے کہ تو علیؑ
کے دوستوں کو دوست رکھ، اور جو
اس سے دشمنی کریں ان سے تو بھی دشمنی
فرما۔ اس کے منکروں پر تیری نفرت ہو
اور جو اس کے حق پر دست اندازی کریں
انہیں تو اپنے غضب کا نشانہ قرار دے،
پالنے والے! تو نے مجھے بتایا تھا کہ امامت
تیرے ولیؑ علیؑ کا حصہ ہے۔ تیرا منشاء یہ
تھا کہ اس حقیقت کو میں لوگوں کے
سامنے بیان کر کے اس کے تقرر کا اعلان
کردوں، اس لئے کہ تو نے اپنے بندوں
کے واسطے ان کے دین کو پورا کر دیا ہے
اور اپنی نعمت کی بھی تکمیل فرمادی ہے
ساتھ ہی ساتھ اسلام کو ان کے
لئے اپنا پسندیدہ دین قرار دیدیا
ہے۔ چنانچہ تیرا ارشاد ہے کہ:
”اگر کوئی اسلام کے علاوہ کسی اور
دین کو پسند کریگا تو وہ ہرگز قابل قبول
نہیں ہوگا، اور یقیناً قیامت کے دن
اس کا شمار گھٹا اٹھانے والوں
میں ہوگا“ (سورۃ آل عمران: آیت: ۸۵)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ
إِنِّي قَدْ بَلَغْتُ -

مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّمَا
أَكْمَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
دِينَكُمْ بِأَمَامَتِهِ، فَسَنُ
لَمْ يَأْتَمَّرْ بِهِ وَبِمَنْ
يَقُومُ مَقَامَهُ مِنْ
وُلَدِي مِنْ صُلْبِهِ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
وَالْعَرْضِ عَلَى اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ فَأُولَئِكَ
الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ
وَفِي النَّارِ هُمْ خَالِدُونَ
لَا يُخَفِّفُ اللَّهُ عَنْهُمْ
الْعَذَابَ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُونَ ○

پروردگارا! تو گواہ رہنا کہ میں نے
فرض رسالت انجام دیدیا، اور
لوگو! اس بات کو نہ بھولنا کہ خدائے
عزوجل نے تمہارے دین کو علیؑ کی
امامت سے کمال بخشا ہے۔ لہذا جو
شخص علیؑ کی یا میرے فرزندوں
میں سے جو علیؑ کی ذریت اور
قیام قیامت تک حق کے رہنما
ہوں گے، پیروی نہیں کرے گا یا
ان کو ان کی جگہ سے ہٹائے گا، تو
وہ ان لوگوں میں شمار ہوگا، جن کے
سارے کے سارے اعمال سلب کر لئے
جائیں گے، وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں
رہیں گے — خدا ان کے
عذاب میں ذرا بھی تخفیف نہیں
کرے گا، اور نہ انہیں مہلت
دی جائے گی ❁

مَعَاشِرَ النَّاسِ ! هَذَا
 عَلِيٌّ أَنصَرَكُمْ لِي وَ
 أَحَقَّكُمْ بِي وَأَقْدَبَكُمْ
 إِلَيَّ وَأَعَزَّكُمْ عَلَيَّ
 وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ أَنَا
 عَنْهُ رَاضِيَانِ وَمَا
 نَزَلَتْ آيَةُ رِضَايَ
 إِلَّا فِيهِ وَمَا خَاطَبَ
 اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
 إِلَّا بِدَأْرِبِهِ ، وَلَا
 نَزَلَتْ آيَةُ مَدْحٍ
 فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فِيهِ
 وَلَا شَهِدَ اللَّهُ
 بِالْجَنَّةِ فِي " هَلْ
 آتَى عَلَى الْإِنْسَانِ "
 إِلَّا لَهُ وَلَا أَنْزَلَهَا
 فِي سِوَاهُ وَلَا مَدَحَ
 بِهَا غَيْرَهُ .

لوگو! علیؑ تم سب سے زیادہ میری
 مدد کرنے والا، تم سب سے بڑھ کر
 حقدار اور تم سب کے مقابلے میں مجھ
 سے زیادہ قریب اور عزیز ترین شخصیت
 ہے۔ علیؑ سے میں خوش، میرا خدا
 خوش، قرآن میں کوئی ایسی آیت
 نہیں جس میں رضائے الہی کا
 تذکرہ ہو اور اس کے مخاطب علیؑ
 نہ ہوں۔ نیز خداوندِ عالم نے
 اپنے کلامِ بلاغت نظام میں جہاں
 کہیں بھی "اے ایمان والو" کہہ کر
 خطاب کیا ہے، وہاں اولین مقصود
 علیؑ کی ذاتِ گرامی ہے۔ اسی طرح
 تعریف و توصیف کی ہر آیت کا عنوان
 ان ہی کا کردار ہے۔ "سورہ ہل آتی"
 میں بہشت کے مستحق ہونے کی
 گواہی ان ہی سے مخصوص ہے،
 یہ سورہ پورے کاپورا ان ہی کے
 شان میں اُترا — اور
 انص کے علاوہ اس میں
 کسی کی مدح سرائی نہیں کی گئی

مَعَاشِرَ النَّاسِ! لَوْ كُنَّا عَلَى دِينِ خُدا كُنَّا حَامِي وَ

هُوَ نَاصِرُ دِينِ اللَّهِ نَاصِرٌ، رَسُولُ خُدا كُنَّا مَعِين وَ

وَالْمُجَادِلُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ

الْهَادِي الْمَهْدِي، هَيْتَن

نَبِيِّكُمْ خَيْرُ نَبِيٍّ هَيْتَن

وَوَصِيِّكُمْ خَيْرُ وَصِيٍّ وَبَنُوهُ خَيْرُ

أَلَا وَصِيَاءُ .

مَعَاشِرَ النَّاسِ! ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ

مِنْ صُلْبِهِ وَذُرِّيَّتِي مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

ذُرِّيَّةُ كُلِّ نَبِيٍّ مِنْ صُلْبِهِ وَذُرِّيَّتِي

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مِنْ صُلْبِ عَلِيٍّ

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 إِنَّ إِبْلِيسَ أَخْرَجَ آدَمَ
 مِنَ الْجَنَّةِ بِالْحَسَدِ
 فَلَا تَحْسُدُوهُ فَتَحْبِطَ
 أَعْمَالُكُمْ وَتَزِلَّ
 أَقْدَامُكُمْ فَإِنَّ آدَمَ
 عَلَيْهِ السَّلَامُ أُهْبِطَ
 إِلَى الْأَرْضِ بِخَطِيئَةٍ
 وَاحِدَةٍ وَهُوَ
 صَفْوَةُ اللَّهِ عَزَّ وَ
 جَلَّ ، وَكَيْفَ بِكُمْ
 وَأَنْتُمْ —! أَنْتُمْ وَمِنْكُمْ
 أَعْدَاءُ اللَّهِ
 إِلَّا أَنَّهُ لَا يَبْغِضُ
 عَلِيًّا إِلَّا شَقِيٌّ وَلَا
 يَتَوَالِي عَلِيًّا إِلَّا تَقِيٌّ
 وَلَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا
 مُؤْمِنٌ مُخْلِصٌ .

لوگو! ابلیس کا حسد، آدم کے جنت
 سے نکلنے کا سبب بنا۔ تم علیؑ پر
 رشک نہ کرنا، ورنہ تمہارا سارا
 کماؤ برباد ہو جائیگا! اور تمہارے
 قدم لڑکھڑاجائیں گے۔ آدم کا زمین
 پر آنا صرف ایک ترکِ اولیٰ کا نتیجہ
 تھا۔ حالانکہ وہ خدا کے برگزیدہ
 بندے تھے۔ اب بتاؤ اگر تم نے
 خدا کے احکام کی صریحی خلاف
 ورزی کی تو پھر تمہارا کیا حشر ہوگا؟
 حالانکہ تم تم ہی ہو! عیاں راجہ
 بیاں: تمہیں میں سے آخر وہ
 لوگ بھی ہیں جو خدا کے دشمن ہیں!
 ہاں! وہ بدنصیب ہی ہوگا جو علیؑ
 سے بیراوندھے گا۔ علیؑ کے
 دوستوں کی نشانی تو یہ ہے کہ:
 وہ پرہیزگار ہوں گے، مؤمن
 ہوں گے، مخلص ہوں گے۔

وَفِي عَلِيٍّ وَاللّٰهِ نَزَلَتْ
سُورَةُ الْعَصْرِ.....

إِلَىٰ آخِرِهَا.

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

قَدْ اسْتَشْهَدْتُ اللّٰهَ

وَبَلَّغْتُكُمْ رِسَالَتِي

وَمَا عَلَى الرَّسُولِ

إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تَقَاتِهِ ۖ

وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ

أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ

وَالنُّورِ الَّذِي أُنْزِلَ

مَعَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ

تُطِيسَ وُجُوهًا فَنُرُدَّهَا

عَلَىٰ أَدْبَارِهَا ۚ

خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ
سُورَةُ الْعَصْرِ :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي

خُسْرٍ... تا آخر... علی ہی کیلئے نازل ہوا۔

لوگو! رب العزت گواہ ہے! میں

نے فرض رسالت ادا کر دیا اور

رسول کا بس یہی کام ہے کہ وہ پیغام

پہنچا دے۔ (مائده : ۹۹)

لوگو! خدا سے جس طرح ڈرنا چاہیے،

اس طرح ڈرو۔

اور مرتے دم تک اسلام سے وابستہ

رہو۔ (آل عمران : ۱۳۲)

لوگو! اللہ، اس کے رسول اور اس

نور پر جو اس کے ساتھ ساتھ آیا ہے

ایمان لے آؤ۔ مگر اس سے پہلے کہ

خدا کچھ چہرے بگاڑ کر پیچھے کی

طرف پھیر دے۔ (نساء : ۴۷)

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اَللّٰهُمَّ
 مِنْ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ رَفِیَّ
 مَسْلُوکُ ثُمَّ رَفِیَّ عَلَیَّ ثُمَّ
 فِی النَّسْلِ مِنْهُ اِلَی الْقَائِمِ
 الْمَهْدِیِّ الَّذِیْ یَاْخُذُ بِحَقِّ
 اللّٰهِ وَلِکُلِّ حَقٍّ هُوَ لَنَا اِلَّا نَّ
 اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ جَعَلَنَا حُجَّةً
 عَلَی الْمُقْصِرِیْنَ وَالْمُعَانِدِیْنَ
 وَالْمُخَالِفِیْنَ وَالْخَائِنِیْنَ
 وَالْاَشْمِیْنَ وَالظَّالِمِیْنَ مِنْ
 جَمِیْعِ الْعَالَمِیْنَ ۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ! اِنِّیْ اَنْذَرُکُمْ
 اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ قَدْ
 خَلَتْ مِنْ قَبْلِی الرُّسُلُ اَقَانِ
 مِثُّ اَوْ قَتِلْتُ اِنْ قَلَبْتُمْ عَلَی
 اَعْقَابِکُمْ وَمَنْ یَنْقَلِبْ عَلَی
 عَقْبِیْهِ فَلَنْ یَضُرَّ اللّٰهُ شَیْئًا
 وَسَیَجْزِی اللّٰهُ الشَّاکِرِیْنَ ۔

لوگو! معبود مطلق نے اپنے خاص نور کو پہلے
 مجھ میں سمویا پھر علیؑ اس کام کو بنے اور آپ
 کے بعد قائم آل محمدؑ تک انکی ذریت طاہرہ
 اس کی جلوہ گاہ قرار پائی۔ قائم آل محمدؑ
 (المہدی منتظر) وہ ہیں جو خدا کا حق لیں گے
 اور ہمارے بھی ہر حق کو حاصل کر نیکی کیونکہ
 پاک پروردگار نے ہمیں کوتاہی کرنیوالوں
 دشمنی برتنے والوں، مخالفت پر اتر آنے
 والوں اور ان کے علاوہ حیانت
 کاروں، گناہ گاروں نیز دنیا بھر کے
 جفا شعاروں پر حجت متعارف دیا ہے
 لوگو! میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں
 اللہ کا رسولؐ ہوں اور مجھ سے پہلے
 بہت سے رسولؐ گزر چکے ہیں۔ لہذا اگر
 میں دنیا سے چل بسوں یا قتل کر ڈالا
 جاؤں تو تم اُسے پیروں پلٹ جاؤ گے
 اور جو اس طرح اُسے پاؤں پھرے گا
 (یعنی دین کا دامن چھوڑ دے گا) وہ
 خدا کا کچھ نہیں بگاڑے گا! — اور
 پروردگار عالم عنقریب شکر گزاروں
 کو جزائے خیر دے گا ۔

أَلَا —! وَإِنَّ عَلِيًّا
هُوَ الْمَوْصُوفُ بِالصَّبْرِ
وَالشُّكْرِ ثُمَّ مَنْ
بَعْدَهُ وَلَدِي مَنْ
صُلِبَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
لَا تَمْنُوا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى
إِسْلَامَكُمْ فَيُسْخَطَ
عَلَيْكُمْ وَيُصِيبَكُمْ
بِعَذَابٍ مِنْ عِنْدِهِ
إِنَّهُ لِبَالٍ رَصَادٍ -
مَعَاشِرَ النَّاسِ!

سَيَكُونُ مَنْ بَعْدِي
آئِمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى
النَّارِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ
لَا يُنصَرُونَ.

اور دیکھو! صبر و شکر کو جن کی
صفت قرار دیا گیا ہے وہ علیؑ
ابن ابی طالب ہی تو ہیں اور پھر ان
کے سلسلے سے میری ذریت اس
صفت سے موصوف ہے۔

لوگو! تم خدا پر اپنے اسلام
لانے کا احسان نہ جتاؤ ورنہ
غضبِ الہی کا ہدف بن جاؤ گے
اور وہ تمہیں سخت ترین عذاب
میں مبتلا کر دے گا، یقیناً
وہ تمہاری تاک میں ہے۔

لوگو! میرے بعد ایسے بھی پیشوا
ہوں گے جو دوزخ کا راستہ
دکھائیں گے اور قیامت کے دن
بے یار و مددگار ہوں گے۔

(سورۃ قصص: ۴۱)

مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنَّ اللَّهَ
وَإِنَّا بَرِيْعَانِ مِنْهُمْ
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
إِنَّهُمْ وَأَشْيَاءَ عَنْهُمْ وَ
أَتْبَاعَهُمْ وَأَنْصَارَهُمْ
فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ
مِنَ النَّارِ، وَ لَيْعُ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ
أَلَا! إِنَّهُمْ أَصْحَابُ
الصَّحِيفَةِ فَلْيَنْظُرْ
أَحَدُكُمْ فِي صَحِيفَتِهِ
قَالَ: فَذَهَبَ عَلَى
النَّاسِ إِلَّا شَرَّ ذِمَّةٍ
مِنْهُمْ أَمَرَ الصَّحِيفَةَ.
مَعَاشِرَ النَّاسِ!
إِنِّي أَدْعُهَا أَمَانَةً وَ
وَرَاثَةً فِي عَقِبِي إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

لوگو! میں ان سے بیزاری کا اعلان کرتا
ہوں اور میرا خدا بھی ان سے نفرت کرتا ہے!
لوگو! اس قسم کے پیشوا ان کے ساتھ تھے
اور ان کے تمام پیروکار جہنم کے
سب سے نچلے درجے میں جگہ پائیں گے
اور یہی ان معذُور اور سرکش
لوگوں کا ٹھکانا ہے، اور بہت بُرا
ٹھکانا ہے۔ ہاں! ہاں! یہ وہی اربابِ
صحیفہ ہیں (وہ لوگ جو صحیفہ سازش
میں شریک تھے) جن کا مقصد یہ تھا
کہ علیؑ کے مراسم جانشینی کو درہم و برہم
کر دیا جائے (اس سلسلہ میں کچھ لوگوں نے
باہمی عہد و پیمان کیا تھا اور اس معاہدہ
کو باقاعدہ ضبطِ تحریر میں لایا گیا تھا)
اور جو صحیفے کی کارروائی میں شریک تھے
وہ خود اس نوشتے کو دیکھ لیں (بہر حال اس
وقت گنتی کے چند آدمی ہی نکلے جو صحیفہ کی
اصطلاح کو سمجھ سکے)۔

لوگو! میں قیامت تک کے لئے امامت
کے منصب کو اپنی آل میں امانت اور
وراثت قرار دے رہا ہوں ﴿

وَقَدْ بَلَغْتَ مَا أَمَرْتُ
بِتَبْلِيغِهِ حُجَّةً عَلَى
كُلِّ حَاضِرٍ وَغَائِبٍ
وَعَلَى كُلِّ أَحَدٍ
مِمَّنْ شَهِدَ أَوْ لَمْ
يَشْهَدْ وَلَدًا أَوْ لَمْ
يُولَدْ فَلْيُبَلِّغِ الْحَاضِرُ
الْغَائِبَ وَالْوَالِدُ الْوَلَدَ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ
سَتَجْعَلُونَهَا مَلَكًا
إِغْتَصَابًا أَلَّا تَعْنِ
اللَّهُ الْغَاصِبِينَ وَ
الْمُغْتَصِبِينَ وَعِنْدَهَا
”سَنَفْرُغُ لَكُمْ
أَيُّهَا الثَّقَلَانِ“
فَيُرْسَلُ عَلَيْكُمَا
شَوَاطِلٌ مِّنْ نَّارٍ وَ
نُحَاسٍ فَلَا تَنْتَصِرَانِ

اور یقیناً جس امر کی تبلیغ کے لئے مجھے
مامور کیا گیا تھا، اسے میں نے سب
تک پہنچا دیا تاکہ: قیام قیامت تک
تمام افراد امت کے لئے خواہ وہ حاضر
ہوں یا غیر حاضر۔ موجود ہوں، یا
غیر موجود۔ پیدا ہو چکے ہوں، یا
پیدا نہ ہوئے ہوں۔ یہ ایک حجت
بن جائے۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ خلافت
کے مقدس منصب کو چھین جھپٹ کر
ملوکیت میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ اس
قسم کا اقدام کرنے والوں اور ان کے
ہمنواؤں پر خدا نے نفرین کی ہے،
اور وہ قرآن مجید میں کہتا ہے کہ:
”ہم عنقریب تم دونوں گروہوں،
(جن وانس) کی جانب متوجہ ہوں گے
اور تم دونوں کو آگ کے لپکتے ہوئے
شعلوں اور دھوئیں کے بادلوں کی
زدیں لے لیں گے، پھر تم ایسے بے بس
ہو گے کہ یہ عذاب تمہارے روکے
سے نہیں ٹک سکے گا۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ
يَكُنْ يَذَرُكُمْ عَلَى
مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ
حَتَّى يُمَيِّزَ الْخَبِيثَ
مِنَ الطَّيِّبِ وَ مَا
كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِعَكُمْ
عَلَى الْغَيْبِ

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

إِنَّهُ مَا مِنْ قَرْيَةٍ
إِلَّا وَآلَهُ مُهْلِكُهَا
بِتَكْذِيبِهَا وَكَذَلِكَ
يُهْلِكُ الْقُرَى وَهِيَ
ظَالِمَةٌ كَمَا ذَكَرَ اللَّهُ
تَعَالَى وَهَذَا إِمَامُكُمْ
وَوَلِيُّكُمْ وَهُوَ
مَوَاعِيدُ اللَّهِ وَ اللَّهُ
يُصَدِّقُ مَا وَعَدَهُ

لوگو! خدائے بزرگ و برتر تمہیں یوں
چھوڑنے والا نہیں جب تک کہ وہ
کھمبے کو کھوٹے سے اور اچھے کو
برے سے الگ نہ کرے (آل عمران: ۱۷۹)
اور اس نے تمہیں غیب کا علم نہیں دیا
ہے۔ لوگو! کوئی ایسی بستی نہیں جس
کے باشندوں کو آخر کار پروردگار عالم
نے اپنے انبیاء کو جھٹلانے کے باعث
ہلاک نہ کر دیا ہو، اور اس نے اپنی
کتاب میں ارشاد فرمایا ہے کہ: اسی
عنوان سے وہ ان آبادیوں کو بھی تباہ
و برباد کر ڈالتا ہے جن کے رہنے
والے ستمگار ہوں۔ پھر سنو!
یہ علیؑ تمہارے امام ہیں، تمہارے
آقا ہیں، اور ان کی ذات وعدہ
خداوندی ہے اور اللہ اپنے وعدوں
کو ضرور سچا ثابت کرتا ہے ﴿

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

قَدْ ضَلَّ قَبْلَكُمْ أَكْثَرُ

الْأَوَّلِينَ وَاللَّهُ لَقَدْ

أَهْلَكَ الْأَوَّلِينَ، وَهُوَ

مُهْلِكُ الْآخِرِينَ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ!

إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَمَرَنِي

وَنَهَانِي وَقَدْ أَمَرْتُ

عَلِيًّا وَنَهَيْتُهُ، فَعَلِمَ

الْأَمْرَ وَالنَّهْيَ مِنْ

رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ،

فَاسْمِعُوا لِأَمْرِ تَسْلِمُوا،

وَاطِيعُوا تَهْتَدُوا،

وَأَنْتَهُوْا لِنَهْيِهِ تُرْشَدُوا

وَصِيَرُوا إِلَى مُرَادِهِ،

وَلَا يَتَفَرَّقُ بَيْنَكُمْ

السُّبُلُ عَنْ

سَبِيلِهِ.

لوگو! تم سے پہلے جو لوگ گزرے

ہیں ان میں سے اکثر گمراہ

ہوئے! اور اس پیدا کرنے

والے نے انہیں مٹا دیا!۔ بالکل

اسی طرح وہ بعد والوں کو بھی

نہیں و نابود کر دے گا۔ لوگو!

حق تعالیٰ نے مجھے امر و نہی کی تعلیم

دی، اور میں نے یہ سب کچھ علی کو

بتا دیا۔ لہذا اب یوں سمجھو کہ علی کا

ذخیرہ دانش خدا ہی کا دیا ہوا ہے،

اور جب حقیقت یہ ہو تو اب تمہارا

فرض ہو جاتا ہے کہ تم ان کا حکم مانو تاکہ

محفوظ رہو۔ ان کی اطاعت کرو تاکہ

ہدایت پاؤ۔ وہ جس کام کو منع کریں وہ

نہ کرو تاکہ سیدھے راستے سے

لگ سکو۔ بس ان ہی کے منشاء کے

مطابق چلو اور ان کے مسد کے

ہٹ کر پرگندہ راہ نہ بنو۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

أَنَا صِرَاطُ اللَّهِ الْمُسْتَقِيمُ
الَّذِي أَمَرَكُمْ بِاتِّبَاعِهِ
ثُمَّ عَلَى مَنْ بَعْدِي
ثُمَّ وَلَدِي مِنْ صُلْبِهِ
أَعْتَمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ
وَبِهِ يَعْدِلُونَ . ثُمَّ
قَرَأَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ وَسَلَّمَ :

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
....إِلَى آخِرِهَا وَقَالَ : فِي
نَزَلَتْ وَلَهُمْ عَمَّتْ وَإِيَّاهُمْ
خَصَّتْ أُولَئِكَ أَوْلِيَاءُ اللَّهِ
لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ إِلَّا إِنْ حَزَبَ
اللَّهُ هُمُ الْغَالِبُونَ ، إِلَّا
إِنْ أَعْدَاءَ عَلِيٍّ هُمْ أَهْلُ
الشَّقَاقِ الْعَادُونَ .

لوگو! میں وہ صراطِ مستقیم ہوں جس
کی طرف گامزن ہونے کے لئے تمہیں
خدا نے حکم دیا ہے اور میرے بعد علیؑ
ہیں پھر وہ امام ہیں جو علیؑ کے
فرزند اور میری آل ہیں۔ یہ سب
حق کے رہ نما اور عدل قرآنی کے
پاسبان ہیں۔ تقریر کی اس منزل پر
سرکار ختمی مرتبتؑ نے سورہ حمد کی
تلاوت کی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورہ
میرے واسطے اور علیؑ اور اولاد علیؑ
کے لئے نازل ہوئی اور انہیں مختص
ہے۔ وہ خدا کے دوست ہیں جنہیں
نہ کوئی خوف لاحق ہوگا اور نہ کبیدہ
خاطر ہونگے۔ (سورہ یونس: ۶۲) نیز اس
میں بھی کوئی شک نہیں کہ خدا کے گروہ
کو ہمیشہ غلبہ حاصل رہتا ہے اور
سنو! علیؑ کے دشمن انتشار پسند
ہیں۔ حدوں سے گزر جاتے ہیں!

وَإِخْوَانُ الشَّيَاطِينِ
الَّذِينَ يُوحِي بَعْضُهُمْ
إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ
الْقَوْلِ غُرُورًا ۖ إِنَّ
أَوْلِيَاءَهُمْ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ
الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ فِي
كِتَابِهِ فَقَالَ عَزَّ
وَجَلَّ :
لَا يَتَّخِذُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
يُؤَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ
وَمُرْسُولَهُ ۚ إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ
أَلَا ۚ إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِينَ
وَصَفَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
فَقَالَ : الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ
يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْآمَنُ
وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝

شیطانوں سے ان کا رشتہ ملتا ہے جو کہ
ایک دوسرے کو فریب دینے کیلئے چپکے
چپکے بڑی چکنی چٹری باتیں کرتے ہیں۔
(سورۃ النعام: ۱۱۲) لیکن ان کے دوست
وہ صاحبانِ ایمان ہیں جنہیں کلامِ پاک نے
یوں یاد کیا ہے کہ: جو لوگ اللہ اور آخرت
پر ایمان رکھتے ہیں تم انہیں دشمنانِ خدا
و رسول کے ساتھ دوستی کرتے ہوئے نہیں
پاؤ گے، اگرچہ وہ ان کے باپ بیٹے، بھائی بند
یا قوم قبیلے والے ہی کیوں نہ ہوں،
یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل میں خدا نے
ایمان راسخ کر دیا ہے اور اپنی خاص
روشنی سے ان کی تائید فرمائی ہے،
تا آخر آیت (سورۃ مجادلہ: ۲۲)
اور ان ہی کی توصیف میں ایک دوسرے
مقام پر ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ جنہوں نے
ایمان قبول کرنے کے بعد پھر اپنے ایمان
کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا بس انہیں
لوگوں کے لئے امن و عافیت ہے،
اور انہیں کو ہدایت حاصل ہوئی
ہے۔ (سورۃ النعام: ۸۲)

أَلَا—! إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ
 الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
 آمِنِينَ ، وَتَتَلَقَّيَهُمُ
 الْمَلَائِكَةُ بِالسَّلَامِ إِنَّ
 طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ
 أَلَا—! إِنَّ أَوْلِيَاءَهُمُ
 الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ
 يُزْمَرُ قَوْنٌ فِيهَا بَغِيرَ
 حِسَابٍ أَلَا—! إِنَّ
 أَعْدَاءَهُمُ الَّذِينَ
 يَصِلُونَ سَعِيرًا أَلَا—!
 إِنَّ أَعْدَاءَهُمُ الَّذِينَ
 يَسْمَعُونَ لِحَبْرَتِهِمْ شَهِيْقًا
 وَهِيَ تَفُورُ، وَلَهَا زَفِيرٌ
 كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ
 لَعَنَتْ أُخْتَهَا ط

ہاں! ان کے دوست وہ ہیں جو
 نہایت اطمینان سے جنت میں داخل
 ہوں گے۔ ملائکہ ان کا استقبال
 کریں گے۔ سلام بجالائیں گے اور
 خوش آمدید کہہ کر یہ مشرہ
 سنائیں گے کہ آؤ بس اب یہیں
 رہو اور جم جم رہو۔ نیر علیٰ اور
 فرزدان علیٰ کے چاہنے والے حساب
 بہشت میں پہنچیں گے اور ان کے
 دشمن آگ میں جلیں گے۔ دوزخ کی
 ہولناک چنجیں سنیں گے جہنم کا جوش
 و خروش دیکھیں گے۔ ان کے سامنے
 یہ منظر ہوں گے کہ جو گروہ دوزخ میں
 ڈالا جائیگا وہ دوسرے گروہ پر لعنت
 بھیجے گا، (سورۃ اعراف: ۳۸)

اَلَا اِنَّ اَعْدَاءَهُمُ الَّذِيْنَ
 قَالَ اللّٰهُ عَذَّوَجَلَّ :
 "كُلَّمَا اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ
 سَا لَهُمْ خَزَنَتُهَا اَلَمْ
 يَأْتِكُمْ نَذِيْرٌ اَلَا اِنَّ
 اَوْلِيَاءَهُمُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ
 رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ
 مَغْفِرَةٌ وَّاجْرٌ كَبِيْرٌ
 مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 شَتَّانَ مَا بَيْنَ السَّعِيْرِ
 وَابْجَنَّةٍ فَعَدُوْنَا مِنْ ذَمِّهِ
 اللّٰهُ وَلَعَنَهُ وَوَلِيْنَا مِنْ
 اَحَبِّهِ اللّٰهُ وَمَدَحُهُ -
 مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 اَلَا - ! وَاِنِّيْ مُنْذِرٌ
 وَعَلَيَّ هَادٍ ﴿١٣٣﴾

ہاں ! ہاں ! اور ان دشمنوں کو یہ بھی
 دیکھنا پڑ گیا کہ: جیسے ہی کوئی جتھا
 جہنم واصل ہوگا تو فرشتگانِ عذاب
 دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے
 ہاں کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟
 (سورۃ ملک: ۸)

اور ان کے دوست ! کیا کہنا ان کا !
 ”جو بے دیکھے اپنے اپنے پالنے والے
 سے ڈرتے ہیں ! ان ہی کے لئے
 مغفرت ہے اور یہی بڑے اجر کے
 حقدار ہیں“ (سورۃ ملک: ۱۲)
 لوگو ! غور کیا تم نے کہ جنت و جہنم میں
 کتنا فرق ہے ! اور یہ تفاوت بھی
 دیکھو کہ خدا نے ہمارے دشمن کی
 مذمت کی ہے اور اس پر نفرین
 بھیجی ہے اور برخلاف اس کے
 وہ ہمارے دوستوں سے محبت
 فرماتا ہے اور ان کی تعریف کرتا ہے
 لوگو ! میں تمہیں ڈرانے کیلئے آیا ہوں
 اور علیؑ تمہاری ہدایت کے لئے
 مقرر ہوئے ہیں !

مَعَاشِرَ النَّاسِ! إِنِّي نَبِيٌّ
وَعَلِيٌّ وَصِيٌّ، أَلَا! وَ
إِنَّ خَاتِمَ الْأَيْمَةِ مِنَّا
الْقَائِمُ الْمَهْدِيُّ، صَلَوَاتُ
اللَّهِ عَلَيْهِ أَلَا! إِنَّهُ الظَّاهِرُ
عَلَى الدِّينِ، أَلَا! إِنَّهُ
الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِينَ،
أَلَا! إِنَّهُ فَاتِحُ الْحُصُونِ وَ
هَادِمُهَا، أَلَا! إِنَّهُ قَاتِلُ كُلِّ
قَبِيلَةٍ مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ،
أَلَا! إِنَّهُ الْمُدْرِكُ بِكُلِّ ثَارٍ
لَا وَلِيَاءَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
أَلَا! إِنَّهُ النَّاصِرُ لِلدِّينِ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ أَلَا! إِنَّهُ الْغَرَّافُ
مِنْ بَحْرِ عَمِيقٍ أَلَا! إِنَّهُ
يَسْمُ كُلَّ ذِي فَضْلٍ
بِفَضْلِهِ وَكُلَّ ذِي
جَهْلٍ بِجَهْلِهِ ❀

لوگو! میں نبی ہوں اور علی میرے
وصی ہیں، اور خاتم الائمہ ہمارا
مہدی قائم ہے۔ سُن لو! وہ
تمام ادیان پر غالب آئے گا،
ظالموں کو کفر و ارتکاب پہنچائیگا
تمام قلعوں پر فتح کا پرچم
لہرا کر ستم کا قلع و قمع کرے گا۔
شُرک کے ہر سلسلے کو مٹائے گا، نیز
خدا کے تمام دوستوں کے خوفِ
ناحق کا بدلہ لے گا۔ وہ اللہ کے دین
کا ناصر ہے اور معرفتِ الہی کے
اتھار سمندر سے ہمیشہ سیراب
ہوتا رہے گا۔ نیز وہ دانشمندوں
کے ساتھ ان کے علم و فضل
کی وجہ سے — اور نادانوں
کے ساتھ ان کی نادانی کے
پیشِ نظر حُسنِ سلوک کا مظاہرہ
کرے گا۔!

اَلَا اِنَّهُ خَيْرٌ لِّدَالِيٍّ وَّ
 مُخْتَارٍ اَلَا اِنَّهُ وَاَرِثُ
 كُلِّ عِلْمٍ وَّالْمُحِيطُ بِهِ اَلَا
 اِنَّهُ الْمُخْبِرُ عَنْ رَبِّهِ
 وَالْمُنْبِئُ بِأَمْرِ إِيْمَانِهِ اَلَا
 اِنَّهُ الرَّشِيدُ السَّادِدُ
 اَلَا اِنَّهُ الْبُقُوصُ اِلَيْهِ
 اَلَا اِنَّهُ قَدْ بَشَّرَ بِهِ مَنْ
 سَلَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ اَلَا
 اِنَّهُ الْبَاقِي حُجَّةً وَّلَا
 حُجَّةَ بَعْدَهُ وَّلَا حَقَّ
 اِلَّا مَعَهُ وَّلَا نُورٌ اِلَّا
 عِنْدَهُ اَلَا اِنَّهُ لَا
 غَالِبَ لَهُ وَّلَا مَنْصُورَ
 عَلَيْهِ اَلَا اِنَّهُ وَلِيُّ
 اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهِ وَّحَكَمَهُ
 فِيْ خَلْقِهِ وَّأَمِيْنُهُ فِيْ
 سِرِّهِ وَّعَلَا نِيَّتِهِ ﴿١٢٥﴾

وہ خدا کی پسند کا منتخب بندہ ہے
 وہ ہر علم کا وارث ہوگا۔ اور علم
 کے ہر شعبہ پر چھایا رہیگا۔ وہ خدا
 کی باتیں بتائے گا۔ اور اپنے ایمان
 کی شان و شوکت سے دُنیا کو
 جگائے گا۔ قائم آل محمد کی ذات
 فکر و عمل کے جمال و کمال کا مثالی
 نمونہ ہوگی۔ اُمت کے کل امور اسی
 کے سپرد ہوں گے اور یہ وہی عظیم
 شخصیت ہے کہ جس کی ہر پیش رو
 نے بشارت دی ہے۔ ہاں! بس
 وہی ایک باقی رہنے والی حجت او
 اس کے بعد کوئی حجت نہیں ہے!
 ہر حق اس کا ہم نفس اور ہر نور اس
 کا ہم قدم ہے، پھر نہ کوئی اس پہ
 ور ہو سکتا ہے اور نہ کوئی غائب
 آسکتا ہے۔ ہاں! رُوسے زمین پر وہی
 خدا کا ولی اور خلق خدا میں اس کی
 جانب سے با اختیار حاکم بھی وہی
 ہے۔ نیز ظاہر ہو یا باطن ہر عالم میں
 وہ خدا کا امین ہے ﴿١٢٥﴾

مَعَاشِرَ النَّاسِ! قَدْ
 بَيَّنْتُ لَكُمْ وَأَفْهَمْتُكُمْ
 وَهَذَا عَلَيَّ يَفْهَمُكُمْ
 بَعْدِي، أَلَا! وَإِنَّ عِنْدَ
 انْقِضَاءِ خُطْبَتِي، أَدْعُوكُمْ
 إِلَى مُصَافَقَتِي عَلَى بَيْعَتِهِ
 وَالْإِقْرَارِ بِهِ، ثُمَّ مُصَافَقَتِهِ
 بَعْدِي، أَلَا! وَإِنِّي قَدْ
 بَايَعْتُ اللَّهَ وَعَلَيَّْ قَدْ
 بَايَعْتَنِي وَأَنَا أَخَذْتُكُمْ بِالْبَيْعَةِ
 لَهُ عَنِ اللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا وَمَنْ
 نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ
 عَلَى نَفْسِهِ. الْآيَةُ
 مَعَاشِرَ النَّاسِ!
 إِنَّ الْحَجَّ وَالصَّفَا وَالْمَرَّةَ
 وَالْعُمَرَةَ مِنْ شُعَائِرِ اللَّهِ
 فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ
 فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ. الْآيَةُ

لوگو! میں تمہیں اچھی طرح سے بتا چکا
 ہوں۔ کافی سمجھا چکا ہوں۔ اب میرے بعد
 یہ علیؑ تمہیں سمجھائیں گے اور اپنی تقریر
 کے فوراً بعد میں تمہیں ان کی بیعت کیلئے
 طلب کروں گا۔ پہلے تمہیں ان کی امامت کے
 اقرار کے سلسلہ میں میرے ہاتھ میں ہاتھ
 دینا ہوگا اور اس کے بعد خود ان کے ہاتھ پر ہاتھ
 رکھ کر بیعت کرنا پڑے گی۔ دیکھو! میں خدا
 سے بیعت کر چکا ہوں اور علیؑ نے میری
 بیعت کی ہے اور اب میں خدا کی جانب سے
 علیؑ کیلئے تم سب سے بیعت لے رہا ہوں
 اور اگر اس کے بعد بھی کسی نے یہ بیعت
 توڑ دی تو — یاد رکھو! اسے خود اپنے
 نفس کی شکست کے سوا اور کچھ ہاتھ
 نہ آئے گا۔ لوگو! یقینی طور پر حج، صفا،
 مروہ اور عمرہ یہ سب شعائرِ الہیہ
 یعنی خدا کے دین کی نشانیاں ہیں۔ پس
 جو شخص خانہ خدا کا حج کرے یا عمرہ بجالا
 تو اس کیلئے صفا اور مروہ کی پہاڑیوں
 کے درمیان سعی کرنے میں کوئی
 حرج نہیں؟ (سورہ بقرہ: ۱۵۸) ۱۳۶

حُجُّوا الْبَيْتَ فَمَا وَرَدَهُ
أَهْلُ بَيْتٍ إِلَّا اسْتَعْنُوا
وَلَا تَخْلَفُوا عَنْهُ إِلَّا
افْتَقَرُوا .

مَعَاشِرَ النَّاسِ ! مَا
وَقَفَ بِالْمَوْقِفِ مُؤْمِنٌ
إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا سَلَفَ
مِنْ ذَنْبِهِ إِلَى وَقْتِهِ
ذَلِكَ فَإِذَا انْقَضَتْ
حِجَّتُهُ اسْتُؤْذِنَتْ
عَمَلُهُ .

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
الْحُجَّاجُ مُعَانُوٌّ وَ
نَفَقَاتُهُمْ مُخْلَفَةٌ
وَاللَّهُ لَا يُضِيْعُ
أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ .

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
حُجُّوا الْبَيْتَ بِكَمَالِ
الَّذِينَ وَالتَّفَقُّهُ .

لوگو! خانہ خدا کا حج کرو۔ اس لئے کہ
کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو حج بجالانیکے بعد
تو نگر نہ ہو گیا ہو اور اسی طرح کوئی ایسا
خاندان نہیں ملے گا جس نے فریضہ حج
سے روگردانی کی ہو اور وہ نکتہ و
افلاس کا شکار نہ بنا ہو۔ لوگو! جو مومن
بھی عرفات میں وقوف کرتا ہے،
خداوند عالم اس وقت تک اس کے
تمام گناہ سبھل فرمادیتا ہے اور
حج کی بجا آوری کے بعد اس کے اعمال

نئے سرے شروع ہوتے ہیں،
لوگو! پروردگار کریم کی جانب سے
اس کا معاوضہ بھی انہیں مل جاتا ہے
دیکھو! معبود مطلق اچھے کام کرنے والوں کا
اجر ضائع نہیں کرتا۔ لوگو! تم پوری
دیانت داری اور کمال علم و معرفت
کے ساتھ حج بجالایا کرو!

وَلَا تَنْصَرِفُوا عَنِ
الْمَسَاجِدِ إِلَّا بِتَوْبَةٍ
وَإِقْلَاعٍ .

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
اقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا
الزَّكَاةَ كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَعَلَّكُمْ تَطْلَلُوا
عَلَيْكُمْ أَلَا مَدُّ فَقَصَرْتُمْ
أَوْ نَسِيتُمْ فَعَلَيْكُمْ وَلِيَّكُمْ
يُبَيِّنُ لَكُمْ الَّذِي نَصَبَهُ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدِي
وَمَنْ خَلَفَهُ اللَّهُ مَتًى
وَمِنْهُ يُخْبِرُكُمْ
بِمَا تَسْأَلُونَ عَنْهُ وَ
يُبَيِّنُ لَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ
أَلَا - إِنَّ الْحَلَالَ
وَالْحَرَامَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ
أُحْصِيَهُمَا وَأَعْرِفَهُمَا
فَأْمُرُوا بِالْحَلَالِ وَانْهَى عَنِ
الْحَرَامِ فِي مَقَامٍ وَاحِدٍ .

اور حج و عمرہ جیسے مقدس اجتماعات کو
اس وقت تک چھوڑ کر نہ جاؤ جب تک
کہ توبہ اور ترک گناہ کا احساس نہ جاگ
اُٹھے۔ لوگو! حکم خدا کے مطابق نماز برپا
کرو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتے رہو نیز خیال
رہے کہ اگر امتدادِ زمانہ کے باعث مذہبی
معاملات میں کوتاہی ہونے لگے یا یہ کہ تم
سرے سے دین کے احکام ہی بھول جاؤ
تو یہ علیؑ تمھارے مولا ہیں جو باتیں تم
لوگوں کو نہیں معلوم ہوں گی وہ یہ پوری
وضاحت کیساتھ تمھیں بتائیں گے علیؑ کو
خدا ہی نے منصبِ ولایت پر مقرر فرمایا ہے
نیز میرے اور ان کے سلسلے سے جو پیشوا
ہونگے وہ بھی تمھارے سوالوں کا جواب دینگے
اور تم جن امور سے نہیں واقف ہو ان کی
تفصیلات سے آگاہ کرینگے۔ دیکھو! حلال
و حرام کے مسائل اتنے مختصر نہیں ہیں کہ
انھیں شمار کر کے تمھارے سامنے رکھ دیا
جائے اور نہ حلال و حرام جیسے طویل
طویل قانونی مسائل کو ایک نشست
میں بیان کرنا مناسب ہوگا۔

فَأَمَرْتُ أَخَذَ الْبَيْعَةَ
عَلَيْكُمْ وَمِنْكُمْ وَالصَّفَقَةَ
لَكُمْ بِقَبُولِ مَا جِئْتُ
بِهِ عَنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي
عَائِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْأَيْمَةِ مِنْ بَعْدِهِ الَّذِينَ
هُمْ مِنِّي وَمِنْهُ أَيْمَتُهُ
قَائِمَتُهُ مِنْهُمْ الْمَهْدِيُّ
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ الَّذِي
يَقْضَى بِالْحَقِّ.

مَعَاشِرَ النَّاسِ!
وَكُلُّ حَلَالٍ دَلَلْتُكُمْ
عَلَيْهِ وَكُلُّ حَرَامٍ
نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَإِنِّي
لَمْ أَرْجِعْ عَنْ ذَلِكَ
وَلَمْ أَبْدِلْ ❁

چنانچہ مجھے تو اس وقت بس! یہ حکم
ملا ہے کہ ابھی ابھی میں علیؑ کے لئے
تم سے بیعت لوں اور تمہارے ہاتھ
اپنے ہاتھ میں لے کر یہ کہوں کہ
خدا نے عزوجل کی جانب سے علیؑ
اور ان کی اولاد کے بارے میں مجھے
جو حکم ملا ہے تم اسے قبول کرنے کا
وعدہ کرو! علیؑ کے مانند ان کی اولاد
اور میری آل بھی مرکزِ امامت ہے
اور یہ سلسلہ قیامت تک برقرار رہے گا۔
ان ہی میں سے قائم آل محمدؐ کی ذات
گرامی ہے، جن کا ہر فیصلہ حق کے
سانچے میں ڈھلا ہوا ہوگا۔ لوگو! میں نے
حلال و حرام کی جو حدیں مفتّر
کی تھیں ان میں نہ کچھ بدلا اور نہ
کوئی تغیر کی۔

أَلَا! فَادْكُرُوا ذَالِكَ
 وَاحْفَظُوا، وَتَوَاصَوْا بِهِ
 وَلَا تُبَدِّلُوهُ، وَلَا تَغَيِّرُوهُ
 أَلَا! وَإِنِّي أَجِدُّ الْقَوْلَ
 أَلَا! فَاقِمْو الصَّلَاةَ وَ
 اتُوا الزَّكَاةَ وَآمُرُوا
 بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ
 الْمُنْكَرِ أَلَا! وَإِنَّ رَأْسَ
 الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ أَنْ
 تَنْتَهُوا إِلَى قَوْلِي وَ
 تُبَلِّغُوهُ مَنْ لَمْ يَحْضُرْهُ،
 وَتَأْمُرُوهُ بِقَبُولِهِ وَ
 تَنْهَوُهُ عَنِ مُخَالَفَتِهِ
 فَإِنَّهُ أَمْرٌ مِنَ اللَّهِ
 عَزَّ وَجَلَّ وَ مِنِّْي، وَلَا
 أَمْرَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَهْيَ
 عَنِ مُنْكَرٍ إِلَّا مَعَ
 إِمَامٍ مَعْصُومٍ ❁

دیکھو! یہ بات دوسروں کو بھی بتاتے رہنا۔ اور
 تم میری شریعت کے کسی حکم کو کبھی بدلنے
 کی کوشش نہ کرنا۔ لو! میں مکرر کہتا ہوں
 لگو! نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔ معروف
 کا حکم دینا اور منکر پر عمل کرنے سے
 روکتے رہنا۔ دیکھو! معروف کا شاہکار یا
 نیکی کی سب سے بڑی عملی جدوجہد یہ ہوگی کہ اس
 وقت تم میں سے جو لوگ موجود ہیں وہ غیر
 موجود افراد تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں
 اور سعی کریں کہ ہر شخص اسے قبول کر لے
 اور اس کی مخالفت نہ کرنے پائے، اس
 لئے کہ یہ خدا اور اس کے رسول کا حکم
 ہے۔ نیز اس حقیقت کو بھی سمجھیں فراموش
 نہ کرنا کہ جب تک کوئی امام معصوم
 نہ ہو امام بالمعروف اور نہی
 عن المنکر کے فریضہ پر عمل درآمد
 نہیں ہو سکتا!

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

الْقُرَّانُ يَعْرِفُكُمْ اِنَّ
الْاٰثِمَةَ مِنْ بَعْدِهِ وُلْدُهُ
وَعَرَفْتُكُمْ اَنْتَهُمْ مِنِّي
وَمِنْهُ حَيْثُ يَقُولُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ : ” وَجَعَلَهَا
كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ
وَقُلْتُ : ” لَنْ تَضِلُّوا
مَا اِنْ تَمَسَّكُمْ بِهٖمَا .

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

التَّقْوٰى التَّقْوٰى اِحْذَرُوا
السَّاعَةَ كَمَا قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى : ” اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ
شَيْءٌ عَظِيْمٌ ” اذْكُرُوا
الْمَمَاتَ وَ الْحِسَابَ
وَالْمَوَازِيْنَ وَالْمُحَاسِبَةَ
يَلٰنَ يَدَى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
وَالْثَّوَابَ وَالْعِقَابَ ❁

لوگو! متدراں تمھیں بتا رہا ہے کہ،
علیؑ کے بعد ان کے فرزند، امامِ حقیق
ہیں۔ اور یہ میں تمھیں بتا چکا ہوں کہ یہ
میری ذریت ہیں۔ خداوندِ عالم کا
ارشاد ہے کہ: ” اس نے سلسلہٴ امامت کو
ابراہیمؑ کی نسل میں باقی اور برقرار رکھا
ہے۔“ (سورۃ زخرف: ۲۸)

اور میں نے بھی توضیح کر دی ہے کہ
جب تک تم لوگ متدراں اور اہل
بیت سے تمسک رکھو گے، گمراہ
نہیں ہو گے۔ ” لوگو! تقویٰ!
تقویٰ! قیامت سے ڈرو۔ قیامت
کا زلزلہ بڑا ہولناک ہے۔“
(سورۃ حج: ۱)

زندگی کی آخری ہچکی کا خیال ہے،
نیز حسابِ محشر، مینہٴ ان عمل اور
اس خدائے ربِّ العالمین کے
سامنے باز پرس اور ثواب
وعتاب کے کیفیت کو
کبھی اپنے ذہن سے الگ نہ
ہونے دینا۔

فَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ

أُثِيبَ وَمَنْ جَاءَ

بِالسَّيِّئَةِ فَلَيْسَ لَهُ

بِالْجَنَانِ نَصِيبٌ .

مَعَاشِرَ النَّاسِ !

إِنَّكُمْ أَكْثَرُ مَنْ أَنْ

تُصَافِقُونِي بِكَفٍّ

وَأَحَدَةٍ فِي وَقْتٍ

وَاحِدٍ، وَأَمَرَنِي اللَّهُ،

عَزَّوَجَلَّ، أَنْ أَخْذَ مِنْ

السَّنَتِكُمُ الْإِقْرَارَ بِمَا

عَقَدْتُ لِعَلِيِّ مِنْ أَمْرَةٍ

الْمُؤْمِنِينَ وَمَنْ جَاءَ

بَعْدَهُ مِنَ الْأَيَّامَةِ مِنِّي

وَمِنْهُ عَلَى مَا أَعْلَمْتُكُمْ

أَنْ دُرِّيْتِي مِنْ صُلْبِهِ،

کیونکہ میدانِ حشر میں جو نیک

اعمال لے کر آئے گا اسے جزا

ملے گی اور جو گناہوں کے ساتھ

پہنچے گا اس کے نصیبوں میں

بہشت کہاں؟ — لوگو! مجمع

بتا رہا ہے کہ حاضرین کی تعداد

بہت زیادہ ہے — اور جب

لوگ اس کثرت سے ہوں تو

پھر ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت

لینا بہت دشوار ہے۔ اسی لئے

حکم الہی ہوا ہے کہ علیؑ

ابن ابی طالب اور ان کے

بعد ہونے والے آئمہ حق

کی بیعت کے سلسلہ میں تم

سے صرف زبانی قول و قرار

لے لیا جائے!

فَقُولُوا بِأَجْمَعِكُمْ إِنَّا
 سَامِعُونَ مُطِيعُونَ
 رَاضُونَ مُنْقَادُونَ لِمَا
 بَلَغَتْ عَنْ رَبِّنَا وَرَبِّكَ
 فِي أَمْرِ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَآمِرٍ وَلَدِهِ مِنْ
 صَلْبِهِ مِنَ الْأَرْعَمَةِ،
 نَبَايَعُكَ عَلَى ذَلِكَ
 بِقُلُوبِنَا وَ أَنْفُسِنَا
 وَالسِّنِّتِنَا وَ أَيْدِينَا عَلَى
 ذَلِكَ نَحْيِي وَنَمُوتُ وَ
 نُبْعَثُ، وَلَا نَغْيِرُ وَلَا
 نُبْدِلُ وَلَا نَشْكُ وَلَا
 نَرْتَابُ، وَلَا نَرْجِعُ
 عَنْ عَهْدٍ وَلَا
 نَنْقُضُ الْبَيْثَاقَ،

اچھا! اب تم سب مل کر کہو کہ: آپ نے
 علیؑ اور علیؑ کی اولاد کے بارے
 میں خدا کا جو پیمانہ دیا ہے ہم
 سب نے سن لیا۔ سر تسلیم خم ہے
 ہم راضی ہیں، مندرماں بردار ہیں
 دل و جان سے عہد و پیمان،
 کرتے ہیں۔ زبان دیتے ہیں، اور
 ہاتھ سے بیعت کرتے ہیں نیز ہم
 اپنے وعدوں کو نباہنے کا جذبہ
 لئے ہوئے زندہ رہیں گے۔ اسی شعور
 کے ساتھ مریں گے اور یہی احساس
 لئے ہوئے حشر کے میدان میں
 آئیں گے۔ امامت کے مسئلے میں نہ ہم
 کوئی رد و بدل کریں گے نہ شک و شبہ
 کو اپنے قریب آنے دیں گے، نہ اپنے
 قول سے پھریں گے اور نہ پیمانہ شکنی
 کے مرتکب ہوں گے!

وَتُطِيعُ اللَّهَ وَتُطِيعُكَ
وَعَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
وَوُلَدَهُ الْأَيْمَّةَ الَّذِينَ
ذَكَرْتَهُمْ مِنْ صَلْبِهِ
بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ
الَّذِينَ قَدْ عَزَّ فَتَكُمُ
مَكَانَهُمَا مِنِّي وَمَحَلَّهُمَا
عِنْدِي وَمَنْزِلَتُهُمَا مِنْ
رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، فَقَدْ
أَذَيْتُ ذَلِكَ إِلَيْكُمْ وَ
إِنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُمَا
الْأَمَامَانِ بَعْدَ أَبِيهِمَا
عَلِيٍّ وَأَنَا أَبُوهُمَا قَبْلَهُ
وَقُولُوا أَطَعْنَا اللَّهَ
بِذَلِكَ وَإِيَّاكَ وَعَلِيًّا
وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
وَالْأَيْمَّةَ الَّذِينَ ذَكَرْتُ،

وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کی اطاعت
کریں گے، آپ کا حکم مانیں گے، نیز
امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب اور ان
کے رہنما فرزندوں کا فرمان بجالائیں گے
جو آپ کے مقصود و مطلوب ہیں۔ لوگو! میں
اپنی ذریت اور علیؑ کی اولاد کا جو
حسنؑ و حسینؑ کے سلسلے سے ہوگی
پہلے ہی تعارف کروا چکا ہوں نیز حسینؑ
کے مقام اور مرتبے اور بارگاہ ایزدی میں
ان کی جو منزلت ہے اس کی تفصیل
بھی تم مجھ سے سُن چکے ہو۔ یہ دونوں
نوجوانانِ جنت کے سردار ہیں۔ اپنے
باپ کے بعد یہی امام ہوں گے۔ یہ میرے
بیٹے ہیں اور علیؑ سے پہلے میں ان کا
باپ ہوں۔ ہاں! تو پھر کہو کہ ہم امرِ امت
میں خدا، اس کے رسولؐ علیؑ ابن
ابی طالب حسنؑ و حسینؑ اور ان سے
جانشینوں کے آگے سراپا تسلیم ہیں
اور حق و حقیقت کے ان تمام نمائندوں
کی بیعت کے سلسلے میں ہم نے آپ سے
جو وعدے و عہد کئے ہیں ان پر قائم ہیں۔

عَهْدًا وَمِيثَاقًا مَا خُوذَا
لَا مِيرَاثًا مِّنْ مِّثْنٍ مِّنْ
قُلُوبِنَا وَالْفُسْنَا وَالسِّنْتِنَا
وَمُصَافَقَةً أَيْدِينَا
مَنْ أَدْرَكَهُمَا بَيْدُهُ
وَأَقْرَبَهُمَا بِلْسَانِهِ
لَا تَبْتَغِي بَدْلًا لَكَ
بَدْلًا وَلَا تَرَى مِنْ
أَنْفُسِنَا عَنْهُ جَوْلًا أَبَدًا
أَشْهَدُنَا اللَّهُ وَكَفَى
بِاللَّهِ شَهِيدًا وَأَنْتَ
عَلَيْنَا بِهِ شَهِيدٌ
وَكُلُّ مَنْ أَطَاعَ
مِمَّنْ ظَهَرَ وَاسْتَتَرَ
وَمَلَائِكَةُ اللَّهِ وَ
جُنُودُهُ وَعَبِيدُهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ
شَهِيدٍ



ہم دل سے، جان سے، زبان سے اور
ہاتھوں سے بیعت کرتے ہیں، نہ
ہم اس میں کسی تبدیلی کا
ارادہ رکھتے ہیں، اور نہ کبھی ایسی
خواہش کو دل میں جگہ دیں گے
خدا کو ہم نے گواہ کیا ہے،
اور اس کی گواہی بہت کافی ہے
اور آپ بھی گواہ رہیں۔ نیز
ہم خدا کی تمام اطاعت شعار
مخلوق کو خواہ وہ نظروں
کے سامنے ہوں یا آنکھوں سے
اوجھل! گواہ بناتے ہیں۔ اسی
طرح اللہ کے سارے فرشتوں،
اس کے پورے شکر اور جملہ
بندگان خدا کو گواہی میں لیتے ہیں
نیز اللہ ہر گواہ سے بڑا اور بہت
بڑا گواہ ہے!

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 مَا تَقُولُونَ فَإِنَّ اللَّهَ
 يَعْلَمُ كُلَّ صَوْتٍ وَ
 خَافِيَةٍ كُلِّ نَفْسٍ فَمَنْ
 اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ
 ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا
 وَمَنْ بَايَعَ فَإِنَّمَا يُبَايِعُ
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدُ اللَّهِ
 فَوْقَ أَيْدِيهِمْ
 مَعَاشِرَ النَّاسِ !
 فَاتَّقُوا اللَّهَ وَبَايِعُوا
 عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
 وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ
 وَالْأَيُّمَةَ كَلِمَةً بَاقِيَةً
 يُهْلِكُ اللَّهُ مَنْ غَدَرَ
 وَيَرْحَمُ اللَّهُ مَنْ وَفَىٰ
 فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا
 يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ ۚ الْآيَةُ

لوگو! بتاؤ! اب تم کیا کہنا چاہتے ہو؟
 یقین رکھو! کہ پاک پروردگار ہر
 آواز کو سن لیتا ہے، اور دل کی
 گہرائیوں میں چھپے ہوئے ہر راز کو
 پالیتا ہے، لہذا جو ہدایت کی راہ
 اختیار کرتا ہے وہ اپنا بھلا
 کرتا ہے، اور جو سیدھا راستہ
 چھوڑ کر گمراہ ہو جاتا ہے، وہ
 اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے۔
 (سورۃ زمر: ۴۱)

اور دیکھو! بیعت کرنے والا،
 اللہ کی بیعت کرتا ہے، اور اللہ
 کا ہاتھ ہمیشہ اونچا رہتا ہے۔
 (سورۃ فتح: ۱۰)

لوگو! اللہ کا خوف کرو — اور
 امیرالمؤمنین علیؑ ابن ابی طالب
 حسن و حسین اور ان کے
 مہرزدوں کی بیعت کرلو۔
 یہ آئمہ کلمۃ باقیہ ہیں خداوند عالم
 عناری کرنے والوں کو ہلاک
 کر دیتا ہے اور وفاشعاروں
 کو اپنے دامن رحمت میں جگہ
 عنایت فرماتا ہے اور جو
 معاہدہ شکنی کرتا ہے اسے خود ہی
 اس کا بھگتان بھگتنا پڑتا ہے۔
 (سورۃ فتح: ۱۰)

أَيُّهَا النَّاسُ! قُولُوا الَّذِي
قُلْتُ لَكُمْ وَسَلِّمُوا عَلَيَّ
عَلَيَّ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ
وَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا
عَفْرَانِكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ
الْحَصِيرُ وَقُولُوا الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا
وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ
لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ -
مَعَاشِرَ النَّاسِ!

إِنَّ فَضَائِلَ عَلِيٍّ ابْنِ
أَبِي طَالِبٍ عِنْدَ اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ وَقَدْ أَنْزَلَهَا
عَلَى فِي الْقُرْآنِ أَكْثَرُ
مِنْ أَنْ أَحْصِيَهَا فِي
مَقَامٍ وَاحِدٍ، فَتَمَنَّ
أَنْبَاكُمْ بِهَا وَعَرَفَهَا
فَصَدِّقُوهُ



لوگو! میں جو کچھ کہہ چکا ہوں اسے دہراؤ
اور علیؑ کو امیر المومنین ہونے کی
حیثیت سے سلامی دو۔ اور کہو کہ
ہم نے خدا اور اس کے رسولؐ کا
حکم سن لیا۔ اسے لیجئے! حضور!،
سیر سلیم خم ہے۔ نیز عرض کرو!
بالنے والے! ہم تجھ سے مغفرت
کے طلب کار ہیں، اور تیری ہی طرف
ہماری بازگشت ہوگی۔ اس کے
علاوہ یہ بھی کہو کہ تمام تعریفیں
اس خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں
اس کی ہدایت دی — اور اگر
وہ ہماری رہبری نہ کرتا تو
بھلا ہم کہاں صحیح رستے سے
لگ سکتے تھے — لوگو! معبود حقیقی
نے علیؑ ابن ابی طالب کو جو
فضیلتیں دی ہیں وہ قرآن
میں موجود ہیں۔ یہ خوبیاں اس
حد تک ہیں کہ انھیں کسی ایک مجلس
میں نہیں بیان کیا جاسکتا لہذا یہ
بات یاد رکھو کہ اگر کسی شخص نے
تمہارے سامنے ان کے فضائل
بیان کئے — تو تم انہی کی
تصدیق کرنا۔

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَعَلِيًّا وَالْأَيْمَةَ الَّذِينَ
ذَكَرْتَهُمْ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا
عَظِيمًا .

مَعَاشِرَ النَّاسِ !
السَّابِقُونَ إِلَى مَبَايِعَتِهِ
وَمَوَالَاتِهِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَيْهِ
بِمَرَّةٍ الْمُؤْمِنِينَ ،
أُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ
فِي جَنَّاتِ النَّعِيمِ .
مَعَاشِرَ النَّاسِ !

قُولُوا مَا يَرْضَى اللَّهُ بِهِ
عَنْكُمْ مِنَ الْقَوْلِ فَإِنَّ
تَكْفُرُكُمْ وَأَنْتُمْ وَمَنْ
فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا فَلَنْ
يُضِرَّ اللَّهُ شَيْئًا ، اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَاعْظِبْ
عَلَى الْكَافِرِينَ وَالْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

لوگو! جو کوئی اللہ ، اس کے رسول
علیؑ ابن ابی طالب اور ان
مقام اماموں کا جن کا کہ میں ذکر
کر چکا ہوں ، اطاعت گزار ہو ، تو
اس کا کیا کہنا — یہ اس کی بہت
بڑی جیت ہے ۔

لوگو! دیکھو! — جو اشخاص علیؑ کی
بیعت کرنے ، انکے زیر فرمان ہونے اور
امیر المؤمنینؑ کی حیثیت سے انھیں
سلامی دینے میں پیش قدمی کریں گے
وہ جنت کی فضاؤں میں اپنی
کامیابی اور کامرانی کی بہاریں
دیکھیں گے — لوگو! وہ بات
کرو جس سے خدا کی خوشنودی
میں آئے ۔

اگر تم لوگ اور زمین کی ساری
آبادی بھی کافر ہو جاتے تب بھی
خدا کا کچھ نہیں بگڑے گا
پالنے والے تو سارے مؤمنین کو
بخش دے — اور جو کفر کی
راہ پر چلنے والے ہوں ان پر اپنا
غضب نازل فرما —

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

وہ کتابیں جن سے استفادہ کیا گیا

کتاب کا نام	صاحب تصنیف
وُشْرَانِ حَکِیم	علی ابن احمد واحدی
اسبابُ النّزول	ابن صباغ مالکی
الفصول المہتمہ	شیخ عبدالرؤف مناوی
الکواکب الدریہ	ابن سعد
الطبقات الکبری	سید ابن طاؤس
اقبال الاعمال	علامہ احمد ابن علی طبری
الاحتجاج	ابن کثیر دمشقی
البدایۃ والنہایۃ	عبداللہ امرتسری
ارزح المطالب	احمد بن حسین البیہقی
المحاسن والمساوی	شیخ محمد صبان
اسعاف الراغبین	محمد ابن یعقوب کلینی
اصول کافی	محمد ابن جریر طبری
الولایۃ	

التبني والاشراف

السيرة النبوية

القول الفصل

الغدير

آثار الباقي

بحار الانوار

بشارة المصطفى

تفسير درر منشور

تفسير جامع البيان

تفسير القرآن العظيم

تفسير فرات

تفسير مفاتيح الغيب

تفسير روح المعاني

تفسير فتح البيان

تاريخ بغداد

تاريخ كامل

تذكرة الخواص

علي بن حسين مسعودي

احمد زيني وحلان

حداد

علامه عبد الحسين اميني

البوريجان بيروني

علامه محمد باقر مجلسي

عماد الدين طبري

جلال الدين سيوطي

محمد بن جرير طبري

حافظ ابن كثير دمشقي

فرات ابن ابراهيم

فخر الدين رازي

سيد محمود الوسي

نواب صديق حسن خان

حافظ ابو بكر خطيب بغدادي

ابن اثير جزري

سبط ابن جوزي

تاریخ شعری لصدر الاسلام
(القصیدۃ العلویہ)

شمار القلوب

ابو منصور ثعالبی

حبیب السیر

غیاث الدین

خصال

شیخ صدوق

روضۃ الواعظین

محمد ابن قتال نیشاپوری

روضۃ الصفاء

ابن خاوند شاہ

ریاض النضرہ

محب الدین طبری

صحیح مسلم

مسلم بن حجاج نیشاپوری

ظہر الاسلام

احمد امین

عمدۃ القاری شرح بخاری

بدر الدین عینی

عفت القریب

ابن عبد ربہ

عبقات الانوار

مولانا میر حامد حسین لکھنوی

فتح القدر

محمد بن علی شوکانی

فتح الباری

ابن حجر عسقلانی

فرائد السمطین

شیخ الاسلام حمونی

کشف الغم

اربلی

کنند اعمال	علی متقی حنفی
کفایۃ الطالب	محمد ابن یوسف کنجی
مجمع الزوائد	میشی الشافعی
مناقب خوارزمی	نظار زمی حنفی
ما نزل من القرآن فی علی	ابو نعیم اصبهانی
مطالب السؤل	محمد ابن طاحہ شافعی
مودۃ القربی	سید علی ہمدانی
معارض النبوة	ملا معین کاشفی
معالم العلماء	علامہ ابن شہر آشوب
معجم الادباء	یا قوت جموی
معجم البلدان	یا قوت جموی
ملحمة العذیر	بولس سلامہ
ناسخ التواتر	میرزا محمد تقی سپہر
نور الابصار	مؤمن بن حسن شبلنجی
نظم درر السمطین	حافظ محمد بن یوسف زرندی
وفیات الاعیان	ابن خلکان
ینابیع المودة	سلیمان ابن خواجہ کلال قندوزی